كِتَابُ الطَّهَارَةِ... طہارت کے احکام و مسائل

01 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے 3 بار نہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات میں کہاں لگتا رہا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: بسا اوقات احتلام وغیرہ ہو جانے سے ہاتھوں پر گندگی لگ جاتی ہے اس لئے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے الگ پانی لے کر ہاتھوں کو دھولیں تا کہ پورا پانی خراب نہ ہو

02 : ''رسول اکرم ﷺ رات کو (نماز تہجد کے لئے) اٹھتے تو اچھی طرح مسواک کرتے تھے۔'' (عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

03 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے۔ مسواک کا سرا آپ ﷺ کی زبان پر تھا اور آپ ﷺ اع اع کی آواز نکال رہے تھے (یعنی اچھی طرح حلق صاف کر رہے تھے)۔'' (عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

04 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

05 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑ جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

06 : ''میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اکرم ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کون سا کام کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: مسواک کرتے تھے۔''

(عن شریح رحمہ اللہ)

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ... فطری (تمام انبیاء علیہم السلام کی مشترکہ) سنتوں کا بیان

07 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فطری سنتیں 5 ہیں: ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ مونچھ کترنا ④ ناخن تراشنا ⑤ بغل کے بال اُکھیڑنا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

08 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو (شخص) اپنی مونچھوں کے بال نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

09 : ''رسول اکرم ﷺ نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال صاف کرنے اور بغل کے بال اُکھیڑنے کی مدت (زیادہ سے زیادہ) 40 دن مقرر فرمائی ہے۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

وضاحت: زیادہ سے زیادہ 40 دن میں حجامت بنوالیں ورنہ گنہگار ہوں گے

10 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مونچھوں کو کترو اور داڑھیوں کو چھوڑے رکھو۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت: مونچھیں کتروانے اور داڑھی رکھنے کا حکم متعدد احادیث میں آیا ہے اس لئے اس پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے

11 : ''رسول اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور چلے جاتے تھے (تاکہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکیں)۔'' (عن عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ)

12 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کے لئے جائے تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔'' (عن رافع بن اسحاق رضی اللہ عنہ)

13 : ''رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں ناپاک جنوں اور جنیوں (کے شر) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

(عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

14 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے اپنا ذکر (شرمگاہ) نہ پکڑے۔'' (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: یعنی دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے کرے

15 : ''رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ڈھال کی طرح کوئی چیز تھی، آپ ﷺ نے اسے رکھا پھر اس کے پیچھے اس کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر

(چھپ کر) پیشاب کیا۔ لوگوں نے کہا: انہیں دیکھو، یہ عورت کی طرح (شرم و حیا کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ کو چھپا کر) پیشاب کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں خبر نہیں کہ بنی اسرائیل کے کپڑوں کو جب پیشاب لگ جاتا تو اسے قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے، ان میں سے ایک شخص نے انہیں (ایسا کرنے سے) روکا، اس کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔'' (عن عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ)

16: ''رسول اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں، یہ کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جا رہے، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر ایک ایک شاخ گاڑ کر فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

17: ''رسول اکرم ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

(عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: ٹھہرے ہوئے پانی سے مراد گڑھا، جھیل، تالاب وغیرہ کا پانی ہے، ان میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ٹھہرا ہوا پانی جلدی نجاست قبول کرتا ہے ﴾

18: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کیونکہ زیادہ تر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔'' (عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اگر غسل خانہ میں پیشاب کرنے کے بعد غسل کیا جائے تو شیطان اکثر و بیشتر دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے کہ آپ کے جسم پر پیشاب کے چھینٹے پڑے ہیں اس لئے اس سے منع کیا گیا ہے ﴾

19: ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو سلام کیا، اس وقت آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ وضو کیا پھر سلام کا جواب دیا۔''

(عن مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: پیشاب کرنے والے کو سلام نہیں کرنا چاہئے اگر کوئی سلام کرے تو اسے جواب نہیں دینا چاہئے البتہ پیشاب کرنے کے بعد باہر نکل کر جواب دے سکتے ہیں ﴾

20: ''رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم میں سے کوئی ہڈی یا گوبر سے استنجا کرے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

21: ''ایک (غیر مسلم) شخص نے (تضحیک کے انداز میں) مجھ سے کہا: تمہارے نبی ﷺ تمہیں سب کچھ سکھاتے ہیں یہاں تک کہ قضائے حاجت بھی؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے ہمیں پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور استنجا کرتے وقت 3 پتھر سے کم پتھر استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن سلمان رضی اللہ عنہ)

22: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پاخانہ کے لئے جائے تو اپنے ساتھ 3 پتھر لے جائے اور ان سے پاکی حاصل کرے کیونکہ یہ طہارت کے لئے کافی ہیں۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: یہ حکم اس وقت ہے جب انسان صحرا میں ہو اور پانی نہ ہو جب پانی موجود ہو تو پانی سے استنجا کرنا افضل ہے ﴾

23: ''رسول اکرم ﷺ نے برتن میں سانس لینے، دائیں ہاتھ سے شرم گاہ چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

24: ''ایک دیہاتی مسجد میں آ کر پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم روکنے کے لئے اس کی طرف لپکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مت روکو، کرنے دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس (جگہ) پر انڈیل دیا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نجاست پر پانی بہانے سے نجاست دور ہو جاتی اور وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے ﴾

25: ''ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم سمندر میں سفر کرتے اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں

تو پیاسے رہ جائیں گے، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار حلال ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : یہاں مردار سے مراد وہ سمندری جانور ہیں جو سمندر میں مرجائیں جیسے مچھلی وغیرہ

26 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کتا کسی کے برتن میں منہ ڈالے تو وہ اسے **7** مرتبہ دھوئے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : ایک دوسری روایت میں ہے آٹھویں مرتبہ مٹی بھی سے مانجے

27 : ''میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی ایک برتن میں رکھا، اتنے میں ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی۔ انہوں نے برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ بلی نے پانی پی لیا۔ انہوں نے مجھے تعجب کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے : اے بھتیجی، کیا تم تعجب کر رہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے، یہ تو تمہارے پاس بکثرت آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔'' (عن کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا)

28 : ''رسول اکرم ﷺ کی طرف سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

(عن انس رضی اللہ عنہ)

وضاحت : پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہے

29 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، آدمی کے لئے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہوگی۔ جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لئے ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔'' (عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

وضاحت : اعمال میں نیت ضروری ہے، طہارت حاصل کرنے کے لئے بھی نیت ضروری ہے ورنہ طہارت حاصل نہیں ہوگی۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں زبان سے اس کا اظہار درست نہیں

صِفَةُ الْوُضُوْءِ ... وضو کا طریقہ

30 : ''میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں پر **3** مرتبہ پانی انڈیل کر انہیں دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا پھر **3** مرتبہ اپنا چہرہ دھویا پھر کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنا دایاں پاؤں **3** مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھویا پھر کہا: میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (عن حمران بن ابان رضی اللہ عنہ)

31 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی اچھی طرح چڑھائے پھر اسے جھاڑے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : ناک میں اچھی طرح پانی چڑھانے سے نہ صرف آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے بلکہ ناک کی صفائی ہوکر دائمی نزلہ وزکام کی امراض سے بھی نجات مل جاتی ہے

32 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور (پانی لے کر) **3** مرتبہ ناک جھاڑے، اس لئے کہ شیطان اس کے ناک کے نتھنے میں رات گزارتا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: ناک کے نتھنوں میں شیطان رات اس لئے گزارتا ہے کہ ناک کا دماغ سے گہرا تعلق ہے وہ یہیں بیٹھ کر دماغ پر اپنا اثر مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے دونوں نتھنوں میں پانی زور سے چڑھایئے تاکہ شیطان کے اثرات ختم ہوجائیں

33 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے وضو کے متعلق بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح اعضاء وضو کو دھو اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزے سے ہو۔'' (عن لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : روزے کی حالت میں ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کریں ممکن ہے ناک کے ذریعے پانی حلق میں چلا جائے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا

34 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو (شخص) وضو کرے اسے چاہئے کہ ناک اچھی طرح جھاڑے، جو استنجا میں پتھر استعمال کرے اسے چاہئے کہ طاق پتھر استعمال کرے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

35 : ''رسول اکرم ﷺ وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند کرتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

36 : ''رسول اکرم ﷺ نے وضو کیا تو آپ ﷺ نے اپنی پیشانی، پگڑی اور چمڑے کے موزوں پر مسح کیا۔'' (عن مغیرہ رضی اللہ عنہ)

37 : ''رسول اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا کہ ان کی ایڑیاں (خشک ہونے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو میں ایڑیوں کے دھونے میں کوتاہی کرنے والوں کے لئے جہنم کی تباہی ہے، وضو کامل طریقہ سے کرو۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

وضاحت : وضو کرتے وقت بہت احتیاط کیجئے اور اعضاء وضو کو اچھی طرح دھویئے ورنہ وضو درست نہیں ہوگا

38 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم وضو کرو تو کامل وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔'' (عن لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ)

39 : ''رسول اکرم ﷺ نے بحالت سفر ہم کو 3 دن اور 3 راتیں اپنے موزے نہ اتارنے کی اجازت دی تھی۔'' (عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ)

40 : ''میں نے علی رضی اللہ عنہ سے (موزوں پر) مسح کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ مقیم 1 دن 1 رات اور مسافر 3 دن اور 3 رات تک مسح کر سکتا ہے۔'' (عن شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ)

41 : ''میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر بیٹھ گیا، جب وہ نکلے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: طالب علم کے لئے فرشتے اس چیز سے خوش ہو کر جسے وہ حاصل کر رہا ہو اپنے پر بچھا دیتے ہیں، پھر پوچھا: کس چیز کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: دونوں موزوں کے متعلق۔

انہوں نے کہا: جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم انہیں 3 دن تک نہ اتاریں مگر یہ کہ جنابت لاحق (غسل فرض) ہو جائے مگر پاخانہ، پیشاب اور نیند (کی وجہ سے نہ اتاریں)۔'' (عن زر بن حبیش رحمہ اللہ)

42 : ''رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے، آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ لوگوں نے پوچھا: کیا ہم (آپ ﷺ کے لئے) وضو کا پانی لائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوں۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنا ضروری نہیں البتہ ہاتھوں کو دھو لینا بہتر ہے ﴾

43 : ''رسول اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔ جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ ﷺ نے کئی نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : ایسا آپ ﷺ نے امت کو سکھانے کے لئے کیا تاکہ جب تک وضو قائم رہے وہ نماز پڑھ سکیں ﴾

44 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔'' (عن حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: وضو کے بعد شرمگاہ پر چھینٹے مارنے سے شیطانی وسوسوں سے حفاظت ہوتی ہے ﴾

45 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں کرتا اور نہ ہی خیانت کے مال سے دیا گیا صدقہ قبول کرتا ہے۔'' (عن اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : لوگوں کو دھوکا دے کر یا حرام مال کما کر صدقہ دینے سے صدقہ قبول نہیں ہوتا

46 : ''رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور وضو کرنے کا طریقہ معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے اسے 3-3 بار اعضاء وضو دھو کر دکھائے پھر فرمایا: اسی طرح وضو کرنا ہے، جس

نے اس سے زیادہ کیا، اس نے برا کیا، وہ حد سے آگے بڑھا اور اس نے ظلم کیا۔''

(عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی سنت کی اتباع ضروری ہے اپنی عقل سے دینی کاموں میں کمی بیشی کرنا جائز نہیں ہے ﴾

47: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم لوگوں کو ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے۔ وہ یہ ہیں: ① ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ② زیادہ قدم چل کر مسجد جانا ③ نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط (اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنا) ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

48: ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق وضو پورا کیا اور پانچوں وقت کی نمازیں ادا کیں، اس کے ان گناہوں کے لئے کفارہ ہوں گے جو ان نمازوں کے درمیان سرزد ہوئے ہوں گے۔'' (عن عثمان رضی اللہ عنہ)

49: ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، وضو کا ثواب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کا ثواب یہ ہے کہ جب تم وضو کرتے ہو اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دھو کر صاف کرتے ہو تو تمہارے ناخن اور انگلیوں کے پوروں سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب تم کلی کرتے ہو اور اپنے نتھنوں میں پانی ڈالتے ہو اور اپنا چہرہ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتے ہو اور سر کا مسح کرتے اور ٹخنے تک پاؤں دھوتے ہو تو تمہارے اکثر گناہ ڈھل جاتے ہیں پھر جب تم اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے لئے (زمین پر) رکھتے ہو تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتے ہو جیسے اس دن تھے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنم دیا تھا۔''

(عن عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ)

50: ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور یہ دعا پڑھی:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

(ترجمہ) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ

محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو۔'' (عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

51: ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اچھی طرح وضو کرے پھر دل اور چہرہ سے متوجہ ہو کر 2 رکعت نماز ادا کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔'' (عن عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی حالت نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھے، پورے خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرے اور نہ ہی دل میں کوئی دوسرا خیال لائے ﴾

52: ''میں نے مقداد (رضی اللہ عنہ) سے کہا: جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے اور مذی (شرمگاہ سے رطوبت) نکل آئے اور وہ جماع نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تم اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھو۔ میں آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھنے سے شرما رہا ہوں کیونکہ آپ ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں۔ مقداد (رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی شرمگاہ دھولیں اور نماز کی طرح وضو کرلیں۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

53: ''رسول اکرم ﷺ سے معلوم کیا گیا کہ آدمی (بسا اوقات) نماز میں محسوس کرتا ہے کہ ہوا خارج ہوگئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک بو نہ پائے یا آواز نہ سن لے، نماز نہ چھوڑے۔'' (عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: جب ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تب نماز توڑ کر وضو کرے، محض وہم پر وضو نہ کرے ﴾

54: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو اونگھ آئے اور وہ نماز میں ہو تو وہ جلدی سے نماز ختم کر لے، ایسا نہ ہو کہ وہ (اونگھ میں) اپنے حق میں بد دعا کر رہا ہو اور وہ جان ہی نہ سکے (کہ کیا کہہ رہا ہے)۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

55: ''میں مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، ہمارے درمیان ان چیزوں کا تذکرہ ہو رہا تھا جن سے وضو ضروری ہوتا ہے۔ مروان رضی اللہ عنہ نے کہا: ذکر (عضو تناسل) کے چھونے سے وضو ضروری ہوتا ہے۔ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ مروان رضی اللہ عنہ نے کہا: بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا

نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: جب کوئی اپنا ذکر (عضو تناسل) چھوئے تو وضو کرے۔'' (عن عروہ بن زبیر ؓ)

﴿وضاحت: عضو تناسل چھونے پر وضو کرنا اس وقت ضروری ہے جب بغیر کسی کپڑے کے چھوئے اگر کپڑے پہنے ہوں اور عضو تناسل کو ہاتھ لگ جائے تو وضو ضروری نہیں ہے﴾

56: ''ایک رات میں نے رسول اکرم ﷺ کو غائب پایا تو (اندھیرے میں) اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کو ٹٹولنے لگی، میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں پر پڑا۔ آپ ﷺ کے دونوں قدم کھڑے تھے اور آپ ﷺ سجدے میں یہ دعا مانگ رہے تھے:

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ
لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی رضا مندی کے ذریعے آپ کی ناراضگی سے۔ آپ کی عافیت کے ذریعے، آپ کے عذاب سے۔ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ کی تعریفیں شمار نہیں کرسکتا آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔''
(عن عائشہ ؓ)

﴿وضاحت: سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں ملا کر کھڑے رکھنا سنت ہے﴾

57: ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

﴿وضاحت: اگر کھانے سے پہلے سے وضو موجود ہو تو اسی وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں ہے﴾

58: ''رسول اکرم ﷺ نے (بکری کی) دستی کھائی پھر آپ ﷺ نماز کے لئے نکلے اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔'' (عن اُم سلمہ ؓ)

﴿وضاحت: کھانا کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے آپ ﷺ نے کھانے کے بعد وضو نہیں کیا﴾

ذِكْرُ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ
وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا اور جن سے نہیں ہوتا ہے

59: ''جب میں نے اسلام قبول کیا تو رسول اکرم ﷺ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔'' (عن قیس بن عاصم ؓ)

﴿وضاحت: یہ غسل کفر کی نجاست دور کرنے کے لئے تھا﴾

60: ''حضرت ثمامہ بن اثال ؓ مسجد نبوی کے قریب پانی کے پاس آئے، غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے محمد ﷺ، اللہ کی قسم میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ ﷺ کے چہرہ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اب آپ ﷺ کا چہرہ میرے لئے تمام چہروں سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو گیا ہے، آپ ﷺ کے گھڑ سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا ہے جبکہ میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ عمرہ کر لیں۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴿وضاحت: نئے مسلمان کو غسل کرنا چاہئے﴾

61: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب مرد، عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴿وضاحت: شاخوں کے درمیان بیٹھنے سے مراد عورت کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر ہیں یا دونوں پیر اور دونوں ران ہیں۔ پھر کوشش کرنے سے مراد ہمبستری ہے﴾

62: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پانی، پانی سے ہے یعنی منی خارج ہونے پر غسل واجب ہوتا ہے۔'' (عن ابی ایوب ؓ)

63: ''ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اللہ تعالیٰ حق بات (بیان کرنے

سے نہیں شرماتا (اسی لئے میں ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں)، عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اگر وہ منی دیکھ لے۔ میں (یہ سن کر) ہنس پڑی اور کہا: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بچہ کس چیز کی وجہ سے اس کے مشابہ (ہم شکل) ہوتا ہے؟'' (عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

64 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے دونوں میں جس کی منی سبقت لے جائے بچہ اسی کے ہم شکل ہوتا ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

65 : ''رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو کثرت سے (استحاضہ کا) خون آتا تھا۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مہینہ کے ان دنوں اور راتوں کو شمار کرلے جس میں اس بیماری سے جو اسے لاحق ہوئی ہے پہلے حیض آیا کرتا تھا پھر ہر مہینہ اسی کے برابر نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کر کے لنگوٹ باندھے پھر نماز پڑھے۔'' (عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

66 : ''رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک مستحاضہ عورت (جسے مسلسل خون جاری رہتا تھا) کو حکم دیا گیا کہ وہ ظہر کی نماز میں تاخیر کرے، عصر کی نماز میں جلدی کرے اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے پھر مغرب میں تاخیر کرے اور عشا کی نماز میں جلدی کرے اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿وضاحت: مستحاضہ عورت کے لئے آپ ﷺ نے 2 طریقے بیان فرمائے ہیں: ① ہر نماز وقت پر پڑھے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے ② نمازیں جمع کرے یعنی ظہر اور عصر ان کے لئے غسل کرے۔ مغرب اور عشا کے لئے الگ غسل کرے۔ فجر کے لئے الگ غسل کرے﴾

67 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں نہ پیشاب کرے اور نہ ہی غسل کرے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: کیونکہ ٹھہرا ہوا پانی پیشاب کرنے سے ناپاک ہو جائے گا﴾

68 : ''میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اکرم ﷺ رات کے کس حصہ میں غسل کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کبھی رات کے ابتدائی حصہ میں غسل کرتے اور کبھی آخری حصہ میں کرتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے معاملہ میں وسعت اور گنجائش رکھی ہے۔'' (عن غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ)

69 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط باندھتی ہوں، کیا اسے غسل جنابت کے وقت کھولوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ اپنے سر پر 3 لپیں پانی ڈال لو پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہالو۔'' (عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

70 : ''میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر 3 مرتبہ پانی ڈالتے پھر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر اپنے سر پر 3 بار پانی ڈالتے پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہاتے۔'' (عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ)

71 : ''رسول اکرم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿وضاحت: اگر غسل کے دوران وضو نہ ٹوٹے تو بعد میں وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے﴾

72 : ''رسول اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے اور جب کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

73 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ وضو کرلے (تو سو سکتا ہے)۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

74 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے دوبارہ ہمبستری کرنا چاہے تو وضو کرلے۔'' (عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

75 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستہ میں دیکھا تو میں دوسرے راستے سے چپکے سے نکل گیا کیونکہ میں جنبی تھا۔ غسل کرنے کے بعد میں آپ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابوہریرہ، (رضی اللہ عنہ) تم کہاں تھے؟ میں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں جنبی تھا، میں نے ناپسند کیا کہ بغیر غسل کئے آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ، مومن ناپاک نہیں ہوتا۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

76: ''اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو ذوالحلیفہ میں نفاس آیا تو رسول ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ وہ غسل کر لے اور احرام باندھ لے۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو آتا ہے اور نفاس والی عورت حج کے تمام ارکان ادا کرسکتی ہے لیکن طواف نہیں کرسکتی وہ پاک ہونے کے بعد کرے ﴾

77: ''مجھے استحاضہ آتا تھا، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حیض کا خون ہو تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ وہ سیاہ خون ہوتا ہے، جو پہچان لیا جاتا ہے اور جب دوسرا ہو تو وضو کرلو، وہ ایک رگ (کا خون) ہے۔'' (عن فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا)

78: ''رسول اکرم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو آپ ﷺ کے لئے ایک برتن میں پانی رکھا جاتا، آپ ﷺ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے (اسے انڈیل کر) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے یہاں تک کہ جب اپنے ہاتھ دھو لیتے تو اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے اس سے پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور دونوں ہاتھ دھوتے پھر 3 بار کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر اپنے لپ بھر کر 3 بار اپنے سر پر پانی ڈالتے پھر اپنے پورے جسم پر (پانی) بہاتے تھے۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

79: ''رسول اکرم ﷺ غسل (جنابت) کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: اگر غسل کے دوران وضو نہ ٹوٹے تو بعد میں وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ﴾

80: ''رسول اکرم ﷺ نے غسل کیا، آپ ﷺ کے لئے تولیہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے

استعمال نہیں کیا اور اپنے جسم سے پانی ہاتھ کے ذریعے سے صاف کرنے لگے۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

81: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر، کتا یا جنبی (غسل فرض والا) شخص ہو۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: غسل فرض ہو جائے تو جلد از جلد غسل کرنے کی کوشش کیجئے اس لئے کہ جنبی شخص اگر گھر میں موجود ہو تو اللہ تعالی کی رحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آتے ﴾

82: رسول اکرم ﷺ جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے ملتے تو اس (کے جسم) پر ہاتھ پھیرتے اور اس کے لئے دعا (خیر) کرتے تھے۔ ایک دن صبح کے وقت آپ ﷺ کو دیکھ کر میں کترا گیا پھر آپ ﷺ کے پاس اس وقت آیا جب اچھی طرح دن چڑھ چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تم مجھ سے کترا گئے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں جنبی تھا، مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں آپ ﷺ مجھ پر ہاتھ (جنابت کی حالت میں) نہ پھیریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔'' (عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی جنبی ہونے سے مسلمان کا جسم نجس نہیں ہوتا اس کی نجاست حکمی ہوتی ہے اس لئے اسے چھونے سے ہاتھ نجس نہیں ہوتا ﴾

83: ''یہود کی عورتیں جب حائضہ ہوتیں تو وہ ان کے ساتھ نہ کھاتے نہ پیتے اور نہ انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھتے (بلکہ الگ کمرے میں رکھتے) تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''لوگ آپ (ﷺ) سے حیض کے بارے سوال کرتے ہیں، آپ (ﷺ) فرما دیجئے، یہ ناپاکی ہے۔'' (البقرہ 2: آیت 222) آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ کھائیں، پئیں اور انہیں اپنے ساتھ گھروں میں رکھیں اور ہمبستری کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ (کھیل کود) کر سکتے ہیں۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

84 : ''رسول اکرم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی سے اس حال میں ہمبستری کرے کہ وہ حائضہ ہو تو وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جب وہ بیوی سے شروع حیض میں جماع کرے تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون بند ہونے پر غسل سے پہلے جماع کرے تو آدھا دینار صدقہ کرے

85 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے، سرف مقام پر میں حائضہ ہوگئی۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ کیا تم حائضہ ہوگئی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے اللہ عزوجل نے آدم کی بیٹیوں کے لئے لکھ دیا ہے، تم وہ سارے کام کرو جو حاجی کرتا ہے سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : طواف بیت اللہ کے اردگرد ہوتا ہے اور حائضہ عورت مسجد میں داخل نہیں ہوسکتی اس لئے اسے طواف کرنا منع ہے وہ اپنا یہ طواف حج کے بعد پاک ہوکر کرسکتی ہے اور طواف کے بعد 2 رکعت نماز بھی پڑھنی ہوتی ہے جبکہ حائضہ نماز نہیں پڑھ سکتی

86 : ''ایک عورت نے رسول اکرم ﷺ سے کپڑے میں حیض کا خون لگ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دھوکر اس میں نماز پڑھ سکتی ہو۔'' (عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا)

87 : ''میں نے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں آپ ﷺ ہمبستری کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، جب آپ ﷺ اس میں کوئی ناپاکی نہ دیکھتے تو اسی میں نماز پڑھ لیتے تھے۔'' (عن معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ)

وضاحت : اگر جنبی شخص کے کپڑوں میں کوئی نجاست نہ لگے تو وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے

88 : ''مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی دے دو۔ میں نے کہا: میں حائضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : جنبی اور حائضہ کا جسم ناپاک نہیں ہوتا

89 : ''رسول اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں میری طرف اپنا سر بڑھاتے تو میں اسے دھوتی جبکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

90 : ''رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک (دودھ پینے والا) بچہ لایا گیا، اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیشاب کی جگہ پر بہا دیا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

91 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بچی کا پیشاب دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں گے۔'' (عن ابی السمح رضی اللہ عنہ)

92 : ''رسول اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اس میں تھوکا اور اسے مل دیا۔''

(عن انس رضی اللہ عنہ)

وضاحت : اگر نماز یا کسی محفل میں تھوک آجائے تو کسی کپڑے یا ٹشو پیپر پر مل دیں

93 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ وہ 10 سال تک پانی نہ پائے۔'' (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : پانی نہ ملنے کی صورت میں پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں پڑھیئے ترجمہ وتفسیر سورۃ نساء 4 آیت 43

کِتَابُ الْمِیَاہِ ... پانی کے احکام و مسائل

94 : ''رسول اکرم ﷺ ایک مد (آدھا کلو سے کچھ زیادہ) پانی سے وضو اور ایک صاع (اڑھائی کلو) کے برابر پانی سے غسل کرتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل اور وضو میں پانی کم از کم استعمال کرنا مسنون ہے

95 : ''رسول اکرم ﷺ کی ایک بیوی نے غسل جنابت کیا تو آپ ﷺ نے اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔ اس نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : اگر غسل کرتے وقت احتیاط سے غسل کیا جائے تو بچا ہوا پانی پاک رہتا ہے اس سے غسل اور وضو جائز ہے ﴾

96 : ’’میں رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ بئر بضاعہ کے پانی سے وضو کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ اس سے وضو کر رہے ہیں حالانکہ اس میں تو ایسی بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو ناگوار ہوتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔‘‘ (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یہ اس وقت ہے جب پانی 2 قلہ یعنی پانی 5 مشک سے زیادہ ہو اور جب تک وہ اس کے رنگ، بو اور مزہ میں سے کسی وصف کو بدل نہ دے، اگر اس سے کم ہو تو نجاست پڑنے سے پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر رنگ مزہ اور بو کو نجاست نے بدل دیا تو گویا وہ پانی نہیں رہا، جب پانی نہیں رہا تو اس میں پاک ہونے اور پاک کرنے کی صفت باقی نہیں رہی کیونکہ یہ صفت پانی ہی کی ہے ﴾

97 : ’’رسول اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر چوپائے اور درندے آتے جاتے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی 2 قلہ (5 مشک) ہو تو وہ ناپاکی کو قبول نہیں کرتا۔‘‘ (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

98 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کی حالت میں غسل نہ کرے۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کی ضرورت پیش آئے تو اس سے پانی لے کر علیحدہ ہو کر غسل کر لے اس لئے کہ اگر اس ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا ﴾

كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ ... حیض اور استحاضہ کے احکام و مسائل

99 : ’’ہم عورتیں (حیض کے بعد شرم گاہ سے نکلنے والی) زردی اور مٹیالا پن کو کچھ (حیض) نہیں شمار کرتی تھیں۔‘‘ (عن اُم عطیہ رضی اللہ عنہا)

100 : ’’رسول اکرم ﷺ ہم بیویوں میں سے کسی کو جب وہ حائضہ ہوتی تو حکم دیتے کہ وہ

اپنا ازار اچھی طرح باندھ لے پھر آپ ﷺ اس کے ساتھ لیٹ جاتے تھے۔‘‘ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

101 : ’’میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اُم کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس کی حالت میں وفات پا گئی تھیں تو آپ ﷺ نماز پڑھاتے وقت ان کے بیچ میں (کمر کے پاس) کھڑے ہوئے۔‘‘ (عن سمرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت امام میت کے درمیان میں یعنی کمر کے پاس کھڑا ہو اور مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت میت کے سر کے سامنے کھڑا ہو ﴾

كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ ... غسل اور تیمم کے احکام و مسائل کا بیان

102 : ’’رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو کھلی جگہ غسل کرتے دیکھا تو منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حلیم، بردبار، حیی، باحیا اور پردہ پوشی پسند فرمانے والا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کر لے۔‘‘ (عن یعلی رضی اللہ عنہ)

103 : ’’2 آدمیوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر انہیں (نماز کے) وقت کے اندر ہی پانی مل گیا تو ان میں سے ایک شخص نے وضو کر کے وقت کے اندر دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے نماز نہیں دہرائی۔ ان دونوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس شخص سے جس نے نماز (دوبارہ) نہیں پڑھی تھی فرمایا: تم نے سنت کے موافق عمل کیا، تمہاری نماز تمہیں کفایت کر گئی۔ دوسرے سے فرمایا: تمہارے لئے دوہرا اجر ہے۔‘‘ (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر کوئی شخص اجتہاد کر کے کوئی عمل کرے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے ایک اجتہاد کرنے اور دوسرا عمل کرنے کا ﴾

كِتَابُ الصَّلٰوةِ ... نماز کے احکام و مسائل

104 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ عزوجل نے (معراج کے موقع پر) میری امت پر

50 نمازیں فرض کیں، میں واپس لوٹا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، انہوں نے پوچھا: آپ کے رب نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: **50** نمازیں۔ انہوں نے کہا: واپس جائیے اور اپنے رب سے تخفیف (کمی) کا سوال کیجئے، آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے اپنے رب سے درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے آدھی نمازیں معاف فرما دیں۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس کی خبر دی تو انہوں نے کہا: اپنے رب سے پھر درخواست کیجئے، آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں نے اپنے رب سے پھر سے درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ **5** نمازیں ہیں جو (اجر میں) **50** (کے برابر) ہیں، میرے نزدیک فرمان بدلا نہیں جاتا۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب سے جا کر پھر درخواست کیجئے، میں نے کہا: مجھے اپنے رب کے پاس (بار بار) جانے سے شرم آ رہی ہے۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

وضاحت: اللہ تعالیٰ کا امت مسلمہ پر بڑا احسان ہے کہ انہیں **5** نمازیں پڑھنے پر **50** نمازوں کا ثواب ملتا ہے

105 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بیعت نہیں کرو گے؟ ہم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور آپ سے بیعت کی، پھر ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم نے آپ ﷺ سے بیعت تو کر لی لیکن یہ بیعت کس چیز پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بیعت اس بات پر ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، پانچوں نمازیں ادا کرو گے، آپ ﷺ نے ایک اور بات آہستہ سے کہی کہ لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں۔'' (عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ)

106 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر **5** نمازیں فرض کی ہیں، جو انہیں ادا کرے گا اور انہیں ہلکا سمجھتے ہوئے ضائع نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے پکا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے انہیں اس طرح ادا نہیں کیا تو

اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے جنت میں داخل کرے۔'' (عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

107 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور کفر کے درمیان سوائے نماز چھوڑ دینے کے کوئی اور حد فاصل نہیں ہے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

108 : ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرو۔''

(عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ)

109 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس سے وہ ہر روز **5** مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہے گا؟ لوگوں نے کہا: کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی طرح پانچوں نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

110 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور منافقین کے درمیان جو (فرق کرنے والا) عہد ہے وہ نماز ہے، جو اسے چھوڑ دے گا وہ کافر ہو جائے گا۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

111 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ سے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا اگر وہ پوری ملی تو پوری لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو اس کے پاس کوئی نفل نماز ہے کہ جس کے ذریعہ جو فرائض اس سے ضائع ہوئے ہیں اسے پورا کیا جا سکے پھر باقی تمام اعمال بھی اسی کے مطابق جاری ہوں گے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: نفلی نماز، روزہ اور دیگر نوافل کا اہتمام کیجئے قیامت کے دن فرائض کی کمی ان سے پوری کی جائے گی

112 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز 4 رکعت پڑھی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز 2 رکعت پڑھی۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

وضاحت : قصر اس لئے پڑھی کہ آپ ﷺ حج کے لئے مکہ کی طرف سفر کر رہے تھے اور مسافر کے لئے قصر نماز پڑھنا افضل ہے

113 : ''رسول اکرم ﷺ نے (غزوہ خندق کے موقع پر) فرمایا: ان لوگوں (کافروں) نے ہمیں بیچ والی نماز (عصر) سے مشغول کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

114 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل رائیگاں گیا۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : نماز عصر کی بہت زیادہ تاکید ہے اس لئے کہ اس میں دن اور رات والے فرشتے جمع ہوتے ہیں چونکہ یہ کاروبار کے وقت کی نماز ہے اس میں اکثر سستی ہونے کا امکان ہوتا ہے

115 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھے گا وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔'' (عن عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ)

وضاحت : سورج نکلنے سے پہلے فجر اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر مراد ہے۔ ان دونوں نمازوں کا ذکر ان کی خصوصی اہمیت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ صرف ان نمازوں کی پابندی کرنے والا جہنم سے محفوظ رہے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو ان دونوں کی پابندی کرے گا وہ یقیناً دوسری نمازوں میں بھی کوتاہی نہیں کرے گا

116 : ''میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں دیکھا، انہوں نے اقامت کہی اور مغرب کی نماز 3 رکعت پڑھی پھر اقامت کہی اور عشا کی نماز 2 رکعت پڑھی پھر انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کے ساتھ اس جگہ میں ایسا ہی کیا اور ذکر کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے (بھی) اس جگہ میں ایسا ہی کیا تھا۔'' (عن سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ)

وضاحت : حجاج کرام چونکہ مسافر ہوتے ہیں اس لئے وہ نماز قصر پڑھتے ہیں

117 : ''رسول اکرم ﷺ نے عشا کو مؤخر کیا یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے ہیں تو آپ ﷺ نکلے اور فرمایا: تمہارے سوا کوئی نہیں جو اس نماز کو (اس وقت) پڑھ رہا ہو۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : نماز عشا تاخیر سے پڑھنا مسنون ہے

118 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز تنہا نماز سے 25 گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

119 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں، فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری تھی وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، میرے بندوں کو تم کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے انہیں نماز کی حالت میں چھوڑا ہے اور ہم ان کے پاس آئے تھے تو بھی وہ نماز ہی میں مصروف تھے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

120 : ''رسول اکرم ﷺ مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے 16 مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کو کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ملا۔ ایک آدمی جو آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا، انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ کعبہ کی طرف پھیر دیئے گئے ہیں، (لوگوں نے یہ سنا) تو وہ بھی قبلہ (کعبہ) کی طرف پھر گئے۔'' (عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

121 : ''لوگ قباء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران ایک آنے والے نے آکر کہا: اللہ کے رسول ﷺ پر آج رات وحی نازل کی گئی ہے اور آپ ﷺ کو حکم ملا ہے کہ (نماز میں) کعبہ کی طرف رخ کریں، لہٰذا تم لوگ بھی اسی کی طرف رخ کر لو، (اس وقت) ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے، تو وہ لوگ (نماز کی حالت میں ہی) کعبہ کی

طرف گھوم گئے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : ایک مسلمان کی شان یہی ہے کہ اسے جیسے ہی آپ ﷺ کا حکم پہنچتا ہے اس پر فوراً عمل پیرا ہو جاتا ہے ﴾

کِتَابُ الْمَوَاقِیْتِ... نماز کے اوقات کے احکام و مسائل

122 : ''رسول اکرم ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد نکلے اور آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

123 : ''رسول اکرم ﷺ جب گرمی ہوتی تو نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے تھے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

124 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی نماز عصر فوت گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

125 : ''ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے نماز فجر کے وقت کے بارے میں پوچھا۔ جب ہم نے دوسرے دن صبح کی تو آپ ﷺ نے ہمیں جس وقت فجر کی ابتدا ہوئی نماز کھڑی کرنے کا حکم دیا اور ہمیں نماز پڑھائی پھر جب دوسرا دن آیا اور خوب اجالا ہو گیا تو حکم دیا تو نماز کھڑی کی گئی پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور فرمایا: نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے؟ انہی دونوں کے درمیان نماز (فجر کا) وقت ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

126 : ''3 اوقات میں آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور اپنے مُردوں کو دفنانے سے منع کرتے تھے: (1) جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے (2) جس وقت سورج ڈھلنے کے قریب ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے (3) جس وقت سورج ڈوبنے کے لئے مائل ہو جائے یہاں تک کہ ڈوب جائے۔'' (عن عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ)

127 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم رات بھر چلتے رہے صبح کے قریب آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا اور سو گئے، لوگ بھی سو گئے، یہاں تک کہ سورج کی دھوپ

آپ ﷺ پر پڑی تو آپ ﷺ جاگے۔ آپ ﷺ نے مؤذن کو اذان دینے کا حکم دیا، اس نے اذان دی پھر آپ ﷺ نے فجر سے پہلے کی 2 رکعتیں سنتیں پڑھیں پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔''

(عن مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : فجر کی نماز اگر کسی مجبوری کی وجہ سے رہ جائے تو سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ سکتے ہیں ﴾

128 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

129 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آجائے اسی وقت پڑھ لے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الْاَذَانِ... اذان کے احکام و مسائل

130 : ''جس وقت مسلمان مدینہ آئے تو وہ جمع ہو کر نماز کے وقت کا اندازہ کرتے تھے، اس وقت کوئی نماز کے لئے اذان نہیں دیتا تھا۔ ایک دن لوگوں نے اس سلسلے میں گفتگو کی تو کچھ لوگ کہنے لگے: نصاریٰ کے مانند ایک ناقوس بنا لو اور کچھ لوگ کہنے لگے: یہود کے سنکھ کی طرح ایک سنکھ بنا لو۔ میں نے کہا: کیا تم لوگ کسی شخص کو بھیج نہیں سکتے کہ وہ نماز کے لئے پکارا کرے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال، اٹھو اور نماز کے لئے پکارو (اذان دو)۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

131 : ''رسول اکرم ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دوہری اور اقامت اکہری کہنے کا حکم دیا۔''

(عن انس رضی اللہ عنہ)

132 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے اذان سکھائی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(ترجمہ) ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لئے آؤ، نماز کے لئے آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔'' (عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یہ اذان ترجیع والی اذان کہلاتی ہے یعنی اس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار دوہرائے جاتے ہیں ﴾

133 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اذان کے 19 کلمات اور اقامت کے 17 کلمات ہیں، پھر حضرت ابومحذورۃ رضی اللہ عنہ نے 19 اور 17 کلمات گن کر بتائے۔'' (عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اذان میں 19 کلمات ترجیع والی اذان کے ساتھ مکمل ہوتے ہیں یعنی جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ 4/4 بار پڑھا جاتا ہے ﴾

134 : ''میں اور میرے چچا زاد بھائی دونوں رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو تو اذان کہو اور اقامت کہو اور جو تم دونوں میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔'' (عن مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ)

135 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور تمام خشک وتر چیزیں اس کی گواہی دیں گے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

136 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے لئے اذان دیتا تھا اور میں فجر کی اذان میں کہتا تھا :

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(ترجمہ) ''آؤ کامیابی کی طرف۔ نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔'' (عن ابی محذورہ رضی اللہ عنہ)

137 : ''رسول اکرم ﷺ (عرفہ سے) لوٹے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے 1 اذان اور 2 اقامت سے مغرب اور عشا کی نماز پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حاجی جب عرفات سے مذدلفہ آئیں تو مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر پڑھیں ﴾

138 : ''غزوہ خندق (احزاب) کے دن مشرکین نے رسول اکرم ﷺ کو 4 نمازوں سے روکے رکھا۔ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی تو آپ ﷺ نے عصر پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے مغرب پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عشا پڑھی۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب سے ادا کریں پہلے والی نماز پہلے، بعد والی بعد میں ﴾

139 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے، ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے، ہم نے آپ ﷺ کے پاس 20 دن قیام کیا، آپ ﷺ کو بہت مہربان اور نرم دل پایا۔ جب آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا۔ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور (جو کچھ سیکھا ہے) انہیں بھی سکھاؤ، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان کہے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

(عن مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ)

140 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: تمہارا رب اس بکری کے چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: دیکھو میرے اس بندے کو، یہ اذان دے رہا ہے اور نماز قائم کر رہا ہے، یہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے (اس) بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔'' (عن عقبہ بن عامر ؓ)

141 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان دینے اور پہلی صف میں حاضر ہونے کا کیا ثواب ہے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کریں گے۔ اگر وہ جان لیں (کہ) ظہر اول وقت پر پڑھنے کا کیا ثواب ہے تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ اس ثواب کو جان لیں جو عشا اور فجر میں ہے تو وہ ان دونوں نمازوں میں ضرور آئیں، خواہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

142 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے میرے قبیلے کا امام بنا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کے امام ہو (لیکن) کمزور لوگوں کا خیال رکھنا اور ایسے شخص کو مؤذن رکھنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔'' (عن عثمان بن ابی العاص ؓ)

143 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسا مؤذن کہتا ہے۔''

(عن ابی سعید خدری ؓ)

144 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بلال ؓ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے۔ جب وہ (اذان دینے کے بعد) خاموش ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے پورے یقین کے ساتھ اذان کا جواب دیا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

145 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(رمضان کے مہینے میں) بلال ؓ رات کو (سحری کے وقت) اذان دیتے ہیں تاکہ سونے والوں کو جگا دیں اور تہجد پڑھنے والوں کو (سحری کھانے کے لئے) گھر لوٹا دیں۔'' (عن عبداللہ بن مسعود ؓ)

146 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے نماز فجر کی اذان کا وقت پوچھا تو آپ ﷺ نے

بلال ؓ کو اذان دینے کا حکم دیا، انہوں نے فجر طلوع ہونے کے بعد اذان دی پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے فجر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا پھر آپ ﷺ نے انہیں (اقامت کا) حکم دیا، انہوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر فرمایا: یہ ہے فجر کا وقت۔'' (عن انس ؓ)

147 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو حضرت بلال ؓ نے اذان دی اور وہ اپنی اذان میں (حَیَّ عَلَی کہتے وقت) اس طرح کرنے لگے یعنی دائیں اور بائیں چہرہ موڑنے لگے۔'' (عن ابی جحیفہ ؓ)

148 : ''حضرت ابوسعید خدری ؓ نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور صحراء کو محبوب رکھتے ہو، جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں رہو تو نماز کے لئے اذان دو اور اپنی آواز بلند کرو کیونکہ مؤذن کی آواز جو بھی جن و انسان یا کوئی اور چیز سنے گی تو وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گی، میں نے یہ حدیث آپ ﷺ سے ایسے ہی سنی ہے۔''

(عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن ؓ)

149 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی اور ابھی نماز کی ایک رکعت باقی تھی کہ آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ نماز کی رکعت بھول گئے ہیں۔ آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور بلال ؓ کو اقامت کا حکم دیا انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی (اور 2 سجدہ سہو کئے)۔'' (عن معاویہ بن حدیج ؓ)

150 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے اور میرے ایک ساتھی سے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان دو پھر اقامت کہو پھر تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے۔''

(عن مالک بن حویرث ؓ)

151 : ''میں حضرت معاویہ ؓ کے پاس تھا کہ ان کے مؤذن نے اذان دی تو آپ ؓ

ویسے ہی کہتے رہے جیسے مؤذن کہہ رہا تھا یہاں تک کہ جب اس نے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، پھر جب اس نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، اس کے بعد مؤذن جس طرح کہتا رہا وہ بھی ویسے کہتے رہے پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا ہے۔'' (عن علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ)

152 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب مؤذن کی اذان سنو تو تم بھی ویسے ہی کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر 10 بار رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کسی کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے ایک بندہ کے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں، جو میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

(عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

153 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤذن (کی اذان) سن کر یہ دعا پڑھی:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

(ترجمہ) ''میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔'' تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

154 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

(ترجمہ) ''اے اللہ، اس کامل پکار اور قائم رہنے والی نماز کے رب، محمد (ﷺ) کو وسیلہ

اور فضیلت عطا فرما اور مقام محمود میں پہنچا جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' قیامت کے دن اس پر میری شفاعت واجب ہو گی۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

155 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو، کھڑے نہ ہو۔'' (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

156 : ''ایک شخص نماز کی اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔'' (عن ابی الشعثاء رحمہ اللہ)

﴿ وضاحت: اذان ہونے کے بعد مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر پھر باہر جانا چاہئے ﴾

157 : ''رسول اکرم ﷺ عشا کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر فجر تک (نماز تہجد) 11 رکعتیں پڑھتے تھے، ہر 2 رکعت کے درمیان سلام پھیرتے اور 1 رکعت وتر پڑھتے اور اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ اتنی دیر میں تم میں سے کوئی 50 آیات پڑھ لے، پھر اپنا سر اٹھاتے اور جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور آپ ﷺ پر فجر ظاہر ہو جاتی تو ہلکی 2 رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آ کر آپ ﷺ کو خبر کر دیتا کہ اب اقامت ہونے والی ہے تو آپ ﷺ اس کے ساتھ (نماز کے لئے) نکلتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ ... مساجد کے فضائل و مسائل

158 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (عن عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ)

159 : ''جس نے رسول اکرم ﷺ کی مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھی اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے، سوائے خانہ کعبہ کے۔''

(عن میمونہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: خانہ کعبہ میں نماز ایک لاکھ نمازوں سے بہتر ہے
جبکہ مسجد نبوی ﷺ میں نماز دوسری مسجدوں سے ہزار گنا افضل ہے ﴾

160 : ''(فتح مکہ کے موقع پر) رسول اکرم ﷺ ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرلیا۔ جب آپ ﷺ نے اسے کھولا تو سب سے پہلے اندر جانے والا میں تھا۔ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے دونوں یمانی ستونوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نماز پڑھی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

161 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(مسجد نبوی کا) جو حصہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔'' (عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ)

162 : ''2 اشخاص کا اس بارے میں اختلاف ہوگیا کہ وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ایک نے کہا: یہ مسجد قبا ہے جبکہ دوسرے نے کہا: یہ رسول اکرم ﷺ کی مسجد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری مسجد (نبوی ﷺ) ہے۔''

(عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

163 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے یہاں تک کہ وہ اس مسجد (قبا) میں آ کر نماز پڑھے تو اس کے لئے عمرہ کے برابر ثواب ہے۔'' (عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ)

164 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(ثواب کی نیت سے) صرف 3 مسجدوں کے لئے سفر کیا جائے: ① مسجد الحرام ② مسجد نبوی ③ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

165 : ''جب رسول اکرم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ کبھی اپنی چادر اپنے چہرہ مبارک پر ڈالتے اور کبھی چہرہ سے ہٹا دیتے تھے۔ اسی حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس لئے اس سے بچئے ﴾

166 : ''اُم حبیبہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک کنیسہ (گرجا گھر) کا ذکر کیا جسے ان دونوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں تھیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تو یہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے اور اس کی مورتیاں بنا کر رکھ لیتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

167 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس وقت بندہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

168 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت چاہے تو وہ اسے نہ روکے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

169 : ''رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا، آپ ﷺ ایک چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

170 : ''رسول اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے اور مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

171 : ''رسول اکرم ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : مسجد میں فحش اور غیر اخلاقی اشعار پڑھنا منع ہے ﴾

172 : ''ایک آدمی آ کر مسجد میں ایک گمشدہ چیز ڈھونڈنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کرے تو (اپنی گم شدہ چیز) نہ پائے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : مسجدیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں ان میں دنیاوی چیزوں کی تلاش منع ہے

173 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو مسجد میں اپنے ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا۔'' (عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ)

174 : ''میں جب غیر شادی شدہ تھا، رسول اکرم ﷺ کے عہد میں مسجد نبوی میں سوتا تھا۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

175 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے مٹی ڈال کر دبا دینا ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

176 : ''رسول اکرم ﷺ نے قبلہ والی دیوار پر تھوک دیکھا تو اسے رگڑ دیا پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتو اپنے چہرہ کی جانب ہرگز نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے چہرہ کے سامنے ہوتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

177 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) پڑھے اور جب نکلے تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ، میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں) پڑھے۔'' (عن ابی حمید وابی اسید رضی اللہ عنہما)

178 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اسے چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے 2 رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔'' (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

179 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے تمہارے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے اور اس کا وضو نہ ٹوٹا ہو۔ وہ (فرشتے) کہتے ہیں: اے اللہ، اسے بخش دے اور اے اللہ، اس پر رحم فرما۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

180 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے۔'' (عن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کو نماز پڑھنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے ﴾

181 : ''رسول اکرم ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے روکا ہے۔''

(عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : ہوسکتا ہے کہ وہ سرکش ہوکر نمازی کو نقصان پہنچائے ﴾

182 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: پوری روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے۔ میری امت کا کوئی بھی آدمی جہاں نماز کا وقت پائے نماز پڑھ لے۔''

(عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

183 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد بنانے میں فخر کریں گے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : قیامت کے قریب لوگ مسجدیں خوبصورت سے خوبصورت بنا کر فخر کا اظہار کریں گے جبکہ وہ اخلاص سے خالی ہوں گے ﴾

184 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد الحرام۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد الاقصیٰ۔ میں نے پوچھا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 40 سال کا اور پوری روئے زمین تمہارے لئے سجدہ گاہ ہے، تم جہاں کہیں نماز کا وقت پاؤ نماز پڑھ لو۔'' (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

185 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس کی تعمیر فرمائی تو اللہ تعالیٰ سے 3 چیزیں مانگیں، اللہ عزوجل سے مانگا کہ وہ لوگوں کے مقدمات کے ایسے فیصلے کریں جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے موافق ہوں، انہیں یہ چیز عطا کر دی گئی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی سلطنت (حکومت) مانگی کہ اس جیسی سلطنت ان کے بعد کسی کو نہ ملے، انہیں یہ بھی دے دی گئی۔ جس وقت وہ مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ جو اس مسجد میں صرف نماز کے لئے آئے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے کہ وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (یہ دعا بھی قبول کر لی گئی)۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

186 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' جو (کچی) لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہماری مسجدوں کے

قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے۔'' (عن جابر ؓ)

وضاحت : کچی پیاز اور لہسن میں بو ہوتی ہے جس سے فرشتے تکلیف محسوس کرتے ہیں جبکہ پکانے سے وہ بو ختم ہوجاتی ہے اس لئے پکی لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے میں کوئی حرج نہیں ہے

187 : ''حضرت اُم سلیم ؓ نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لا کر گھر میں (ایک جگہ) نماز پڑھیں تاکہ اس جگہ کو اپنی نماز گاہ بنالیں چنانچہ آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے چٹائی لی اور اس پر پانی چھڑکا پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے ساتھ گھر والوں نے بھی نماز پڑھی۔''

(عن انس ؓ)

کِتَابُ الْقِبْلَةِ ...قبلہ کے احکام و مسائل

188 : ''رسول اکرم ﷺ سفر میں اپنی سواری پر (نفلی) نماز پڑھتے تھے خواہ وہ کسی بھی طرف متوجہ ہو جاتی تھی۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

189 : ''رسول اکرم ﷺ سے غزوہ تبوک میں نمازی کے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (اونٹ کے) کجاوہ کی پچھلی لکڑی کی طرح کی کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے۔'' (عن عائشہ ؓ)

190 : ''رسول اکرم ﷺ (اپنے سامنے سترہ کے طور پر) نیزہ گاڑتے پھر اس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

191 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھے تو اس سے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز باطل نہ کر سکے۔'' (عن سہل بن ابی حثمہ ؓ)

192 : ''میں اور بنی ہاشم کا ایک لڑکا رسول اکرم ﷺ کے سامنے سے ایک گدھے پر سوار ہو کر گزرے، آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، ہم دونوں آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں

شریک ہوگئے۔ آپ ﷺ نے نماز نہیں توڑی (اس لئے آپ ﷺ کے آگے سترہ تھا)۔''

(عن عبداللہ بن عباس ؓ)

193 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے نہ دے، اگر وہ نہ مانے تو اسے سختی سے روکے۔'' (عن ابی سعید خدری ؓ)

وضاحت : روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ دائیں طرف سے آئے تو دایاں ہاتھ آگے کر کے اسے روکے اگر بائیں طرف سے آئے تو بایاں ہاتھ آگے کر کے اسے روکے

194 : ''رسول اکرم ﷺ ہم سے ملنے آئے، وہاں ہماری ایک کتیا موجود تھی اور ہماری ایک گدھی چر رہی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ ﷺ کے آگے موجود تھیں تو انہیں نہ ہانکا گیا اور نہ ہٹا کر پیچھے کیا گیا۔'' (فضل بن عباس ؓ)

195 : ''مجھ سے ابوجہیم ؓ نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ 40 (دن) تک کھڑا رہنا اس بات سے بہتر جانتا کہ وہ اس کے سامنے سے گزرے۔'' (عن بسر بن سعید ؓ)

196 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہ تم قبروں کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔'' (عن ابی مرثد غنوی ؓ)

197 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

وضاحت : مرد کے لئے نماز میں کندھے ڈھانپنا ضروری ہے

198 : ''رسول اکرم ﷺ کو ایک ریشمی جبہ تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو اسے اتار کر رکھ دیا جیسے آپ ﷺ اسے ناپسند کر رہے ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیز گاروں کے لئے یہ (ریشمی لباس) مناسب نہیں۔'' (عن عقبہ بن عامر ؓ)

199 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک نقش و نگار والی چادر میں نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس نقش و نگار نے مجھے مشغول کر دیا، اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس کے بدلے اس سے کوئی سادہ چادر لے آؤ۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

200 : ''میں نے اپنے گھر کے ایک روشندان پر ایک تصویر والا کپڑا لٹکا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھی اور فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا، اسے میرے سامنے سے ہٹا دو، میں نے اسے اتار لیا اور اس کے تکیے بنا لیے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : جس چیز سے نماز میں خضوع وخشوع کم ہونے کا امکان ہو ہٹا دیں تا کہ نماز مکمل یکسوئی سے ادا ہو

201 : ''رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ ﷺ دن میں بچھایا کرتے تھے، رات میں اس کو جائے نماز بنا کر اس پر نماز پڑھتے تھے۔ لوگوں کو اس کا علم ہوا تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنا کہ تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا البتہ تم (عمل سے) تھک جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگر چہ وہ کم ہی ہو۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

202 : ''ایک سائل نے رسول اکرم ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو 2 کپڑے میسر ہیں؟'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نماز کے وقت کم از کم اتنا کپڑا ہونا ضروری ہے کہ جس سے ستر مکمل ڈھانپا جا سکے اس کے لئے مرد کے پاس کم از کم 2 کپڑے اور عورتوں کے پاس 3 کپڑے ہونا ضروری ہیں ﴾

203 : ''رسول اکرم ﷺ جب رات کے وقت نماز پڑھتے تو میں آپ ﷺ کے پہلو میں ہوتی اور میں حائضہ ہوتی، میرے اوپر ایک چادر ہوتی تھی جس کا کچھ حصہ رسول اکرم ﷺ پر (بھی) ہوتا تھا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

204 : ''رسول اکرم ﷺ ایک سرخ جوڑے میں نکلے، آپ ﷺ نے اپنے سامنے ایک

برچھی گاڑی پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، اس برچھی کے آگے سے کتے، عورتیں اور گدھے گزرتے رہے۔'' (عن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : سترے کے آگے سے کوئی چیز گزر جائے تو نماز میں کوئی نقص نہیں آتا ﴾

205 : ''میں نے جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر وہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (عن ہمام رحمہ اللہ)

کِتَابُ الْاِمَامَةِ ... امامت کے احکام و مسائل

206 : ''جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار کہنے لگے: ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہو گا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے تو عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے؟ بتاؤ، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھنے پر تم میں سے کس کا دل خوش ہو گا؟ لوگوں نے کہا: ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ صرف امام بلکہ مسلمانوں کے خلیفہ کے طور پر چن لیا گیا ﴾

207 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز تاخیر سے پڑھیں گے۔ اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو تم اپنی نماز وقت پر پڑھ لینا اور ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور اسے سنت (یا نفل) بنا لینا۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

208 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب 3 افراد ہوں تو ان میں سے ایک کو امامت کرنی چاہئے اور امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

209 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جسے اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) سب سے زیادہ یاد ہو اور سب سے اچھی تلاوت کرتا ہو اور اگر قرآن پڑھنے میں سب برابر ہوں تو جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اور اگر ہجرت

میں بھی سب برابر ہوں تو جو سنت (احادیث نبوی ﷺ) کا زیادہ جاننے والا ہو وہ امامت کرے اور اگر سنت (کے جاننے) میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے اور تم ایسی جگہ امامت نہ کرو جہاں کسی شخص کی حکمرانی ہو (مگر اس کی اجازت سے) اور نہ تم اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھو مگر یہ کہ وہ تمہیں اجازت دیدے۔'' (عن عقبہ بن عمرو ؓ)

<u>210</u> : ''حضرت عتبان بن مالک ؓ ایک نابینا صحابی تھے جو اپنے قبیلہ کے لوگوں کی امامت کرتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، رات میں اندھیرا ہوتا ہے اور کبھی بارش ہوتی ہے اور راستے میں پانی بھر جاتا ہے اور میں نابینا ہوں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھئے تاکہ میں اسے مصلّیٰ (نماز کی جگہ) بنا لوں، آپ ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا: تم کہاں نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ انہوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے اس جگہ میں نماز پڑھی۔''

(عن محمود بن ربیع ؓ)

﴿وضاحت: گھر میں کوئی ایک جگہ نماز کے لئے خاص کر سکتے ہیں﴾

<u>211</u> : ''ہمارے پاس سے (مدینہ آنے والے) قافلے گزرتے تھے ہم ان سے قرآن سیکھتے تھے۔ جب میرے والد رسول اکرم ﷺ کے پاس (اسلام قبول کرنے کے لئے) آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے امامت وہ آدمی کرے جسے قرآن زیادہ یاد ہو، جب میرے والد لوٹ کر آئے تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے امامت وہ آدمی کرے جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔ لوگوں نے نگاہ دوڑائی تو ان میں سب سے زیادہ قرآن مجھے یاد تھا چنانچہ میں اپنی قوم کی امامت کرتا تھا اور اس وقت میں 8 سال کا بچہ تھا۔''

(عن عمرو بن سلمہ جرمی ؓ)

<u>212</u> : ''نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو لوگوں نے اپنی صفیں درست کرلیں اور رسول ﷺ حجرے سے نکل کر نماز پڑھانے کے لئے مصلّی پر تشریف لائے پھر آپ ﷺ کو یاد آیا کہ

غسل نہیں کیا ہے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: تم اپنی جگہوں پر رہو۔ آپ ﷺ واپس گھر گئے پھر (کچھ دیر بعد) تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف باندھے کھڑے تھے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

<u>213</u> : ''رسول اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جماعت سے پیچھے رہنے کا عمل دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آؤ اور میری اقتدا کرو، جو تمہارے بعد ہیں وہ تمہاری اقتدا کریں۔ یاد رکھو، کچھ لوگ برابر (اگلی صفوں سے) پیچھے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں (اپنی رحمت سے یا اپنی جنت سے) پیچھے کر دیتا ہے۔'' (عن ابی سعید خدری ؓ)

﴿وضاحت: اس حدیث میں امام کے قریب کھڑے ہونے کی تاکید
اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب ہے﴾

<u>214</u> : ''رسول اکرم ﷺ نماز میں (صف بندی کے وقت) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: تم آگے پیچھے نہ کھڑے ہو (ایسا کرنے سے) کہیں تمہارے دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور تم میں سے عقلمند اور باشعور لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان سے (عقلمند اور شعور) قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔'' (عن ابی مسعود ؓ)

<u>215</u> : ''رسول اکرم ﷺ اس طرح صفیں درست فرماتے تھے جیسے تیر درست کئے جاتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفیں ضرور درست کر لیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرما دے گا۔'' (عن نعمان بن بشیر ؓ)

<u>216</u> : ''رسول اکرم ﷺ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے صفوں کے بیچ میں سے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور فرماتے: اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اگلی صفوں پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔'' (عن براء بن عازب ؓ)

217 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفیں سیسہ پلائی دیوار کی طرح سیدھی کیا کرو ایک دوسرے کے نزدیک ہو کر کھڑے ہو اور گردنیں ایک دوسرے کی سیدھ (بالمقابل) میں رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، میں شیاطین کو صف کے درمیان گھستے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے وہ بکری کے کالے بچے ہوں۔'' (عن انس ؓ)

218 : ''رسول اکرم ﷺ پہلی صف کے لئے 3 بار اور دوسری صف کے لئے 1 بار دعا فرماتے تھے۔'' (عن عرباض بن ساریہ ؓ)

219 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اگلی صف پوری کرو پھر جو اس سے قریب ہو۔ اگر کچھ کمی رہے تو پچھلی صف میں رہے۔'' (عن انس ؓ)

220 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

221 : ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ ﷺ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ سجدہ میں جا چکے ہیں پھر وہ سجدہ میں جاتے تھے۔'' (عن براء ؓ)

﴿ وضاحت : نماز کے تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کیجئے جلد بازی نہ کیجئے ﴾

222 : ''رسول اکرم ﷺ نے نماز خوف پڑھائی تو اپنے پیچھے والوں کو 2 رکعت پڑھائی (پھر وہ چلے گئے) اور جو ان کی جگہ آئے انہیں بھی 2 رکعت پڑھائی۔ اس طرح آپ ﷺ نے 4 رکعتیں پڑھیں اور لوگوں کی 2-2 رکعتیں ہوئیں۔'' (عن ابی بکرۃ ؓ)

223 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پر 25 درجہ فضیلت رکھتی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

224 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی بستی میں 3 افراد موجود ہوں اور اس میں

باجماعت نماز نہ قائم کی جاتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے الگ ہونے والی بکری ہی کو کھاتا ہے۔'' (معدان بن ابی طلحہ یعمری ؓ)

225 : ''ابتدا میں 2 رکعت نماز فرض کی گئی، پھر سفر کی نماز (2 رکعت) باقی رکھی گئی اور حضر کی نماز (بڑھا کر) پوری کر دی گئی۔'' (عن عائشہ ؓ)

226 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، جب وہ جمع ہو جائیں پھر میں حکم دوں کہ نماز کے لئے اذان کہی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوئے) اور ان کے سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کوئی یہ جانتا کہ اسے (مسجد میں) ایک ہڈی یا 2 اچھے پائے ملیں گے تو وہ عشا کی نماز میں ضرور حاضر ہوتا۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

227 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)، مدینہ میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے بہت ہیں (کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں)۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، (سنتا ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر آؤ، آپ ﷺ نے مجھے باجماعت سے غیر حاضر رہنے کی اجازت نہیں دی۔'' (عن عبداللہ بن اُم مکتوم ؓ)

﴿ وضاحت : حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم ؓ نابینا صحابی تھے جب انہیں باجماعت نماز سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں دی گئی تو باقی افراد کو کیسے دی جا سکتی ہے؟ ﴾

228 : ''حضرت عبداللہ بن ارقم ؓ امامت کرتے تھے۔ ایک دن نماز کا وقت آیا تو وہ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے پھر واپس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کی ضرورت محسوس کرے تو نماز سے پہلے

قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔'' (عن عروہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : آپ ﷺ کا حکم حکمت پر مبنی ہے اگر کھانا حاضر ہو اور کھائے بغیر انسان نماز شروع کر دے تو نماز میں دھیان کم اور کھانے کی طرف زیادہ ہو سکتا ہے اس لئے پہلے کھانا کھانے کا حکم ہے﴾

229 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا حاضر ہو اور نماز (جماعت) کھڑی کر دی گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

230 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر وہ مسجد میں آنے کے ارادہ سے نکلا (اور مسجد میں آیا) اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھے گا جتنا اس شخص کو ملا ہے جو جماعت میں موجود تھا اور ان (باجماعت نماز پڑھنے والوں) کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کرے گا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

231 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (آرام سے) چلتے ہوئے آؤ اور تم پر (وقار) سکینت طاری ہو، جتنی نماز پاؤ، اسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے وہ پوری کر لو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : اگر آپ باجماعت نماز کے لئے آئیں تو دوڑتے ہوئے نہ آئیں بلکہ سکون سے آئیں جو نماز امام کے ساتھ مل جائے وہ پڑھ لیں باقی رکعتیں بعد میں پڑھ لیں﴾

232 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اول وقت میں نماز جمعہ کے لئے جانے والے کی مثال اس شخص کے جیسی ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو بھیڑ کی قربانی کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو مرغی کی قربانی کرتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو انڈے کی قربانی کرتا ہے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

233 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو سوائے فرض

نماز کے اور کوئی نماز نہیں۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : اقامت ہو جانے کے بعد اپنی نماز نہ پڑھیں بلکہ باجماعت نماز میں شامل ہو جائیں اس لئے کہ وہ نماز پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا﴾

کِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ... نماز شروع کرنے کے احکام و مسائل

234 : ''رسول اکرم ﷺ نماز میں تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تو بھی اسی طرح کرتے پھر جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو بھی اسی طرح کرتے پھر رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہتے۔ سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت : اس حدیث سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کا مسنون ہونا ثابت ہے﴾

235 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

(ترجمہ) ''اللہ بہت بڑا ہے اور میں اسی کی بڑائی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور میں اسی کی خوب تعریف کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور میں صبح و شام اس کی ذات کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''

آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے 12 فرشتوں کو دیکھا وہ ان کلمات کو لینے میں جلدی کر رہے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت : یعنی ہر فرشتہ چاہتا تھا کہ ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کے پاس لے جانے کا شرف اسے حاصل ہو﴾

236 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز میں قیام کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنا بایاں ہاتھ پکڑتے تھے۔'' (عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : نماز میں ہاتھ باندھتے وقت دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ نیچے رکھیں﴾

237 : ''رسول اکرم ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام ایک ساتھ تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا: یہ آسمان کا دروازہ جو ابھی کھلا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا پھر اس سے ایک فرشتہ اترا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: مبارک ہو، آپ ﷺ کو 2 نور دیئے گئے ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ وہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری 2 آیات ہیں، ان دونوں میں سے ایک حرف بھی تم پڑھو گے تو (اس کا بدلہ) تمہیں ضرور دیا جائے گا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

238 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے اونٹ رسی سے بندھے ہوں، جب تک وہ ان کی نگرانی کرتا رہتا ہے تو وہ بندھے رہتے ہیں اور جب انہیں چھوڑ دیتا ہے تو وہ بھاگ جاتے ہیں۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : حافظ قرآن کو قرآن مجید بار بار پڑھتے رہنا چاہئے تاکہ اسے قرآن یاد رہے اگر نہیں پڑھے گا تو اسے بھول جائے گا ﴾

239 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے کہنا چاہئے کہ وہ بھلا دیا گیا، تم قرآن یاد کرتے (بار بار پڑھتے) رہو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے رسی سے کھل جانے والے اونٹ سے بھی زیادہ جلدی نکل جاتا ہے۔''

(عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : بھول گیا سے منع اس لئے کیا گیا ہے کہ اس سے غفلت لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے اس کے برخلاف بھلا دیا گیا میں حسرت و افسوس اور ندامت کا اظہار ہے ﴾

240 : ''رسول اکرم ﷺ فجر میں 60 سے 100 آیات تک تلاوت کرتے تھے۔''

(عن ابی برزہ رضی اللہ عنہ)

241 : ''میں نے سورۃ قٓ (50) کو رسول اکرم ﷺ کے پیچھے (سن سن کر) یاد کیا، آپ ﷺ اسے فجر میں (بکثرت) پڑھا کرتے تھے۔'' (عن ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا)

242 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں سورۃ التکویر (81) پڑھتے سنا۔''

(عن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ)

243 : ''جمعہ کے دن فجر کی نماز میں رسول اکرم ﷺ (پہلی رکعت میں) سورۃ السجدہ (32) اور (دوسری رکعت میں) سورۃ الدھر (76) پڑھتے تھے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

244 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں نماز میں اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے میرے بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

245 : ''رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

246 : ''رسول اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھتا ہوں :

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

(ترجمہ) ''اے اللہ، آپ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دیجئے جتنی آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان کر رکھی ہے۔ اے اللہ، آپ مجھے میرے گناہوں سے پاک صاف کر دیجئے جس طرح میل کچیل سے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ، آپ میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دیجئے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

247 : رسول اکرم ﷺ جب (نفل) نماز شروع کرتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے تھے:

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ

(ترجمہ) ''بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ، مجھے حسن اعمال اور حسن اخلاق کی توفیق دے، آپ کے سوا کوئی اس کی توفیق نہیں دے سکتا اور مجھے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچا، آپ کے سوا کوئی ان برائیوں سے بچا نہیں سکتا۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

248: ''رسول اکرم ﷺ جب نفل نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اللّٰهُ أَكْبَرُ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

(ترجمہ) ''اللہ بہت بڑا ہے، میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی جانب کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں اللہ کے ساتھ شریک بنانے والوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے لئے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ، آپ صاحب قدرت و اقتدار ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہیں اور آپ ہی لائق حمد وثنا ہیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ قرأت فرماتے تھے۔'' (عن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ)

249: ''رسول اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

(ترجمہ) ''اے اللہ، آپ (شرک اور تمام عیبوں سے) پاک اور لائق حمد ہیں، آپ کا نام بابرکت ہے اور آپ کی شان بلند و بالا ہے اور آپ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔''

(عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

250: ''میں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی پھر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پر پہنچے تو آمین کہی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی۔ آپ نے جب سجدہ کیا تو اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہا اور جب دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہا۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نماز کے اعتبار سے رسول اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔'' (عن نعیم المجمر رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت: یعنی میں نے سنت نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھی ہے ﴿

251: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں جو نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔''

(عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

252: ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے قرآن کچھ بھی یاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میرے لئے قرآن کے بدلے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھ لیا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(ترجمہ) ''اللہ پاک ہے، اللہ ہی کے لئے تعریفیں، اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت وقوت صرف اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔'' (عن ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت: نماز میں قرآن کی تلاوت ضروری ہے مگر وہ شخص جسے قرآن یاد نہ ہو تو قرآن سیکھنے کی کوشش کرے اگر پھر بھی نہ پڑھ سکے تو مندرجہ بالا کلمات پڑھ سکتا ہے ﴿

253 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ بخش دے گا۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

254 : ''رسول اکرم ﷺ نے فجر کی 2 رکعتوں میں (پہلی رکعت میں) سورۂ کافرون (109) اور (دوسری رکعت میں) سورۂ اخلاص (112) پڑھی۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

255 : ''میں رسول اکرم ﷺ کو فجر کی سنتیں پڑھتے دیکھتی، آپ ﷺ اتنی ہلکی پڑھتے کہ میں (اپنے جی میں) کہتی تھی: کیا آپ ﷺ نے ان دونوں میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے؟ (یا نہیں)۔'' (عن عائشہ ؓ)

256 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے معوذتین (سورۂ الفلق (113) اور سورۂ الناس (114) کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے نماز فجر میں ان دونوں سورتوں کے ذریعہ ہماری امامت فرمائی۔'' (عن عقبہ بن عامر ؓ)

257 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آج رات مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جن کی طرح کوئی اور آیات نہیں دیکھی گئیں، وہ سورۂ الفلق (113) اور سورۂ الناس (114) ہیں۔'' (عن عقبہ بن عامر ؓ)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ ... قرآن میں سجدوں کا بیان

258 : ''رسول اکرم ﷺ نے سورۂ صٓ (38) میں سجدہ کیا اور فرمایا: داؤد (علیہ السلام) نے یہ سجدہ توبہ کے لئے کیا تھا اور ہم یہ سجدہ (توبہ کی قبولیت پر) شکر ادا کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔''

(عن عبداللہ بن عباس ؓ)

259 : ''رسول اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر ؓ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (84) اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ (96) سورتوں میں سجدہ کیا۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

260 : ''رسول اکرم ﷺ نے سورۂ النجم (53) پڑھی، تو اس میں آپ ﷺ نے سجدہ کیا۔''

(عن عبداللہ بن مسعود ؓ)

261 : ''رسول اکرم ﷺ نے نماز میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ایک ہی آیت میں صبح کر دی، وہ آیت یہ تھی:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(ترجمہ) ''اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یقیناً وہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف فرما دیں تو آپ سب پر غالب، خوب حکمت والے ہیں۔'' (المائدہ 5: آیت 118)۔ (عن ابی ذر ؓ)

262 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور جب رکوع کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ آپ ﷺ کی کانوں کی لو تک پہنچ جاتے تھے۔'' (عن مالک بن حویرث ؓ)

263 : ''رسول اکرم ﷺ ہمیں نماز ظہر پڑھاتے تو پہلی دونوں رکعتوں میں قرأت کرتے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنا دیتے تھے۔ ظہر اور فجر کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے زیادہ لمبی کرتے تھے۔'' (عن ابی قتادہ ؓ)

﴿ وضاحت: پہلی رکعت لمبی کرنے میں یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ لوگ
زیادہ سے زیادہ پہلی رکعت میں شامل ہوسکیں ﴾

264 : ''میری ماں (اُم الفضل بنت حارث ؓ) فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو مغرب میں سورۂ المرسلات (77) پڑھتے سنا۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

265 : ''میں ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص (112) پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

266 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عشا (کی نماز) پڑھی تو آپ ﷺ نے اس میں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ (95) پڑھی۔'' (عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

267 : ''ایک رات میں نے رسول اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ جب کسی عذاب کی آیت سے گزرتے تو تھوڑی دیر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ جب کسی رحمت کی آیت سے گزرتے تو دعا فرماتے۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے۔'' (عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

268 : ''رسول اکرم ﷺ قرآن بلند آواز سے پڑھتے تھے، جب مشرکین آپ ﷺ کی آواز سنتے تو وہ قرآن اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہتے پھر آپ ﷺ قرآن کو اتنی پست آواز سے پڑھنے لگے کہ آپ ﷺ کے ساتھی بھی نہیں سن پاتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

(ترجمہ) ''اے محمد (ﷺ)، نہ اپنی نماز (میں قرآن) بہت بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بہت پست آواز سے بلکہ ان کے بیچ کا راستہ اختیار کریں۔''

(بنی اسرائیل 17 : آیت 110)۔ (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

269 : ''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ اپنی آواز خوب کھینچتے تھے۔'' (عن قتادہ رضی اللہ عنہ)

270 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو۔'' (عن براء رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : یعنی اچھے انداز اور اچھی آواز کے ساتھ تلاوت کرو﴾

271 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز کافی نہیں جس میں آدمی رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ برابر (سیدھی) نہ رکھے۔'' (عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : رکوع اور سجدہ اطمینان سے کریں﴾

272 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجدے میں سیدھے رہو اور تم میں سے کوئی بھی اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : رکوع میں (اعتدال) سیدھا رہنے کا مطلب یہ ہے کہ پیٹھ کو سیدھا رکھے اور سر کو اس کے برابر رکھے نہ اوپر نہ نیچے۔ دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے۔ سجدہ میں اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھے، کتے کی طرح بازو بچھانے کا مطلب دونوں کہنیوں کو دونوں ہتھیلیوں کے ساتھ زمین پر رکھنا ہے﴾

كِتَابُ التَّطْبِيْقِ ... رکوع اور سجدہ میں ہاتھ رکھنے کے احکام و مسائل

273 : ''رسول اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو پیٹھ اور سر کو برابر رکھتے، نہ تو سر کو بہت اونچا رکھتے اور نہ اسے جھکا کر رکھتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے۔''

(عن ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ)

274 : ''میں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے پہلو میں نماز پڑھی، میں نے رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان کر لیا، تو انہوں نے مجھ سے کہا: اپنی ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں کے اوپر رکھو، ہمیں اس طرح (دونوں گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھنے) سے روکا گیا ہے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

(عن مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ)

275 : ''ہتھیلیوں سے گھٹنوں کو پکڑے رکھنا تمہارے لئے مسنون قرار دیا گیا ہے، لہٰذا تم رکوع میں گھٹنوں کو پکڑے رہو۔'' (عن عمر رضی اللہ عنہ)

276 : ''عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہارے سامنے ایسی نماز نہ پڑھوں جیسی میں نے آپ ﷺ کو پڑھتے دیکھا ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پڑھئے۔ وہ کھڑے ہوئے، جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر، اپنی انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے رکھا، اپنے بغلوں کو جسم سے جدا رکھا یہاں تک کہ ان کی ہر چیز اپنی جگہ پر آ گئی پھر اپنا سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے پھر سجدہ کیا اور سجدہ کی حالت میں اپنے بغلوں کو جدا رکھا یہاں تک ان کی ہر چیز اپنی جگہ جم گئی پھر وہ بیٹھے یہاں تک کہ جسم کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا پھر

انہوں نے سجدہ کیا یہاں تک کہ جسم کا ہر عضو اپنی جگہ پر آ گیا، چاروں رکعتیں اسی طرح ادا کیں پھر کہا: میں نے اسی طرح آپ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ ﷺ ہمیں اسی طرح نماز پڑھاتے تھے۔'' (عن ابی عبداللہ سالم بن البرد رحمہ اللہ)

277 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ 7 اعضا: پیشانی اور ناک، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر سجدہ کروں (یعنی انہیں زمین پر رکھوں اور نماز کی حالت میں) بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

278 : ''ایک رات مجھے رسول اکرم ﷺ بستر پر نہیں ملے تو میں تلاش کرتی ہوئی آپ ﷺ تک پہنچی، آپ ﷺ سجدے میں تھے، آپ ﷺ کے دونوں قدم کھڑے تھے اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ کی رضامندی کے ذریعے آپ کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔ آپ کے عفو و درگزر کے ذریعے آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی تعریف بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

279 : ''رسول اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے، قسی (ریشم کی ایک قسم) سے بنے ہوئے ریشمی کپڑے اور کسم (رنگ دار بوٹی) سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

280 : رسول اکرم ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا، لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو، نبوت کی خوشخبری سنانے والی چیزوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں بچی ہے سوائے سچے خواب کے جسے مسلمان دیکھے یا اس کے لئے کسی

اور کو دکھایا جائے پھر فرمایا: سنو، مجھے رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے روکا گیا ہے، رکوع میں اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھو) سجدے میں دعا کی کوشش کرو کیونکہ اس (حالت) میں تمہاری دعا قبول ہونے کا زیادہ امکان ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

281 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے رکوع کیا تو رکوع میں کہا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ''میرا رب عظمتوں والا (ہر عیب سے) پاک ہے۔'' اور سجدے میں کہا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ''میرا رب بلندیوں والا (ہر عیب سے) پاک ہے۔'' (عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)

282 : رسول اکرم ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ''اے ہمارے رب، آپ کی ذات پاک ہے، آپ کی حمد کے ساتھ ہم آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ، مجھے بخش دیجئے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

283 : ''رسول اکرم ﷺ رکوع میں یہ دعا بھی پڑھتے تھے:
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ''فرشتوں اور جبرائیل امین کا رب ہر نقص و عیب، تمام آلائشوں سے پاک ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

284 : ''رسول اکرم ﷺ جب رکوع کرتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

''اے اللہ، میں نے آپ کے لئے اپنا سر جھکا دیا، آپ پر ہی ایمان لایا، میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کر دیا، آپ ہی پر بھروسہ کیا، آپ میرے رب ہیں، میرے کان، میری آنکھ، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے نے اللہ تعالیٰ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے عاجزی کا اظہار کیا ہے۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

285 : ''رسول اکرم ﷺ جب سجدہ کرنے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تو اپنے بازوؤں کو اپنی بغل سے الگ رکھتے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے۔'' (عن ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ)

286 : ''رسول اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغل کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔'' (عن عبداللہ بن مالک بحینہ ؓ)

287 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز کفایت نہیں کرتی (قبول نہیں ہوتی) جس میں آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھے۔'' (عن ابی مسعود ؓ)

288 : ''رسول اکرم ﷺ نے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن علی ؓ)

289 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا (سجدے میں) تم بکثرت دعا کیا کرو۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴿ وضاحت: نفلی نماز میں سجدہ کی حالت میں عربی زبان میں دعائیں مانگ سکتے ہیں
لیکن فرضی نماز میں صرف مسنون دعائیں مانگیں ﴾

290 : ''رسول اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے تو بھی اور رکوع کے بعد بھی۔ دونوں سجدوں کے درمیان نہیں اٹھاتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

291 : ''رسول اکرم ﷺ کی نماز میں رکوع، سجدہ، رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد کا قیام اور دونوں سجدوں کے درمیان کا بیٹھنا تقریباً سب برابر برابر ہوتا تھا۔'' (عن براء ؓ)

﴿ وضاحت: یعنی تمام ارکان آپ ﷺ اعتدال واطمینان سے کرتے تھے ﴾

292 : ''نماز کی سنتوں میں سے دائیں پیر کو کھڑا رکھنا، اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا اور (تشہد میں) بائیں پیر پر بیٹھنا بھی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

293 : ''ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس نے نماز پڑھی، آپ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے جب وہ فارغ ہوا آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ تم پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ 3 مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ تیسری بار اس نے کہا: قسم

ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا ہے، میں اپنی کوشش کر چکا، آپ ﷺ مجھے نماز پڑھنا سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو پھر قرأت کرو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تم رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جاؤ، جب تم ایسا کرو گے تو اپنی نماز پوری کر لو گے، اس میں کمی کرو گے تو اپنی نماز ہی میں کمی کرو گے۔'' (عن رفاعہ بن رافع ؓ)

294 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رکوع اور سجدہ اچھی طرح اطمینان سے کرو۔'' (عن انس ؓ)

295 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، جب رکوع کرتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ''اللہ (تعالیٰ) نے اس آدمی کی بات سن لی ہے جس نے اس کی تعریف کی۔'' کہتے تو بھی اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔'' (عن وائل بن حجر ؓ)

296 : رسول اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں بازو کھلے رکھتے، یعنی انہیں اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اور اپنا پیٹ زمین سے اُٹھائے رکھتے تھے۔'' (عن براء ؓ)

297 : ''رسول اکرم ﷺ نے 3 باتوں سے منع کیا ہے: ❶ کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے ❷ درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے سے ❸ یہ کہ آدمی نماز کے لئے ایک جگہ خاص کر لے جیسے اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو خاص کر لیتا ہے۔'' (عن عبدالرحمٰن بن شبل ؓ)

﴿ وضاحت: یہ تینوں باتیں نماز سے متعلق ہیں ﴾

298 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس وضو اور آپ ﷺ کی حاجت کے لئے پانی لے کر آتا تھا، ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا: جو مانگنا چاہو مجھ سے مانگو، میں نے کہا: میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور بھی کچھ؟ میں نے

عرض کیا: بس یہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرو۔'' (عن ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی کثرت سے سجدے کیا کرو اس لئے کہ نماز کی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے شاید تمہاری کثرت سجود سے مجھے تمہارے لئے اپنی رفاقت کی سفارش کا موقع مل جائے ﴾

299: ''رسول اکرم ﷺ جب دوسری یا چوتھی رکعت کے بعد بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر اپنی (شہادت کی) انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ السَّهْوِ... نماز میں سہو (بھول) کے احکام و مسائل

300: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں، وہ اس سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نظریں اُچک لی جائیں گی۔''

(عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نماز میں نظریں سجدہ کی جگہ رکھیں اِدھر اُدھر دیکھنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر بینائی سے محروم کر سکتے ہیں ﴾

301: ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چھینا جھپٹی ہے جو شیطان نماز میں کراتا ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت: نماز کی حالت میں آسمان کی طرف یا دائیں بائیں دیکھنا منع ہے

302: ''میں نے دروازہ کھلوانا چاہا، اس وقت رسول اکرم ﷺ نفل نماز پڑھ رہے تھے، دروازہ قبلہ کی طرف تھا، آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا پھر آپ ﷺ اپنی جگہ پر واپس لوٹ آئے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

303: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (امام کے بھولنے پر اسے یاد دلانے کے لئے) سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا مَردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

304: ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا، اس وقت آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور

آپ ﷺ کے سینے سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا اُبل رہی ہو یعنی آپ ﷺ رو رہے تھے۔'' (عن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نماز میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے رونا آپ ﷺ کی سنت ہے ﴾

305: ''شروع میں آدمی نماز میں اپنے ساتھ والے سے ضرورت کی باتیں کر لیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(ترجمہ) ''نمازوں کی پابندی کرو خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے ہوا کرو۔'' (البقرہ 2: آیت 238) اس کے بعد ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا۔''

(عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

306: ''ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے 2 رکعت پر ہی نماز مکمل کر دی، آپ ﷺ سے ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے پھر آپ نے 2 رکعت (مزید) پڑھائی اور سلام پھیرا پھر آپ ﷺ نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر اپنے سجدوں کی طرح یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اپنے سجدوں کی طرح یا اس سے لمبا دوسرا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا (اور سلام پھیر دیا)۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

307: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (نماز پڑھتے وقت) یہ نہ جان پائے کہ اس نے 3 رکعتیں پڑھی ہیں یا 4 تو اسے 1 رکعت اور پڑھ لینی چاہیے پھر وہ آخر میں بیٹھے بیٹھے 2 سجدے سہو کر لے (اب) اگر اس نے 5 رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے 4 رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کو ذلیل وخوار اور اسے غصے میں مبتلا کرنے کا سبب بنیں گے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

308 : ''رسول اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز **5** رکعت پڑھائی۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کیا نماز میں زیادتی کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا؟ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے **5** رکعت پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا پاؤں موڑا اور **2** سجدے (سہو) کئے۔''

(عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

309 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے جواب دیا۔'' (عن صہیب رضی اللہ عنہ)

310 : ''رسول اکرم ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہوتے تھے لیکن آپ ﷺ اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں موڑتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت : امام کے لئے مقتدیوں کی اصلاح کی غرض سے نظر گھما کر دائیں بائیں دیکھنا جائز ہے

311 : ''رسول اکرم ﷺ نماز کی حالت میں (اپنی نواسی) امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے تھے۔'' (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : بچہ یا بچی کو اٹھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں﴾

312 : ''رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو کہتے سنا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ ''میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا ''میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں'' **3** بار آپ ﷺ نے ایسا کہا، اپنا ہاتھ پھیلایا گویا آپ ﷺ کوئی چیز پکڑنا چاہ رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تا کہ میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے **3** بار کہا: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں پھر میں نے **3** بار کہا: میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں پھر بھی وہ

پیچھے نہیں ہٹا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں، اللہ کی قسم، اگر ہمارے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو اس (ستون) سے بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔'' (عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے یہ دعا مانگی تھی : ''اے اللہ، مجھے معاف فرما اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔'' (بخاری)۔ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف انسانوں بلکہ جنات اور چرند پرند وغیرہ پر بھی حکومت عطا فرمائی تھی﴾

313 : ''رسول اکرم ﷺ جب آخری **2** رکعتوں میں بیٹھتے، تو آپ ﷺ (قعدہ میں) اپنا بایاں پاؤں (دائیں طرف) نکال دیتے اور اپنی سرین پر ٹیک لگا کر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے تھے۔'' (عن ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ)

314 : رسول اکرم ﷺ نماز میں بیٹھے تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا، اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی دونوں رانوں پر رکھا پھر شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا، آپ ﷺ اس کے ذریعہ دعا کر رہے تھے۔'' (عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ)

315 : ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز کی حالت میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا تو مجھے منع کیا اور کہا: اس طرح کیا کرو جس طرح رسول اکرم ﷺ کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی سبھی انگلیاں سمیٹے رکھتے، اپنی انگوٹھے کے قریب والی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔'' (عن علی بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ)

316 : ''ہم نماز میں تشہد فرض کئے جانے سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ (ترجمہ) ''سلام ہو اللہ (تعالیٰ) پر، سلام ہو جبرائیل اور میکائیل (علیہما السلام) پر'' کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، بلکہ یوں کہو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترجمہ) ''تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، اے نبی آپ (ﷺ) پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے سلامتی ہو، اس کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

(عن عبداللہ بن مسعود ؓ)

317 : ''ایک آدمی (تشہد میں) اپنی 2 انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک انگلی سے اشارہ کرو۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

318 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے ہیں، وہ مجھ تک میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔'' (عن عبداللہ بن مسعود ؓ)

319 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور نہ ہی آپ ﷺ پر درود بھیجا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی، تم نے جلد بازی کی ہے پھر رسول اکرم ﷺ نے اسے سکھایا (کہ کس طرح دعا کی جائے)۔ اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے اور آپ ﷺ پر درود بھیجتے سنا تو فرمایا: تم دعا کرو، تمہاری دعا قبول کی جائے گی اور مانگو تمہیں دیا جائے گا۔'' (عن فضالہ بن عبید ؓ)

﴿ وضاحت: دعا مانگتے وقت سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف پھر آپ ﷺ پر درود بھیجیں تو دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے ﴾

320 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر 10 بار رحمتیں نازل فرمائے گا، اس کے 10 گناہ معاف اور 10 درجے بھی بلند فرمائے گا۔''

(عن انس بن مالک ؓ)

321 : ''رسول اکرم ﷺ نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ، میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں بھی آپ ﷺ سے محبت کرتا

ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ہر نماز کے بعد یہ دعا ضرور پڑھنا:

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

(ترجمہ) ''اے میرے رب، اپنے ذکر، شکر پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔'' (عن معاذ بن جبل ؓ)

322 : ''میں نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کیا کہ آپ ؓ مجھے وہ دعا بتائیے جو رسول اکرم ﷺ اپنی نماز میں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ سے اس کام کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور اس کام کی برائی سے بھی جو میں نے نہیں کیا ہے۔'' (عن فروہ بن نوفل رحمہ اللہ)

﴿ وضاحت: تشہد میں درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگنا بھی مسنون ہے ﴾

323 : ''میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز کو اچھی طرح (یعنی سنت نبوی کے مطابق) نہیں پڑھ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: تم اس طرح سے نماز کب سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا: 40 سال سے۔ میں نے کہا: تم نے 40 سال سے کامل نماز نہیں پڑھی۔ اگر تم اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے مر جاتے تو تمہارا خاتمہ محمد ﷺ کی ملت کے علاوہ پر ہوتا پھر فرمایا: آدمی ہلکی نماز پڑھے لیکن پوری اور اچھی پڑھے۔'' (عن حذیفہ ؓ)

﴿ وضاحت: نماز سنت نبوی کے مطابق پڑھئے ورنہ نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا ﴾

324 : ''رسول اکرم ﷺ (نماز کے آخر میں) اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔''

(عن سعد ؓ)

325 : ''رسول اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر بیٹھتے تو 3 بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(ترجمہ) ''اے اللہ، آپ سلامتی والے ہیں اور آپ ہی سے تمام سلامتی ہے، آپ کی ذات بڑی بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے۔'' (عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

326 : ''رسول اکرم ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہو جاتے تو (اکثر و بیشتر) اپنے مصلیٰ ہی پر بیٹھے (اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے) رہتے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔'' (عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

327 : ''عورتیں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کرتی تھیں۔ جب آپ ﷺ سلام پھیرتے تو وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتیں باجماعت نماز ادا کر سکتی ہیں، اس صورت میں عورتوں کو چاہئے کہ وہ امام کے سلام پھیرتے ہی اپنے گھروں کو واپس چلی جائیں تاکہ ان کا مردوں سے اختلاط نہ ہو اور سنتیں گھر میں ادا کر لیں﴾

328 : ''ایک دن رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع و سجود، قیام اور سلام میں مجھ سے پہلے نہ کیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم وہ چیزیں دیکھ لیتے جو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

329 : ''ایک دن رسول اکرم ﷺ نماز عصر پڑھانے کے بعد تیزی سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گردنیں پھلانگتے ہوئے مسجد سے نکل گئے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی تیزی سے تعجب میں پڑ گئے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے گئے (کہ کیا معاملہ ہے)۔ آپ ﷺ اپنی ایک بیوی کے حجرہ میں داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور فرمایا: میں نماز عصر میں تھا کہ (اس دوران) مجھے سونے کی وہ ڈلیا یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی، مجھے یہ بات اچھی

نہیں لگی کہ رات بھر وہ ہمارے پاس پڑی رہے، لہٰذا جا کر میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔'' (عن عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : نیک کام میں جلدی کیجئے کیا معلوم بعد میں نیک کام کرنے کا موقع ملے یا نہ ملے﴾

330 : ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن سورج غروب ہو جانے کے بعد کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور آپ ﷺ سے عرض کیا: میں (کفار قریش کی وجہ سے) نماز (عصر) نہیں پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم، میں نے بھی (نماز عصر) نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ وادی بطحان (جگہ) میں گئے۔ آپ ﷺ نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ ﷺ نے سورج غروب ہو جانے کے باوجود (پہلے) نماز عصر پڑھی پھر اس کے بعد مغرب پڑھی۔''

(عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : قضا نماز جلد از جلد پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے خواہ اس کا وقت نکل جائے اگلے دن تک مؤخر کرنا درست نہیں ہے ممکن ہے کسی وجہ سے بعد میں موقع نہ مل سکے﴾

كِتَابُ الْجُمُعَةِ ... جمعہ کے فضائل و مسائل

331 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے والوں کو جمعہ سے بھٹکا دیا، یہود کے لئے ہفتہ کا دن اور عیسائیوں کے لئے اتوار کا دن (عبادت کے لئے) مقرر ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن سے نوازا۔ اب (پہلے) جمعہ ہے پھر ہفتہ پھر اتوار، اس طرح یہ لوگ قیامت تک ہمارے تابع (پیچھے) ہوں گے۔ ہم دنیا میں بعد میں آئے ہیں مگر قیامت کے دن پہلے ہوں گے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : یعنی تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا﴾

332 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے 3 جمعے غفلت (سستی) کی وجہ سے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر (غافلین کی) مہر لگا دے گا۔'' (عن ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : یعنی اس کا دل خیر اور ہدایت کے قبول کرنے کی صلاحیت سے محروم کر دیا جائے گا﴿

333 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جمعہ کے لئے (مسجد) جانا ہر بالغ مرد پر فرض ہے۔‘‘

(عن حفصہ رضی اللہ عنہا)

﴾وضاحت : صرف 5 قسم کے لوگوں کے لئے جمعہ کی رخصت ہے : ① مسافر ② نابالغ بچے ③ عورتیں ④ بیمار لوگ ⑤ غلام﴿

334 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : اس سے جمعہ کے دن کی فضیلت واضح ہوتی ہے کیونکہ اس میں بڑے بڑے امور سرانجام پائے﴿

335 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جمعہ کے دن ہر بالغ شخص کو غسل کرنا، مسواک کرنا اور جو خوشبو میسر ہو لگانی چاہیے۔‘‘ (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

336 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جو (بیوی کو) غسل کرائے، خود بھی غسل کرے، صبح سویرے (مسجد) جائے، شروع خطبہ سے موجود رہے، امام سے قریب بیٹھے اور کوئی لغو (فضول) کام نہ کرے تو اس کو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام (پوری رات عبادت کرنے) کا ثواب ملتا ہے۔‘‘ (عن اوس بن اوس رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : مندرجہ بالا ثواب حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے یہ کوئی معمولی ثواب نہیں ہے﴿

337 : ’’حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت جمعہ کی اذان دیتے تھے جب رسول اکرم ﷺ منبر پر بیٹھ جاتے پھر جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترتے تو وہ اقامت کہتے تھے۔ اسی طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی ہوتا رہا۔‘‘ (عن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ)

338 : ’’ایک آدمی (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے۔‘‘ (عن ابی الزاہریہ رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : یہ اس صورت میں ہے جب اگلی صفوں میں خالی جگہ نہ ہو اگر لوگوں نے خالی جگہ چھوڑ رکھی ہو تو گردنیں پھلانگ کر جانا درست ہے﴿

339 : ’’رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک آدمی (مسجد میں) آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے 2 رکعتیں پڑھ لیں؟ اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 2 رکعتیں پڑھو۔‘‘ (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : اگر کوئی شخص خطبہ جمعہ کے دوران آئے تو وہ مختصر طور پر 2 رکعت ضرور پڑھے پھر خطبہ سنے﴿

340 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے خطبہ جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو اس نے لغو (فضول) حرکت کی۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : خطبہ جمعہ کے دوران صرف امام اپنے سامعین سے بات کر سکتا ہے سامعین آپس میں بات نہیں کر سکتے اگر بات کریں گے تو جمعہ کا ثواب ضائع ہو جائے گا﴿

341 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جو بھی آدمی اس طرح پاکی حاصل (وضو اور غسل) کرتا ہے جیسا کہ اسے حکم دیا گیا پھر وہ اپنے گھر سے نکلتا اور جمعہ کے لئے مسجد میں آتا اور خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی نماز مکمل کر لیتا ہے تو (اس کا یہ عمل) اس کے ان گناہوں کا کفارہ ہو گا جو اس سے پہلے کے جمعہ سے اس جمعہ تک ہوئے ہونگے۔‘‘ (عن سلمان رضی اللہ عنہ)

342 : ’’میں نے رسول اکرم ﷺ کو منبر پر دیکھا، حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تو کبھی ان کی طرف، آپ ﷺ فرما رہے تھے: میرا یہ بچہ سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے 2 بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔‘‘ (عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

﴾وضاحت : رسول اکرم ﷺ کی یہ پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور امت مسلمہ کے 2 بڑے گروہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حمایتیوں میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعہ صلح ہوئی اور باہم متفق ہو گئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلافت سے دستبردار ہو گئے اور پوری امت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر متفق ہو گئی﴿

343 : ''اُم ہشام (حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی) بیان کرتی ہیں کہ میں نے ق والقرآن المجید 50 کو جمعہ کے دن منبر پر رسول اکرم ﷺ کے منہ سے سن سن کر یاد کیا۔''

(عن حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ)

344 : ''بشر بن مروان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔ اس پر عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: رسول اکرم ﷺ نے اس سے زیادہ نہیں کیا، انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔'' (عن حصین رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: خطیب کو خطبہ دیتے وقت کوئی بات سمجھانا مقصود ہو تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے﴾

345 : ''رسول اکرم ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرخ رنگ کی قمیص پہنے گرتے پڑتے آئے۔ آپ ﷺ (منبر سے) اتر پڑے اور اپنی بات بیچ ہی میں چھوڑ دی اور ان دونوں کو گود میں اٹھا کر منبر پر واپس آ گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں کو گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی گفتگو بیچ ہی میں چھوڑ دی اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

346 : ''رسول اکرم ﷺ ذکر و اذکار زیادہ کرتے، غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرتے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے تھے اور بیواؤں، مسکینوں کے ساتھ جانے، ان کی ضرورت پوری کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

347 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر ہی جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ درمیان میں بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔''

(عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

348 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کی نماز میں سے ایک رکعت (امام کے ساتھ) پا لی تو اس نے (جمعہ کی نماز) پا لی۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

349 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اسے چاہئے کہ اس کے بعد 4 رکعتیں (سنت) پڑھے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ... سفر میں قصر نماز کے احکام و مسائل

350 : ''میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ:

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

(ترجمہ) ''تم پر نمازوں کے قصر (اختصار) کرنے میں کوئی گناہ نہیں، (خصوصاً) جب تمہیں ڈر ہو کہ کفار تمہیں ستائیں گے۔'' (النساء 4 : آیت 101) کے متعلق سوال کیا کہ اب تو لوگ بےخوف ہو گئے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صدقہ (کم نماز پڑھنے پر مکمل نماز کی صورت میں) ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، تم اس کے صدقہ کو قبول کرو۔''

(عن یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ)

351 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کرتے، ہمیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوتا تھا پھر بھی ہم 2 رکعتیں ہی (یعنی نماز قصر) پڑھتے تھے۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

352 : ''میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، انہوں نے ظہر اور عصر کی نمازیں 2-2 رکعت پڑھیں پھر اپنے خیمے کی طرف لوٹنے لگے تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: یہ لوگ (اب) کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ لوگ سنت پڑھ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز پڑھنے والا ہوتا تو میں فرض ہی کو پورا کر لیتا، میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں، آپ ﷺ سفر میں 2 رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی رہا وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔'' (عن حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : سفر کے دوران سنتیں نہ پڑھنے کے باوجود بھی ثواب پورا ملتا ہے البتہ فجر کی سنتیں اور وتر پڑھنا ضروری ہے ﴾

كِتَابُ الْكُسُوْفِ ... (چاند، سورج) گرہن کے احکام و مسائل

353 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے 2 نشانیاں ہیں، ان دونوں کو کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے گرہن نہیں لگتا بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔'' (عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

354 : ''ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا، آپ ﷺ جلدی سے اُٹھے اور 2 رکعت نماز (کسوف) پڑھی یہاں تک کہ گرہن ختم ہوگیا۔''

(عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

355 : ''رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے اعلان کروایا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ جب سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے 4 رکوع اور 4 سجدوں کے ساتھ 2 رکعت نماز پڑھائی۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

356 : ''رسول اکرم ﷺ نے 4 رکوع اور 4 سجدوں کے ساتھ (گرہن کی) نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے ان میں بلند آواز سے قرأت کی، آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : چاند یا سورج گرہن کی نماز 4 رکعت ہے اس میں ہر رکعت میں 2-2 یا 4-4 رکوع کرنے جائز ہیں اور دونوں رکوع کے درمیان قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے لیکن پہلے قیام میں لمبی تلاوت اور دوسرے میں اس سے کم تلاوت کی جاتی ہے ﴾

357 : ''رسول اکرم ﷺ نے جب گرہن کی نماز پڑھی، تو آپ ﷺ نے بڑا لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھانے کے بعد لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر رکوع سے اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا، پھر (اپنا سر سجدہ سے) اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا، پھر لمبا قیام کیا پھر لمبا

رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہو گئے۔'' (عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : چاند گرہن یا سورج گرہن کی نماز میں ایک رکعت میں ایک سے زائد مرتبہ قیام کئے جاتے ہیں اور ہر قیام میں تلاوت کی جاتی ہے اس طرح ایک سے زائد رکوع بھی کئے جاتے ہیں ﴾

كِتَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ ... بارش طلب کرنے کے احکام و مسائل

358 : ''میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم ﷺ کے استسقا (پانی طلب کرنے) کی نماز کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: رسول اکرم ﷺ معمولی کپڑوں میں عاجزی اور گریہ وزاری کا اظہار کرتے ہوئے نکلے اور منبر پر بیٹھے۔ آپ ﷺ نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے رہے پھر آپ ﷺ نے 2 رکعت نماز پڑھی۔'' (عن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ)

359 : ''رسول اکرم ﷺ استسقا (بارش طلب کرنے کی دعا) میں اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

360 : ''جب بارش ہوتی تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا ''اے اللہ، خوب برسا اور اسے فائدہ مند بنا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

361 : ''رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں بارش ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے رب نے آج رات فرمایا: میں نے جب بھی بارش کی نعمت اپنے بندوں پر کی تو ان میں سے ایک گروہ میرے ساتھ کفر کرتا رہا اور وہ کہتا رہا: فلاں ستارے کے سبب ہم پر بارش ہوئی۔ وہ شخص جس نے بارش برسانے پر میری تعریف کی اور ستاروں کا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لایا۔''

(عن زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ ... نماز خوف کے احکام و مسائل

362 : ''رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو خوف کی نماز پڑھائی۔ (آپ ﷺ نے صفیں بنائیں)

ایک صف آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی ہوئی آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسری صف والے آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی پھر لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی ایک ایک رکعت پوری کر لی۔'' (عن سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نماز اس قدر اہم ہے کہ خوف کی حالت میں بھی باجماعت نماز پڑھنے کا حکم ہے ﴾

363 : ''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر حضر میں **4** رکعت، سفر میں **2** رکعت اور خوف میں **1** رکعت نماز فرض کی۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : خوف کی حالت میں کم از کم **4** کے بجائے **2** رکعت نماز پڑھنے کی اجازت ہے اگر **2** رکعت پڑھنا ممکن نہ ہو ایک رکعت نماز پڑھنا بھی کافی ہے ﴾

کِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ ... عیدین کی نماز کے احکام و مسائل

364 : ''زمانہ جاہلیت میں سال میں **2** دن ایسے تھے کہ جن میں لوگ کھیل کود کیا کرتے تھے۔ جب رسول اکرم ﷺ (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے **2** دن تھے جن میں تم کھیل کود کیا کرتے تھے (اب) اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلہ ان سے بہتر **2** دن دیدیئے ہیں، ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ کا دن۔''

(عن انس رضی اللہ عنہ)

365 : ''کچھ لوگوں نے عید کا چاند دیکھا تو وہ لوگ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے (اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا) آپ ﷺ نے انہیں دن چڑھنے کے بعد حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور عید کی نماز کے لئے کل نکلیں۔'' (عن ابی عمیر بن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : چونکہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے اس لئے آپ ﷺ نے چاند کا علم ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا روزہ تڑوا دیا اور چونکہ نماز عید کا وقت نکل چکا تھا اس لئے اگلے دن نماز پڑھنے کا اعلان فرمایا ﴾

366 : ''حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: غیر شادی شدہ،

شادی شدہ اور حائضہ عورتیں (عید گاہ جانے کے لئے) نکلیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں البتہ جو حائضہ ہوں وہ عید گاہ سے الگ رہیں۔'' (عن حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حائضہ عورتیں نماز نہ پڑھیں لیکن دعا میں شریک ہوجائیں ﴾

367 : ''رسول اکرم ﷺ نے ہمیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

368 : ''رسول اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

369 : ''رسول اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نمازوں) میں نیزہ لے جاتے اور اسے گاڑ دیتے پھر اس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : نماز پڑھانے سے پہلے امام کو اپنے آگے کوئی سترہ رکھنا چاہئے جیسا کہ آپ ﷺ نیزہ گاڑا کرتے تھے ﴾

370 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عید الاضحیٰ، عید الفطر مسافر کی نماز اور جمعہ کی نماز **2-2** رکعت ہے۔ یہ سب (**2-2** رکعت ہونے کے باوجود) مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں۔''

(عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

371 : ''(ایک دفعہ) عید کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے تو انہوں نے حضرت ابوواقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ آج (عید) کے دن (اکثر و بیشتر) کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ قٓ (**50**) اور سورۂ القمر (**54**) پڑھا کرتے تھے۔''

(عن عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

372 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دے رہے تھے اور ایک حبشی اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے تھا۔'' (عن ابو کاہل احمسی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر لوگ زیادہ ہوں تو امام کسی اونچی جگہ پر کھڑا ہو کر خطبہ دے سکتا ہے ﴾

373 : ''میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا: کیا رسول اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ ﷺ کچھ دیر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے۔'' (عن سماک ؓ)

374 : ''رسول اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف آتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر جب دوسری رکعت میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اپنا چہرہ لوگوں کی طرف کرتے، لوگ بیٹھے رہتے۔ اگر آپ ﷺ کو کوئی بات بتانا ہوتی جیسے کہیں فوج بھیجنا ہوتی تو لوگوں سے اس کا ذکر کرتے ورنہ لوگوں کو 3 مرتبہ صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ صدقہ دینے والوں میں زیادہ تر عورتیں ہوتی تھیں۔'' (عن ابی سعید خدری ؓ)

375 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا۔ آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ درمیانہ (اوسط درجہ کا) ہوتا تھا۔'' (عن جابر بن سمرہ ؓ)

376 : ''رسول اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ دیا پھر 2 چتکبرے مینڈھوں کی طرف گئے اور انہیں ذبح (قربان) کیا۔'' (عن انس ؓ)

377 : ''حضرت معاویہ ؓ نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے پوچھا: کیا آپ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عیدین پڑھتے رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے صبح میں عید کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت دی۔'' (عن ایاس بن ابی رملہ ؓ)

﴿ وضاحت : یہاں عیدین سے مراد جس میں عید اور جمعہ ایک ہی دن آئیں ﴾

378 : ''میرے پاس 2 لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔ رسول اکرم ﷺ ابوبکر ؓ کے ہمراہ تشریف لائے تو ابوبکر ؓ نے لڑکیوں کو ڈانٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑو (بجانے دو) کیونکہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (جس میں لوگ کھیلتے اور خوشی مناتے ہیں)۔'' (عن عائشہ ؓ)

379 : ''عید کے دن کچھ حبشی لوگ رسول اکرم ﷺ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا، میں انہیں آپ ﷺ کے کندھے کے اوپر سے دیکھ رہی تھی، میں برابر دیکھتی رہی یہاں تک کہ میں (خود) ہی لوٹ آئی۔'' (عن عائشہ ؓ)

﴿ وضاحت : عید کے دن خوشی اور کھیل کے پروگرام منعقد کر سکتے ہیں لیکن ان میں کوئی غیر شرعی کام کرنا منع ہے ﴾

كِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

تہجد (قیام اللیل) اور دن میں نفل نمازوں کے احکام و مسائل

380 : ''(ایک مرتبہ) رسول اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز قبیلہ بنو عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی۔ جب آپ ﷺ پڑھ چکے تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر سنت پڑھنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس (سنت) نماز کو گھروں میں پڑھا کرو۔'' (عن کعب بن عجرہ ؓ)

﴿ وضاحت : آپ ﷺ نے سنتیں اور نوافل گھر میں پڑھنے کی رغبت دلائی تا کہ گھر میں برکت ہو اور گھر والوں میں بھی نماز کا شوق پیدا ہو ﴾

381 : ''ایک رات میں نے رسول ﷺ کو غائب پایا، مجھے گمان ہوا کہ آپ ﷺ کسی اور بیوی کے پاس گئے ہوں گے۔ میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگی، دیکھا کہ آپ ﷺ سجدہ کی حالت میں یہ کلمات پڑھ رہے تھے: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ''پاک ہے آپ کی ذات، آپ ہی کی تعریف ہے اور آپ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔'' میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ کچھ کر رہے ہیں اور میں کچھ اور ہی گمان کر رہی تھی۔'' (عن عائشہ ؓ)

382 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے (نفلی نماز یعنی تراویح پڑھے) گا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

383 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر پر 3 گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر تھپکی دے کر کہتا ہے: ابھی رات بہت لمبی ہے، سوئے رہو۔ اگر وہ بیدار ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو بھی کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی

ہے اور وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہشاس بشاس اور خوش وخرم ہوتا ہے ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ پریشان اور سست ہوتا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

384 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز قیام اللیل (نمازِ تہجد) ہے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

385 : ''رسول اکرم ﷺ رات میں اٹھتے تو پہلے سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (پاک ہے اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا رب ہے) پڑھتے پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ (پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریفوں کے ساتھ) بار بار پڑھتے تھے۔'' (عن ربیعہ بن کعب الاسلمی ؓ)

386 : ''رسول اکرم ﷺ جب رات میں اٹھتے تو پہلے مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔'' (عن حذیفہ ؓ)

387 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات تک نماز پڑھتے پھر دوبارہ چھٹے حصہ میں سو جاتے (پھر فجر کے ٹائم اٹھ جاتے) تھے۔''

(عن عبداللہ بن عمرو ؓ)

388 : ''جب (رمضان کا آخری) عشرہ آتا تو رسول اکرم ﷺ پوری رات جاگتے (عبادت کرتے)، اپنے اہل وعیال کو بیدار کرتے اور (عبادت کے لئے) کمر بستہ ہو جاتے تھے۔''

(عن عائشہ ؓ)

389 : ''رسول اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جو مسلسل ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔'' (عن عائشہ ؓ)

390 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے رات کی نماز (تہجد) کے بارے میں پوچھا تو

آپ ﷺ نے فرمایا: 2-2 رکعت ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی صبح ہو جانے کا خطرہ محسوس کرے تو 1 رکعت پڑھ کر اسے وتر کر لے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

391 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے 3 باتوں کی وصیت فرمائی: ① وتر پڑھ کر سونے کی ② ہر مہینہ 3 دن کے روزے رکھنے کی ③ چاشت کی 2 رکعتیں پڑھنے کی۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

392 : ''میرے والد نے رمضان میں نماز تہجد ادا کی اور وتر بھی پڑھے پھر وہ ایک مسجد میں گئے اور اس مسجد والوں کو انہوں نے نماز پڑھائی یہاں تک کہ وتر باقی رہ گئے۔ انہوں نے ایک شخص کو آگے بڑھایا اور اس سے کہا: انہیں وتر پڑھاؤ، میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ایک رات میں 2 وتر جائز نہیں۔'' (عن قیس بن طلق ؓ)

393 : ''میں نے عائشہ ؓ سے رسول اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ شروع رات میں سو جاتے پھر اٹھتے، اگر صبح ہونے والی ہوتی تو وتر پڑھتے پھر اپنے بستر پر آتے۔ اگر آپ ﷺ کو خواہش ہوتی تو اپنی بیوی کے پاس آتے پھر جب اذان سنتے تو جلدی سے اُٹھ جاتے۔ اگر جنبی ہوتے تو غسل فرماتے ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لئے چلے جاتے تھے۔'' (عن اسود بن یزید ؓ)

394 : ''رسول اکرم ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

395 : ''رسول اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے پھر بالکل آخر میں سلام پھیرتے پھر 3 بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے (یعنی سلام پھیرنے کے بعد)۔'' (عن ابی بن کعب ؓ)

396 : ''رسول اکرم ﷺ رات کو اُٹھے، مسواک کی، 2 رکعت نماز پڑھی پھر سو گئے۔ (دوبارہ) پھر اٹھے مسواک کی، وضو کیا اور 2 رکعت نماز پڑھی، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے 6 رکعتیں پڑھیں پھر 3 رکعتیں وتر اور 2 رکعتیں فجر کی پڑھیں۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

397 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وتر لازم ہے جو 5 رکعت پڑھنا چاہے وہ 5 پڑھے جو

3 رکعت پڑھنا چاہے وہ 3 پڑھے، جو 1 رکعت پڑھنا چاہے وہ 1 پڑھے۔'' (عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

398 : ''رسول اکرم ﷺ رات میں عشا کی نماز سے فارغ ہونے سے لے کر فجر ہونے تک فجر کی 2 رکعات کے علاوہ 11 رکعات (نماز تہجد) پڑھتے تھے اور اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ تم میں سے کوئی 50 آیات پڑھ لے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : یعنی 8 رکعات تہجد اور 3 وتر پڑھتے تھے ﴾

399 : ''جب صبح کی نماز کی اذان دی جاتی تو رسول اکرم ﷺ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی 2 رکعات (فجر کی سنتیں) پڑھتے۔'' (عن حفصہ رضی اللہ عنہا)

400 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ، فلاں کی طرح مت ہو جانا، وہ رات میں قیام کرتا تھا (تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

401 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی آدمی رات کو تہجد پڑھتا ہو پھر کسی دن نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نماز کا اجر لکھ دیتا ہے اور اس کی نیند اس پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) صدقہ ہوتی ہے۔'' (عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ)

402 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو رات کو اپنے وظیفہ یا اس کی کسی چیز سے سو جائے (یعنی وہ وظیفہ نہ کر سکے یا نماز نہ پڑھ سکے) پھر وہ اسے فجر سے لے کر ظہر تک کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لئے لکھا جائے گا کہ گویا اس نے اسے رات ہی میں پڑھا ہے۔''

(عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر نماز تہجد رات کو نہ پڑھ سکے تو نماز فجر کے بعد سورج طلوع سے لے کر ظہر کے درمیان تک پڑھ لے ﴾

403 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو دن رات میں 12 رکعات (سنت) پر ہمیشگی کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا: 4 رکعت ظہر سے پہلے، 2 رکعت ظہر کے بعد، 2 رکعت مغرب کے بعد، 2 رکعت عشا کے بعد اور 2 رکعت فجر سے پہلے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : سنتوں پر آپ ﷺ نے ہمیشگی فرمائی ہے۔ ان کی تعداد 12 ہے، انہیں سنت موکدہ کہا جاتا ہے اور جن پر آپ ﷺ نے ہمیشگی نہیں فرمائی انہیں نوافل یا غیر موکدہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرنے کے لئے نوافل یا غیر موکدہ سنتوں کی بھی بڑی اہمیت ہے ﴾

404 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں نفلی نماز پڑھا کرو، انہیں قبرستان نہ بناؤ۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

405 : ''میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ ﷺ رات کے قیام کی ابتداء کیسے کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا، آپ ﷺ دس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ، دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھتے تھے اور

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

اے اللہ، مجھے بخش دے، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، میری حفاظت فرما، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں قیامت کے دن جگہ کی تنگی۔'' (عن عاصم بن حمید رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الْجَنَآئِزِ ... جنازہ کے احکام و مسائل

406 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ اور زیادہ نیکی کرے اگر وہ برا ہوگا تو ہو سکتا ہے وہ برائی سے توبہ کر لے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : حالات خواہ کیسے بھی ہوں بیماری ہو یا کوئی اور تکلیف کبھی موت کی تمنا نہ کیجئے ﴾

407 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی مصیبت پہنچنے کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، اگر موت مانگنا ضروری ہو تو یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ

(ترجمہ) ''اے اللہ مجھے، اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور اس وقت موت دیدے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

(مزید پڑھئے ترجمہ وتفسیر سورۃ الاعراف 7 : آیت 34 اور سورۃ المنافقون 63 آیت 11)

408 : ”میں حضرت خباب ﷛ کے پاس آیا، انہوں نے اپنے پیٹ میں (بیماری کی وجہ سے) 7 داغ لگوا رکھے تھے۔ وہ کہنے لگے: اگر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے نہ روکا ہوتا تو میں (شدت تکلیف سے) موت کی دعا مانگ لیتا۔“ (عن قیس بن ابی حازم ﷛)

409 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ جب حضرت ابوسلمہ ﷛ فوت ہوئے تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً

(ترجمہ) ”اے اللہ، ہماری اور ان (ابوسلمہ ﷛) کی مغفرت فرما اور مجھے ان کا بہترین بدل عطا فرما۔“ (حضرت ام سلمہ ﷝ فرماتی ہیں میں نے یہ دعا مانگی) اللہ تعالیٰ نے مجھے ان (میرے سابقہ شوہر ﷛) کے بعد (ان سے بہتر شوہر) محمد ﷺ عطا فرما دیئے۔“

(عن اُم سلمہ ﷝)

﴿وضاحت : ابوسلمہ ﷛ کی وفات کے بعد اُم سلمہ ﷝ کا نکاح رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ہو گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بہتر شوہر محمد ﷺ کی صورت میں عطا فرما دیا﴾

410 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لذتوں کو ختم کرنے والی (موت) کو خوب یاد کیا کرو۔

(عن ابی ہریرہ ﷛)

411 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جن لوگوں کی موت کا وقت قریب ہو انہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔“ (عن ابی سعید خدری ﷛)

﴿وضاحت : ان کے پاس لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھو تا کہ وہ بھی پڑھنے لگے اس سے وہ جنت کا حقدار بن جائے گا۔ اسے پڑھنے کو نہ کہیں اگر اس نے انکار کر دیا تو بہت نقصان ہو گا﴾

412 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔“ (عن بریدہ ﷛)

﴿وضاحت : یعنی مومن کو پسینہ موت کی شدت کی وجہ سے آتا ہے تا کہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے﴾

413 : ”رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ کو دیکھنے کے بعد کبھی کسی کی موت کی سختی مجھے ناگوار نہیں لگتی۔“

(عن عائشہ ﷝)

﴿وضاحت : اس سے معلوم ہوا کہ موت کی سختی برا ہونے کی علامت نہیں بلکہ یہ بلندی درجات اور گناہوں کی مغفرت کا سبب بھی ہوتی ہے﴾

414 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو میں (بھی) اس سے ملنا چاہتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔“ (عن ابی ہریرہ ﷛)

﴿وضاحت : مومن کو موت کے وقت جنت یا اس کی نعمتوں اور گناہوں کی مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے اپنے رب سے ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے جبکہ کافر کو جہنم کے عذاب نظر آتے ہیں اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے﴾

415 : ”جب رسول اکرم ﷺ فوت ہو گئے تو حضرت ابوبکر ﷛ نے آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان سے بوسہ لیا۔“ (عن عائشہ ﷝)

﴿وضاحت : میت کا بوسہ لے سکتے ہیں آپ ﷺ نے بھی اپنے ایک صحابی حضرت عثمان بن مظعون ﷛ کی میت کا بوسہ لیا تھا﴾

416 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے سوا 7 قسم کے اور بھی لوگ شہید ہیں: ① طاعون کی بیماری میں فوت ہونے والا ② پیٹ کی بیماری میں فوت ہونے والا ③ ڈوب کر مرنے والا ④ کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا ⑤ نمونیہ کی بیماری میں مرنے والا ⑥ جل کر مرنے والا ⑦ بچہ جنتے وقت مرنے والی عورت۔“ (عن جابر ﷛)

417 : ”میرے والد غزوہ احد کے دن شہید کر دیئے گئے، میں رونے لگا۔ لوگ مجھے رونے سے روکنے لگے مگر رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ میری پھوپھی (بھی) رونے لگیں

تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان پر مت رو، فرشتے ان پر برابر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوتے یہاں تک کہ تم لوگوں نے (روکر) اٹھایا۔'' (عن جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہما)

۞ وضاحت: میت پر دل میں صدمہ اور آنکھوں سے آنسو بہانے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ زبان سے نوحہ اور ہاتھوں سے ماتم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے دور چلے جاتے ہیں ۞

418: ''رسول اکرم ﷺ جب عورتوں سے بیعت لیتے تو ان سے یہ بھی عہد لیا کرتے تھے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ عورتوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کچھ عورتوں نے زمانہ جاہلیت میں (نوحہ کرنے میں) ہماری مدد کی ہے، کیا ہم ان کی نوحہ کرنے میں مدد کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (نوحہ پر) کوئی مدد کی اجازت نہیں ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

419: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو (مصیبت کے وقت) گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

420: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے 3 نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

421: ''رسول اکرم ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دی جس دن ان کا انتقال ہوا اور فرمایا: اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۞ وضاحت: مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی درخواست اور دعائے مغفرت کرنا مسنون ہے ۞

422: ''رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے سلسلہ میں فرمایا: ان کے دائیں اعضا اور وضو کے مقامات سے نہلانا شروع کرو۔'' (عن اُم عطیہ رضی اللہ عنہا)

423: ''رسول اکرم ﷺ کی ایک بیٹی انتقال کر گئیں تو آپ ﷺ نے ہمیں بلا کر فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے طاق بار یعنی 3، 5 یا 7 بار غسل دینا، آخری بار تھوڑا کافور ملا لینا پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ غسل دینے کے بعد ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اپنا تہبند ہمیں دیا اور فرمایا: اسے (ان کے جسم پر) لپیٹ دو۔ ہم نے ان کے بالوں کی 3 چوٹیاں بنائیں اور انہیں ان کے پیچھے ڈال دیا۔'' (عن اُم عطیہ رضی اللہ عنہا)

424: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو (بھی) کفنایا کرو۔'' (عن سمرہ رضی اللہ عنہ)

425: ''رسول اکرم ﷺ کو 3 سفید یمنی چادروں میں کفنایا گیا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

426: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''محرم (احرام کی حالت میں فوت ہونے والے) کو پانی اور بیری (کے پتوں) سے نہلاؤ اور اسے اس کے دونوں کپڑوں ہی میں کفناؤ، نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اُٹھے گا۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

427: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ اپنے کندھوں پر کوئی جنازہ اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، مجھے جلدی لے چلو۔ اگر برا ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے، تم کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان اسے سن لے تو بیہوش ہو جائے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

428: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کو لے کر جلدی چلا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف جلدی لے جاؤ گے اور اگر وہ بد ہے تو شر کو اپنی گردنوں سے (جلد) اتار پھینکو گے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

429: ''رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک فوت شدہ شخص کی برائی ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مُردوں (کی برائی ذکر نہ کیا کرو بلکہ ان) کا ذکر صرف بھلائی کے ساتھ کرو۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

430: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کی نماز جنازہ میں شریک ہوا تو اس کے لئے 1 قیراط ثواب ہے۔ جو شخص دفن ہونے تک ساتھ رہا تو اس کے لئے 2 قیراط ثواب ہے۔ 1 قیراط احد (پہاڑ) کے برابر ہے۔'' (عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

431: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے رہیں، پیدل چلنے والے جہاں

چاہے رہیں اور بچوں کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے ۔'' (عن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ)

432 : ''رسول اکرم ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو (کام) وہ کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : وہ اپنے اسی علم کی بنیاد پر ان کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا ﴾

433 : ''جہینہ قبیلہ کی ایک عورت رسول اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں نے زنا کیا ہے۔ وہ عورت حاملہ تھی، آپ ﷺ نے اسے اس کے ولی کے سپرد کر دیا اور کہا: اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو (اس عورت کو) میرے پاس لے کر آنا۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو ولی عورت کو لے کر آیا تو آپ ﷺ نے حکم دیا: اس کے کپڑے باندھ دو پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ زنا کا ارتکاب کر چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ کے 70 لوگوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو ان سب کو کافی ہو جائے اور اس سے بہتر توبہ اور کیا ہو گی کہ اس نے اللہ تعالیٰ (کی شریعت کے پاس و لحاظ) کے لئے اپنی جان قربان کر دی ہے۔'' (عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا جب بچہ کھانا کھانے لگ جائے پھر آنا پھر وہ آئی تو آپ ﷺ نے اسے رجم کروا دیا ﴾

434 : ''رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک انصاری شخص کا جنازہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھاؤں گا) کیونکہ اس پر قرض ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ (قرض) میرے ذمہ ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم اس کی ادائیگی کرو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں اس کی ادائیگی کروں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔'' (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : چونکہ قرض معاف نہیں اس لئے آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھانے سے منع کیا تھا اس لئے بہت احتیاط کیجئے ﴾

435 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے آپ کو کسی پہاڑ سے گرا کر خودکشی کرے تو وہ جہنم میں ہمیشہ اپنے آپ کو اوپر سے نیچے گراتا رہے گا، جو زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں رہے گا اسے وہ ہمیشہ جہنم میں پیتا رہے گا اور جو شخص کسی دھار والی چیز سے اپنے آپ کو مار ڈالے تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اسے وہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں ہمیشہ گھونپتا رہے گا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

436 : ''ایک شخص نے تیر کی نوک سے خودکشی کر لی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔'' (عن ابن سمرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : خودکشی ایک بڑا گناہ ہے اس لئے آپ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کیا تھا تا کہ لوگ آئندہ یہ بڑا گناہ نہ کریں ﴾

437 : ''رسول اکرم ﷺ نے سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : معلوم ہوا کہ مسجد میں بھی جنازہ پڑھ سکتے ہیں ﴾

438 : ''مدینہ کی ایک غریب عورت (اُم محجن) بیمار ہو گئی۔ رسول اکرم ﷺ اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھتے رہتے تھے اور فرما رکھا تھا کہ اگر یہ انتقال کر جائے تو اسے دفن مت کرنا جب تک کہ میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھ لوں۔ جب اس کا انتقال ہوا تو لوگ میت کو عشا کے بعد مدینہ لے کر آئے، اس وقت آپ ﷺ سو رہے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور نماز جنازہ پڑھ کر بقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ اس کی قبر پر گئے اور لوگوں کو صفیں بنانے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز (جنازہ) پڑھائی اور (اس میں) 4 تکبیریں کہیں۔''

(عن ابی امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ)

439 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اُم کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی جو زچگی (بچہ جننے) کی حالت میں انتقال کر گئیں تھیں۔ آپ ﷺ نماز جنازہ پڑھاتے وقت ان کی کمر کے پاس کھڑے ہوئے۔'' (عن سمرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : عورت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت امام درمیان میں کھڑا ہوگا
جبکہ مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت سر کے سامنے کھڑا ہوگا ﴾

440 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کا انتقال ہو جائے اور لوگوں کی ایک جماعت اس کی نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد 100 تک پہنچ جائے، وہ (میت کے لئے) شفاعت کریں تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

441 : ''رسول اکرم ﷺ نے شہدائے احد کے بارے میں فرمایا: انہیں ان کے خون کے ساتھ کپڑوں میں لپیٹ دو کیونکہ جو بھی زخم اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگا ہوگا وہ قیامت کے روز بہتا ہوا آئے گا، اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی۔''

(عن عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ)

442 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مقتولین کو ان کے گرنے (شہید ہونے) کی جگہ میں دفن کرو۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : جو شہید جس جگہ شہید ہوئے ہیں وہیں دفن کرو ﴾

443 : ''ہم نے (غزوہ) احد کے دن رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہر ایک آدمی کے لئے (الگ الگ) قبر کھودنا ہمارے لئے دشوار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (قبر کو) گہرا کھودو، اچھی طرح کھودو اور 2-3 (افراد) کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، پہلے ہم کسے رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے انہیں رکھو جنہیں قرآن زیادہ یاد ہو۔'' (عن ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ)

444 : ''3 اوقات ایسے ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھنے (اور) اپنے مُردوں

کو قبر میں دفنانے سے منع فرماتے تھے: ① سورج طلوع ہوتے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے ② زوال کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے ③ سورج غروب ہوتے وقت یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔'' (عن عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ)

445 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کر سکتے ہو اور میں نے قربانی کا گوشت 3 دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا، اب جب تک جی چاہے رکھ سکتے ہو اور میں نے تمہیں مشک کے علاوہ کسی اور برتن میں نبیذ (پینے) سے منع کیا تھا، اب سارے برتنوں میں پی سکتے ہو (مگر) کسی نشہ آور چیز کو مت پینا۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : قبروں کی زیارت کی ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی تاکہ یہ قبر پرستی اور مُردوں سے مدد مانگنے کا ذریعہ نہ بن جائے پھر جب توحید کی تعلیم دلوں میں بیٹھ گئی تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی ﴾

446 : ''رسول اکرم ﷺ جب قبرستان جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ

(ترجمہ) ''اے مومن اور مسلمان مکینوں، تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم (عنقریب) تم سے ملنے والے ہیں، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

447 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی ہے (کیونکہ) ان لوگوں نے اپنے انبیا (علیہم السلام) کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنا لیا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ کرنا جائز نہیں ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے لئے بھی دعا مانگی: اے اللہ، میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا (موطا امام مالک) ﴾

448 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی

لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے (پھر) اس کے پاس 2 فرشتے آتے، اسے بٹھاتے اور اس سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ مومن کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تم جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہیں جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ وہ ان دونوں (جنت وجہنم) کو ایک ساتھ دیکھتا ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

449: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہی (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہے جس کے لئے عرش الٰہی ہل گیا، آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور 70 ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے (پھر بھی قبر میں) اسے ایک بار بھینچا گیا پھر (یہ عذاب) اس سے ختم ہو گیا۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو آپ ﷺ کو بذریعہ وحی (ان کی قبر تنگ ہونے کے بارے میں) بتایا گیا تو آپ ﷺ نے 2 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ کہا پھر اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ پڑھنے لگ گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ یہ کلمات پڑھنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب (یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ان کی قبر کی تنگی دور کر دی۔ (شرح مشکل الآثار)﴾

450: ''رسول اکرم ﷺ نے کسی قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا: یہ کب مرا تھا؟ لوگوں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں مرا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم ایک دوسرے کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

451: رسول اکرم ﷺ نماز (کے آخری تشہد میں) یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، جہنم کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کی آزمائش سے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: قبر کا عذاب برحق ہے اس لئے آپ ﷺ نماز کے آخری تشہد میں عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔ مزید پڑھیے ترجمہ وتفسیر سورۃ المومن 40: آیات 45 تا 46﴾

452: ''میں رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے کھڑا ہو کر نماز پڑھی جب وہ رکوع، سجدے کرنے کے بعد تشہد پڑھ چکا تو اس نے یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ سے مانگتا ہوں اس لئے کہ آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، آپ بہت احسان کرنے والے ہیں، آپ ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے اور وجود میں لانے والے ہیں، اے عظمت وجلال اور عزت والے، ہمیشہ زندہ و باقی رہنے والے، میں آپ سے مانگتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے اس کی دعا سنی تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعہ سے دعا مانگی ہے جس کے ذریعہ سے مانگی گئی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

453: ''رسول اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں آئے، تو دیکھا کہ ایک شخص اپنی نماز پوری کر چکا ہے اور تشہد میں یہ دعا پڑھ رہا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا اَللہُ بِاَنَّکَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ سے مانگتا ہوں، اے اللہ، آپ سے اس لئے مانگتا ہوں کہ آپ ہی ایک ایسا تن تنہا بے نیاز جس نے نہ تو کسی کو جنا ہے اور نہ ہی جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے، لہٰذا آپ میرے گناہوں کو بخش دیجئے، آپ ہی بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔'' آپ ﷺ نے 3 بار فرمایا: اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔''

(عن محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ)

454 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے قبر کے عذاب کے بارے میں پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، قبر کا عذاب برحق ہے، اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ ﷺ نے قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔'' (عن عائشہ ؓ)

455 : ''میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھتا تھا کہ آپ ﷺ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔'' (عن سعد ؓ)

456 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھی، جب نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے اپنا رخ پلٹ کر مقتدیوں کی طرف کر لیا۔'' (عن یزید بن اسود ؓ)

﴾ وضاحت : نماز پڑھنے کے بعد امام کو چاہئے کہ وہ اپنا رخ مقتدیوں کی طرف کر کے بیٹھے ﴿

457 : ''میں رسول اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر کے ذریعہ جانتا تھا۔''

(عن عبداللہ بن عباس ؓ)

﴾ وضاحت : سلام کے بعد ایک بار زور سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیے ﴿

458 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین الفلق سورت نمبر 113 اور الناس سورت نمبر 114 پڑھا کروں۔'' (عن عقبہ بن عامر ؓ)

459 : ''رسول اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر رخ پھیرتے تو 3 بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے، پھر کہتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(ترجمہ) ''اے اللہ، آپ ہی سلامتی والے ہیں، آپ ہی کی طرف سلامتی ہے، آپ کی ذات بڑی بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے۔'' (عن ثوبان ؓ)

460 : ''رسول اکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ

وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ

(ترجمہ) ''اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت نہیں ہے مگر اللہ (تعالیٰ) ہی کی توفیق سے۔ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، ہم صرف اسی اللہ (تعالیٰ) کی عبادت کرتے ہیں جو نعمتوں، فضل اور اچھی تعریف والا ہے۔ اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں، ہم دین کو اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں، اگرچہ کفار کو یہ بات بری لگے۔''

(عن عبداللہ بن زبیر ؓ)

كِتَابُ الصِّيَامِ... روزوں کے احکام و مسائل وفضائل

461 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (سرکش) شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

462 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک انصاری عورت سے فرمایا: جب رمضان آئے تو اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ ماہ رمضان میں عمرہ (ثواب کے لحاظ سے) حج کے برابر ہوتا ہے۔''

(عن عبداللہ بن عباس ؓ)

463 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر بادل چھائے ہوئے ہوں (اور چاند نظر نہ آئے) تو 30 (دن) پورے کرو۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

464 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

وضاحت : اسلامی مہینے 30 یا 29 دن کے ہوتے ہیں جبکہ عیسوی مہینے 28 یا 30 یا 31 دن کے بھی ہوتے ہیں

465 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

466 : ''حضرت زید بن ثابت ؓ نے بیان کیا: ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سحری

کھائی پھر ہم اٹھ کر نماز کے لئے گئے۔ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان دونوں کے درمیان کتنا (وقفہ) تھا؟ انہوں نے کہا: اس قدر جتنی دیر میں ایک آدمی 50 آیات پڑھ لے۔‘‘ (عن انس رضی اللہ عنہ)

467: ’’رسول اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں سحری کھانے کے لئے لوگوں کو بلا رہے تھے اور فرما رہے تھے: آؤ، صبح کے مبارک کھانے پر۔‘‘ (عن عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: سحری ضرور کھائیں اس کا کھانا باعث برکت ہوتا ہے

468: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں جو فرق ہے وہ سحری کھانا ہے۔‘‘ (عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

وضاحت: اہل کتاب کے لئے سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا یعنی وہ سحری نہیں کھا سکتے تھے

469: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’بلال رضی اللہ عنہ رات ہی میں (سحری کی) اذان دیتے ہیں تاکہ وہ تمہارے سونے والوں کو ہوشیار کر دیں (سحری کھانے کے لئے) اور تہجد پڑھنے والوں کو (گھر) لوٹا دیں۔‘‘ (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

470: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’رمضان کا مہینہ (شروع ہونے) سے پہلے تم روزہ نہ رکھو، سوائے اس آدمی کے جو کسی خاص دن روزہ رکھتا ہو اور (اتفاق سے) وہ دن رمضان کے روزہ سے پہلے آ جائے۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

471: ’’میں نے رسول اکرم ﷺ کو کبھی لگاتار 2 مہینہ روزے رکھتے نہیں دیکھا البتہ آپ ﷺ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے تھے۔‘‘ (عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت: یعنی آپ ﷺ شعبان میں برابر روزے رکھتے کہ وہ رمضان کے روزوں سے مل جاتا تھا چونکہ آپ ﷺ کو روحانی قوت حاصل تھی اس لئے روزے آپ ﷺ کے لئے کمزوری کا سبب نہیں بنتے تھے لیکن امت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ شعبان کی 15 تاریخ کے بعد روزہ نہ رکھیں تاکہ ان کی قوت وتوانائی رمضان کے فرض روزوں کے لئے برقرار رہے

472: ’’رسول اکرم ﷺ شعبان اور رمضان میں روزے رکھتے، پیر اور جمعرات کے روزے کا خاص خیال رکھتے تھے۔‘‘ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

473: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اس کے بھی پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

474: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے دار کے لئے 2 خوشیاں ہیں: ① ایک جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے ② جس وقت وہ اپنے رب سے ملے گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔‘‘ (عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

475: ’’میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے کوئی ایسا حکم دیجئے جسے میں آپ سے براہ راست لے لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر روزہ لازم کر لو، اس کے برابر کوئی (چیز) نہیں ہے۔‘‘ (عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: یعنی شہوت کو توڑنے، نفس امارہ اور شیطان کا اثر کم کرنے کے سلسلہ میں روزے کے برابر کوئی چیز نہیں یا کثرت ثواب میں اس کے برابر کوئی عبادت نہیں

476: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے اس دن کے روزے کے بدلے جہنم سے 70 سال کی دوری پر کر دے گا۔‘‘

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

477: ’’رسول اکرم ﷺ نے (ایک سفر کے دوران) کچھ لوگوں کو ایک شخص کو گھیرے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: (کیا بات ہے؟) لوگوں نے کہا: ایک شخص کو روزہ نے نڈھال کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی وتقویٰ نہیں ہے۔‘‘ (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

478 : ’’میں ایک سفر سے واپسی پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامیہ، (بیٹھو) صبح کے کھانے کا انتظار کرو۔ میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ میرے قریب آ جاؤ، میں تمہیں مسافر کے متعلق بتاتا ہوں، اللہ عزوجل نے مسافر سے روزے معاف کر دیئے ہیں اور آدھی نماز بھی معاف کر دی ہے۔‘‘ (عن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : سفر کی حالت میں مسافر پر روزہ رکھنا ضروری نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ چاہے تو روزہ رکھ لے یا چاہے تو ان کے بدلہ اتنے ہی روزے دوسرے دنوں میں رکھ لے لیکن مسافر سے روزہ بالکل معاف نہیں ہے۔ البتہ 4 رکعت والی نماز میں سے 2 رکعت کی چھوٹ دی ہے، چاہے تو 4 رکعت پڑھے اور چاہے تو 2 رکعت پڑھے، اس کی قضا نہیں ہے ﴾

479 : ’’رسول اکرم ﷺ ایک دن میرے پاس آئے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں روزہ سے ہوں۔ اس دن کے بعد پھر ایک دن آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس دن میرے پاس تحفہ میں حیس (کھجور، پنیر، گھی اور آٹے سے بنا ہوا کھانا) آیا ہوا تھا جو آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔ میں نے اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ، اگرچہ میں نے صبح سے ہی روزہ کی نیت کر رکھی ہے (مگر کھاؤں گا)، آپ ﷺ نے کھایا پھر فرمایا: نفلی روزہ کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال میں سے (نفلی) صدقہ نکالتا ہے، جی چاہا دے دیا، جی چاہا نہیں دیا۔‘‘ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

480 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہ ہوگا۔‘‘ (عن حفصہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : یہ حکم فرض روزوں یا قضا اور کفارہ کے روزوں کے سلسلہ میں ہے
نفلی روزے کے لئے رات میں نیت ضروری نہیں ہے ﴾

481 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ عزوجل کو روزوں میں سب سے زیادہ محبوب اور

پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بغیر روزہ کے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز بھی داؤد علیہ السلام کی نماز تھی، وہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات قیام کرتے تھے اور رات کے چھٹے حصہ میں پھر سوتے تھے۔‘‘

(عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما)

482 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے مسلسل (نفلی) روزے رکھے، گویا اس نے روزے ہی نہیں رکھے۔‘‘ (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : مسلسل نفلی روزے رکھنا منع ہے ﴾

483 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے ہر مہینے 3 روزے رکھے گویا اس نے صوم الدھر (پورا زمانہ) روزے رکھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سچ فرمایا ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

’’جو 1 نیکی لائے گا اسے 10 گنا بڑھا کر ثواب ملے گا۔‘‘ (الانعام 6: آیت 160۔عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

484 : ’’رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ہر مہینے 3 روشن دنوں 13-14-15 تاریخ کو روزے رکھا کریں۔‘‘ (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : مہینے کے ان دنوں کو ایام بیض یعنی روشن دن کے نام سے ذکر کیا گیا ہے ان دنوں میں چاند پورا روشن ہوتا ہے اس لئے انہیں روشن دن کہا گیا ہے ان دنوں میں روزے رکھنے کا ثواب پورے مہینے کے برابر ہے کیونکہ ایک دن روزہ رکھنے کا ثواب 10 دنوں کے برابر ملتا ہے ﴾

كِتَابُ الزَّكٰوةِ... زکوٰۃ وصدقات کے احکام ومسائل

485 : ’’رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا اور (غیر مسلموں کے بارے میں) حکم دیا کہ ہر بالغ شخص سے ایک دینار (جزیہ) یا اتنی قیمت کی یمنی چادریں لینا۔ ہر (مسلمان سے) 30 گائے، بیل میں ایک برس کا بچھڑا یا بچھیا بطور زکوٰۃ لینا اور ہر 40 گائے اور بیل میں 2 برس کی ایک گائے لینا۔‘‘ (عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

486 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اونٹ، گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ نہ دے تو وہ دنیا میں جیسے تھے (آخرت میں) اس سے بڑے اور موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور وہ اسے (اپنے مالک کو) سینگوں سے ماریں گے اور اپنے کھروں سے روندیں گے۔ جب آخری جانور گزر جائے گا تو پھر پہلا جانور لوٹا دیا جائے گا اور یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔'' (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

487 : ''رسول اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر آتی تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ، فلاں کے آل (اولاد) پر رحمت بھیج۔ جب میرے والد اپنا صدقہ لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ، آل ابی اوفی پر رحمت بھیج۔''

(عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

وضاحت : زکوٰۃ دینے والے کو دعا دینی چاہئے جیسا کہ آپ ﷺ دیا کرتے تھے

488 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب زکوٰۃ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو وہ اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو۔'' (عن جریر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : زکوٰۃ پوری پوری دینی چاہئے اس سے زکوٰۃ وصول کرنے والے خوش ہو کر جائیں گے

489 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : گھر میں استعمال ہونے والی اشیاء اور سواری پر زکوٰۃ نہیں ہے
خواہ وہ ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں

490 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا ہے، قیامت کے دن اس کے مال کو ایسے خوفناک گنجے سانپ کی صورت میں بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر 2 سیاہ نقطے ہوں گے، وہ اس کے گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

491 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' 5 وسق (20 من) سے کم گندم اور کھجور (یا غلے) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ 5 اوقیہ (52 تولہ) چاندی، 5 اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

(عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

492 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو پیداوار آسمان کی بارش اور نہروں کے پانی کے ذریعے سے سیراب ہوتی ہے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو پیداوار ایسی زمین سے ہو جو جانوروں (یا ٹیوب ول) کے ذریعہ سے پانی نکال کر سیراب کی جاتی ہے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

493 : ''رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ (مسجد نبوی ﷺ میں) تشریف لائے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ وہاں ایک شخص نے سوکھی اور خراب کھجوروں کا ایک گچھا لٹکا رکھا تھا، آپ ﷺ نے اس گچھے میں لاٹھی ماری اور فرمایا: یہ صدقہ دینے والا اگر چاہتا تو اس سے اچھی کھجوریں بطور صدقہ دے سکتا تھا، یہ صدقہ دینے والا قیامت کے دن اسی طرح کی سوکھی خراب کھجوریں کھائے گا۔'' (اس صحابی کو جیسے ہی آپ ﷺ کی اس بات کا علم ہوا تو کھجوروں کا بہترین گچھا لا کر لٹکا دیا)۔'' (عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ)

وضاحت : آپ ﷺ کے زمانہ میں لوگ مسجد نبوی ﷺ میں محتاجوں اور ضرورت مندوں
کے کھانے کے لئے کھجوروں کے گچھے لٹکا دیا کرتے تھے

494 : ''رسول اکرم ﷺ سے راستہ میں گری ہوئی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز آباد راستے یا آباد بستی میں ملے تو اس کی ایک سال پہچان کراتے رہو، اگر اس کا مالک آ جائے (اور پہچان بتائے) تو اسے دے دو ورنہ وہ تمہاری ہے اور جو کسی غیر آباد راستے یا کسی غیر آباد بستی سے ملے تو اس میں اور دفینوں (زمین سے ملنے والے خزانوں) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے (یعنی زکوٰۃ نکال کر استعمال کر سکتے ہیں)۔''

(عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

495 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس مال ہو اور وہ اپنے مال کا حق ادا نہ کرے (یعنی زکوٰۃ نہ دے) تو وہ مال ایک گنجے زہریلے سانپ کی شکل میں اس کی گردن کا ہار بنا دیا جائے گا، وہ اس سے بھاگے گا اور وہ (سانپ) اس کے ساتھ ہوگا، پھر اس کی تصدیق کے لئے آپ ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی :

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

''اور جن لوگوں کو اللہ (تعالیٰ) نے اپنے فضل سے بہت کچھ عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں کنجوسی کرتے ہیں تو وہ اس کنجوسی کو اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بہت ہی برا ہے۔ جس مال میں انہوں نے کنجوسی کی قیامت کے دن اسی (مال) کے طوق انہیں پہنائے جائیں گے۔'' (آل عمران 3: آیت 180)۔ (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

496 : ''ایک عورت رسول اکرم ﷺ کے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اچھا لگے گا کہ اللہ عزوجل ان کے بدلے قیامت کے دن تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس عورت نے دونوں کنگن (بچی کے ہاتھ سے) نکال لئے اور آپ ﷺ کو دے دیئے اور کہا: یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

497 : ''رسول اکرم ﷺ سے راستہ میں پڑی ہوئی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز عام راستے یا آباد بستی سے ملے، تو سال بھر اس کا اعلان کرتے رہو، اگر اس کا مالک آ جائے (اور پہچان بتائے) تو اسے دے دو، ورنہ وہ تمہاری ہے اور جو کسی عام راستے یا کسی آباد بستی کے علاوہ سے ملے تو اس میں اور جاہلیت کے دفینوں میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے (یعنی زکوٰۃ نکال کر خود استعمال کر سکتے ہو)۔''

(عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما)

498 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جانور کا لگایا ہوا زخم رائیگاں ہے، کنوئیں میں گر کر کوئی مر جائے تو وہ بھی رائیگاں ہے، کان میں دب کر کوئی مر جائے تو وہ بھی رائیگاں ہے اور جاہلیت کے دفینے میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر کوئی جانور بدک جائے اور کسی کو زخمی کر دے تو اس جانور کے مالک پر کوئی تاوان نہیں اسی طرح کنویں میں اگر کوئی گر کر مر جائے تو کنویں والے پر کوئی تاوان نہیں اور کان کے نیچے اگر کوئی مر جائے تو بھی کوئی تاوان نہیں ﴾

499 : ''حضرت ہلال رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس اپنے شہد کا دسواں حصہ لے کر آئے اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ وادی سلبہ کو ان کے لئے خاص کر دیں (اس پر کسی اور کا دعویٰ نہ رہے) تو آپ ﷺ نے یہ مذکورہ وادی ان کے لئے مخصوص فرما دی۔ پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سفیان بن وہب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا، وہ ان سے پوچھ رہے تھے (کہ یہ وادی ہلال رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے دی جائے یا نہیں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اگر وہ اپنے شہد کا دسواں حصہ جو وہ آپ ﷺ کو دیتے تھے ہمیں (بطور زکوٰۃ) دیتے ہیں تو سلبہ کو انہیں کے پاس رہنے دیں، ورنہ وہ برسات کی مکھیاں ہیں (پھول و پودوں کا رس چوس کر شہد بناتی ہیں) جو چاہے اسے کھائے۔''

(عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما)

500 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا: میں ضرور صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ میں صدقہ رکھ دیا، صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ ایک چور کو صدقہ دیا گیا ہے، اس نے کہا: اے اللہ، تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں میں اور صدقہ دوں گا۔ چنانچہ (دوسرے دن بھی) وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس نے ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے تو اس نے پھر کہا: اے اللہ، تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں میں پھر صدقہ دوں گا چنانچہ (تیسرے

دن) پھر وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا اور ایک مالدار شخص کو تھما آیا پھر صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ ایک مالدار شخص کو صدقہ کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ، تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں خواب میں اسے کہا گیا: تیرا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے، رہی زانیہ تو (صدقہ پا کر) شاید وہ زنا کاری سے باز آ جائے اور رہا چور تو (صدقہ پا کر) شاید وہ اپنی چوری سے باز آ جائے اور رہا مالدار آدمی تو (صدقہ پا کر) شاید وہ اس سے سبق سیکھے اور اللہ عزوجل نے اسے جو دولت دے رکھی ہے اس میں سے (بطور صدقہ) خرچ کرنے لگے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر آپ غلطی سے کسی غیر مستحق کو صدقہ دے دیں تو پریشان نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے پاس وہ صدقہ قبول ہو جاتا ہے اور آپ کو اس کا پورا ثواب ملتا ہے ﴾

501 : ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تھے اور ہم میں بعض ایسے تھے جن کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ بازار جاتا اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتا (مزدوری کرتا) اور ایک مد لے کر آتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا کر (بطور صدقہ) پیش کر دیتا تھا۔'' (عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

502 : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن، مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر فرمایا: وہ امانت دار خزانچی جو خوش دلی سے وہ چیز (بطور صدقہ) دے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔'' (عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یعنی خزانچی کو بھی صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے اس لئے اسے تنگ دلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے ﴾

503 : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''3 شخص ایسے ہیں کہ جن سے قیامت کے دن اللہ عزوجل نہ بات کرے گا، نہ ان کی طرف (نظر رحمت) سے دیکھے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا (بلکہ) انہیں دردناک عذاب ہو گا: (1) کچھ دے کر احسان جتانے والا (2) اپنے تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (3) اپنے سامان کو جھوٹی قسمیں کھا کر بیچنے والا۔''

(عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

504 : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی (ضرورت مند) شخص جب اپنے مالک کے پاس مالک کی ضرورت سے زائد چیز مانگنے آئے اور وہ مالک اسے وہ چیز نہ دے تو قیامت کے دن اس مالک پر ایک گنجا (زہریلا) سانپ مسلط کیا جائے گا، جو اس کے زائد مال کو جو اس نے دینے سے انکار کر دیا تھا چاٹتا پھرے گا۔'' (عن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت ؛ اگر کسی ملازم کو کسی چیز کی ضرورت ہو اور وہ چیز مالک کے پاس اضافی ہو تو ملازم کے مانگنے پر مالک کو چاہئے کہ وہ چیز اسے دے دے ﴾

505 : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ عورت اور مسکین پر خرچ کرنے کے لئے محنت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : بیوہ عورتوں اور مساکین پر خرچ کرنے والے کو جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے ﴾

506 : ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام مرد اور عورت پر ایک صاع (اڑھائی کلو) کھجور یا ایک صاع (اڑھائی کلو) جَو مقرر کی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

507 : ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے درمیان موجود تھے تو ہم گندم، جَو، کھجور، کشمش یا پنیر سے ایک صاع صدقہ فطر نکالتے تھے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

508 : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر نماز (عید) کے لئے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

509 : ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ عزّوجل نے ان پر ہر دن اور رات میں 5 (وقت کی) نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ عزّوجل نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں میں تقسیم کر دی

جائے گی، اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو ان کے اچھے وعمدہ مال لینے اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

510 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ دیتا ہے (اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے چاہے وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو پھر وہ (صدقہ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی یا اونٹنی کے چھوٹے بچے کو پالتا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

511 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے نکل جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کے پاس 2 درہم ہیں، اس نے ان دونوں میں سے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ دوسرا وہ آدمی ہے جس کے پاس بہت زیادہ مال ہے، اس نے اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم نکالے اور وہ صدقہ میں دیئے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: 2 درہم دینے والے نے اپنا آدھا مال بطور صدقہ دیا جبکہ زیادہ مال والے نے مال کا کچھ حصہ صدقہ دیا اس لئے ثواب 2 درہم والے کو زیادہ ملے گا ﴾

512 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے کچھ دے دیا پھر مانگا پھر آپ ﷺ نے دیا پھر مانگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے، جو شخص اسے مالدار نفس کے ساتھ لے گا تو اس میں برکت ڈال دی جائے گی اور جو شخص اسے لالچی نفس کے ساتھ لے گا تو اسے اس میں برکت نہیں ملے گی، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو زیادہ کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا (یعنی مانگنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا) اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔'' (عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ)

513 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے، پہلے انہیں دو جن کی

کفالت کی ذمہ داری تم پر ہے یعنی پہلے اپنی ماں کو پھر اپنے باپ کو پھر اپنی بہن کو پھر اپنے بھائی کو پھر اپنے قریبی کو پھر اس کے بعد کے قریبی (رشتہ دار) کو۔'' (عن طارق محاربی رضی اللہ عنہ)

514 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بہتر صدقہ وہ ہے جو صدقہ دینے کے بعد بھی مالداری برقرار رہے اور وہ صدقہ دل کی خوشی کے ساتھ ہو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے صدقہ انہیں دو جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

515 : ''رسول اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے پاس 1 دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی ذات پر صدقہ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس 1 اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی پر صدقہ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس 1 اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس 1 اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے خادم پر صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: میرے پاس 1 اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم بہتر سمجھتے ہو (یعنی جسے مستحق سمجھو اسے صدقہ دو)۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

516 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے مال سے صدقہ دے تو اسے ثواب ملے گا اور اس کے شوہر اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان میں سے کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ شوہر کو اس کے کمانے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور بیوی (یا خزانچی) کو اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب ملے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

517 : ''فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو عطیہ (تحفہ) دے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

518 : ''رسول اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئیں اور عرض کیا: ہم میں کون آپ ﷺ سے پہلے ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن لکڑی کا ٹکڑا لے کر ایک دوسرے کا ہاتھ ناپنے

لگیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ ﷺ سے ملیں، وہی سب سے لمبے ہاتھ والی تھیں، یہ ان کے بہت زیادہ صدقہ وخیرات کرنے کی وجہ سے تھا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

519: ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت صدقہ دینا افضل ہے جب تم تندرست ہو، تمہیں دولت کی حرص بھی ہو، تم عیش و راحت کی آرزو بھی رکھتے اور محتاجی سے بھی ڈرتے ہو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

520: میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: میرے پاس کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے جو زبیر (میرے شوہر) مجھے (کھانے یا خرچ کرنے کے لئے) دیتے ہیں، میں اس سے کچھ (فقراء و مساکین کو) دے دوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جو کچھ دے سکو دو اور روک کر نہیں رکھو (اگر تم نے روک کر رکھا تو) اللہ عزوجل بھی تم سے روک لے گا۔'' (عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا)

521: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(جہنم کی) آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ، اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر۔'' (عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ)

522: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے) کھاؤ، صدقہ کرو اور پہنو لیکن اسراف (فضول خرچی) اور غرور (گھمنڈ وتکبر) سے بچو۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

523: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور آہستہ آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔'' (عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

524: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''3 اشخاص ایسے ہیں کہ جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھیں گے: ① ماں باپ کا نافرمان ② وہ عورت جو مَردوں سے مشابہت اختیار کرے ③ دیوث (اپنی عورتوں کے پاس غیر مَردوں کی آمد و رفت کو برا نہ محسوس کرنے والا)۔ 3 اشخاص ایسے ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے: ① ماں باپ کا نافرمان

② مسلسل شراب پینے والا ③ کچھ دے کر احسان جتلانے والا۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

525: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو، جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اسے دو، جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر امان چاہے اسے امان دو، جو شخص تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو اسے اس کا پورا بدلہ دو اور اگر تم بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لئے دعا کرو یہاں تک کہ تمہیں یقین ہوجائے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: اگر آپ کے ساتھ کوئی نیکی کرے تو اس کا احسان سمجھو اور اس کا اسے
اچھا بدلہ دو اگر دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے خوب دعائیں مانگو﴾

526: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جسے 1 لقمہ یا 2 لقمے یا 1 کھجور یا 2 کھجور در در پھرائیں۔ لوگوں نے پوچھا: پھر مسکین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ ہے جو مالدار نہ ہو اور (اس کا حلیہ ایسا ہو کہ) لوگ اس کی محتاجی و حاجت مندی کو جان بھی نہ سکیں کہ اسے صدقہ دیں۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

527: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''3 طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ عزوجل قیامت کے دن بات نہیں کرے گا: ① بوڑھا ہونے کے باجود زنا کرنے والا ② غرور کرنے والا فقیر ③ جھوٹا امام (حکمران)۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

528: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورتوں اور مساکین پر خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

529: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: 3 شخصوں کے علاوہ کسی اور کے لئے سوال کرنا درست نہیں ہے: ایک وہ شخص جس کا مال کسی آفت کا شکار ہوگیا ہو تو وہ مانگ سکتا ہے یہاں تک کہ وہ گزارے کا کوئی ایسا ذریعہ حاصل کرلے جس سے اس کی ضرورتیں پوری ہوسکیں، پھر رک جائے، دوسرا وہ شخص جو کسی کا قرض اپنے ذمہ لے لے تو وہ قرض لوٹانے تک مانگ سکتا ہے،

پھر جب قرض ادا ہو جائے تو مانگنے سے رک جائے اور تیسرا وہ شخص جس کی قوم کے تین عقلمند افراد اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر اس کی محتاجی و تنگ دستی کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کے لئے مانگنا جائز ہے تو وہ مانگ سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ گزارے کا کوئی ایسا ذریعہ نہ حاصل کر لے جس سے اس کی ضرورتیں پوری ہو سکیں، ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے۔''

(عن قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ)

530 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ کا ثواب ہے جبکہ رشتہ دار مسکین کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) بھی۔''

(عن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ)

531 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے پھر اسے بیچے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی سے مانگے وہ اسے دے یا نہ دے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

532 : ''رسول اکرم ﷺ نے دودھ پی کر پانی منگوایا اور کلی کی پھر فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

533 : ''ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے اسے دیا۔ جب (وہ لوٹ کر چلا اور) اس نے اپنا پیر دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم جان لو کہ بھیک مانگنے میں کیا (برائی) ہے تو تم میں سے کوئی بھی کسی کے پاس کچھ بھی مانگنے نہ جائے۔'' (عن عائض بن عمرو رضی اللہ عنہ)

534 : ''انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے انہیں دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا، آپ ﷺ نے پھر انہیں دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو ہو گا میں اسے ذخیرہ بنا کر نہیں رکھوں گا، جو سوال سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا، جو صبر کرنے کی

کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دے دے گا، (یاد رکھو) صبر سے بہتر اور بڑی چیز کسی کو نہیں دی گئی ہے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

535 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

536 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں سے مانگے جبکہ اس کے پاس وہ چیز (مال) ہو جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو تو وہ قیامت کے دن اپنا چہرہ زخمی لے کر آئے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کتنا مال ہو تو اسے غنی (مالدار) سمجھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (جس کے پاس) 50 درہم یا اس کی قیمت کے برابر سونا ہو۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

537 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی مالدار، طاقتور اور صحیح سالم شخص کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

538 : ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ جب مجھے کوئی عطیہ دیتے تو میں کہتا: آپ ﷺ اس شخص کو دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ ایک بار آپ ﷺ نے مجھے کچھ مال دیا تو میں نے عرض کیا: یہ اس شخص کو دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لے کر اس کے مالک بن جاؤ اور پھر اسے صدقہ کر دو اور جو مال تمہیں بغیر مانگے ملے تمہیں اس کی لالچ نہ ہو تو اسے قبول کر لو اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ یعنی لوگوں سے مانگو نہیں۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

539 : ''جب رسول اکرم ﷺ کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز لائی جاتی تو آپ ﷺ پوچھتے: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا یہ ہدیہ ہے تو آپ ﷺ (کھانے کے لئے) اپنا ہاتھ بڑھاتے تھے۔'' (عن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: محمد ﷺ اور آپ کی آل پر صدقہ حلال نہیں البتہ ہدیہ حلال ہے ﴾

540 : ''میں نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے دیا پھر دیکھا کہ وہ گھوڑا بیچا جا رہا ہے۔ میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے صدقے میں آڑے نہ آؤ۔'' (عن عمر ؓ)

﴿ وضاحت : کوئی چیز صدقہ یا عطیہ دینے کے بعد واپس لینا جائز نہیں ہے یہ ایسے ہے جیسے کتا قے کر کے چاٹ لے ﴾

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ... حج کے احکام ومناسک

541 : ''رسول اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہر سال؟ آپ ﷺ خاموش رہے، یہاں تک اس نے 3 مرتبہ یہی جملہ دہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو وہ واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر پاتے، تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دیا کرو جب تک کہ میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑے رکھوں (یعنی بلا ضرورت مجھ سے سوال نہ کیا کرو)۔ تم سے پہلے لوگ بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء (علیہم السلام) سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے روکوں تو اس سے رک جاؤ۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

542 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں، نہ وہ حج کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی عمرہ اور سفر کرنے کی؟ (میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج وعمرہ کر لو۔'' (عن ابی رزین ؓ)

﴿ وضاحت : حج وعمرہ بدل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنا حج یا عمرہ کر چکا ہو ﴾

543 : ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس نے پوچھا: پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے

فرمایا: حج مبرور (مقبول)۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴿ وضاحت : حج مبرور وہ حج ہے جس میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد انسان عبادت گزار بن جائے جبکہ اس سے پہلے وہ غافل تھا ﴾

544 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے وفد 3 ہیں : ① غازی ② حاجی ③ عمرہ کرنے والے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

545 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھوں، بچوں، کمزوروں اور عورتوں کا جہاد حج وعمرہ ہے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

546 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس گھر (بیت اللہ) کا حج کیا، اسی دوران نہ بیہودہ بات کی اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو وہ اس طرح (گناہوں سے پاک وصاف ہو کر) لوٹتا ہے جس طرح وہ اس وقت تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا (پیدا کیا) تھا۔''

(عن ابی ہریرہ ؓ)

547 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا ہم (عورتیں) بھی آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں اس لئے کہ میں قرآن میں جہاد سے زیادہ افضل کوئی عمل نہیں دیکھتی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، (تمہارے لئے) سب سے بہتر اور کامیاب جہاد بیت اللہ کا حج مبرور (مقبول) ہے۔'' (عن عائشہ ؓ)

548 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

549 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''پے در پے حج وعمرہ کرو کیونکہ یہ دونوں فقر وفاقہ اور گناہوں کو اسی طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔''

(عن عبداللہ بن عباس ؓ)

550 : ''ایک عورت نے حج کی نذر مانی مگر وہ (حج کئے بغیر) فوت ہو گئی۔ اس کا بھائی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری بہن پر

قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں ادا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو وہ تو ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

551 : ''ایک عورت نے اپنے بچے کو رسول اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں (اس کا بھی حج ہے) اور تمہیں اس کا اجر ملے گا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: چھوٹے بچے کو حج کرانا جائز ہے اس کا اجر ماں باپ کو ملے گا لیکن کوئی بچہ بالغ ہونے کے بعد صاحب استطاعت ہو جائے تو اس کے لئے دوبارہ فریضہ حج کی ادائیگی ضروری ہوگی ﴾

552 : ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ہمیں کہاں سے (حج وعمرہ کے لئے) تلبیہ پکارنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے تلبیہ پکاریں، اہل شام حجفہ سے اور اہل نجد قرن سے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

553 : ''رسول اکرم ﷺ نے ذوالحلیفہ مقام پر رات گزاری اور اس کی مسجد میں نماز پڑھی۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

554 : ''میں نے محمد بن ابی بکر صدیق کو بیداء مقام پر جنم دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ غسل کر لیں پھر لبیک پکاریں۔'' (عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: نفاس یا حیض والی عورت بھی حج وعمرہ کر سکتی ہے مگر بیت اللہ کا طواف پاک ہونے کے بعد کرے ﴾

555 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (احرام کی حالت میں) پائجامہ وہ شخص پہن سکتا ہے جس کے پاس چادر نہ ہو اور موزے وہ شخص پہن سکتا ہے جس کے پاس جوتے نہ ہوں۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

556 : ''ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم احرام کی حالت میں کون سے کپڑے پہن سکتے (اور کون سے نہیں پہن سکتے) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

نہ قمیص پہنو، نہ پائجامے، نہ پگڑی، نہ ٹوپیاں سوائے اس کے کہ کسی کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ ایسے موزے پہن سکتا ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا ہو۔ محرم عورت نہ نقاب پہنے اور نہ ہی دستانے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

557 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: احرام باندھنے سے پہلے ٹوٹنے سے بچانے کے لئے بالوں کو کسی چیز سے چپکا سکتے ہیں ﴾

558 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگا سکتے ہیں ﴾

559 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے بالوں کی جڑوں میں خوشبو کی چمک دیکھتی تھی اس حال میں کہ آپ ﷺ محرم ہوتے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: احرام باندھنے والا اگر احرام باندھنے سے پہلے بالوں یا مانگ میں خوشبو لگا لے تو جائز ہے ﴾

560 : ''رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی (حالت احرام میں) زعفران لگائے۔''

(عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: احرام کی حالت میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے ﴾

561 : ''ایک شخص احرام کی حالت میں اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر 2 کپڑوں میں کفن دو، اس کا سر اور چہرہ کھلا رکھو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

562 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہا: اے محمد (ﷺ) اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیجئے کہ وہ تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) پڑھتے وقت اپنی آواز بلند کریں۔'' (عن سائب رضی اللہ عنہ)

563 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ لے جاتے دیکھا جو بہت زیادہ تھک چکا تھا۔ آپ ﷺ نے (اس شخص سے) فرمایا: اس (اونٹ) پر سوار ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا: یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ اگرچہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔''

(عن انس ؓ)

﴿ وضاحت : بوقت ضرورت قربانی کے جانور پر سواری کرنا جائز ہے ﴾

564 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (حج کے سفر پر) چلے۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جن کے ساتھ قربانی ہے وہ احرام پر قائم رہیں اور جن کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ (عمرہ کرنے کے بعد) احرام کھول دیں۔'' (عن عائشہ ؓا)

565 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک نیل گائے کا گوشت ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے وہ مجھے واپس کر دیا پھر جب آپ ﷺ نے میرے چہرے کی کیفیت دیکھی تو فرمایا: ہم نے صرف اس وجہ سے تمہیں واپس کیا ہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔'' (عن صعب بن جثامہ ؓ)

﴿ وضاحت : احرام کی حالت میں شکار کرنا یا جو شکار اس کے لئے کیا گیا ہو، اسے کھانا جائز نہیں ﴾

566 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''5 جانور ایسے ہیں کہ جنہیں احرام کی حالت میں مارنے میں کوئی گناہ نہیں ہے: ① کوّا ② چیل ③ بچھو ④ چوہیا ⑤ پاگل کتا۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

567 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''احرام باندھا ہوا شخص نہ اپنا نکاح کرے، نہ شادی کا پیغام بھیجے اور نہ ہی کسی دوسرے کا نکاح کرائے۔'' (عن عثمان بن عفان ؓ)

568 : ''رسول اکرم ﷺ نے پچھنا (حجامہ) لگوایا جبکہ آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

569 : ''میں احرام باندھے ہوئے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، مجھے سر کی جوئیں بہت پریشان کرنے لگیں۔ رسول اکرم ﷺ نے مجھے سر منڈوانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: (اس کے کفارہ کے طور پر) 3 دن کے روزے رکھو یا 6 مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح

کرو۔ ان تینوں میں سے جو بھی کر لو گے تمہاری طرف سے کافی ہو جائے گا۔''

(عن کعب بن عجرہ ؓ)

570 : ''فتح مکہ کے دن رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ شہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے حرمت والا قرار دیا ہے جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کے سبب قیامت تک حرمت والا رہے گا، نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں، نہ اس کے شکار بھگائے جائیں، نہ وہاں کی کوئی گری پڑی چیز اٹھائی جائے، سوائے اس شخص کے جو اس کی پہچان کرائے اور نہ وہاں کی جھاڑیاں کاٹی جائیں گی سوائے اذخر (خوشبودار گھاس) کے۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

571 : ''رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: یہ شہر (مکہ) حرمت والا ہے اور اسے اللہ عزوجل نے حرمت والا قرار دیا ہے، اس میں لڑائی مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے جائز نہیں تھی، صرف میرے لئے بھی ذرا سی دیر کے لئے جائز کی گئی، لہٰذا یہ اللہ عزوجل کے حرام قرار دینے کی وجہ سے حرام (عزّت والا) ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

572 : ''رسول اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے جب، آپ ﷺ نکلنے لگے تو میں جلدی سے آیا اور رسول اکرم ﷺ کو نکلتے ہوئے دیکھا۔ میں نے بلال ؓ سے پوچھا: کیا رسول اکرم ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، 2 رکعتیں، دونوں ستونوں کے درمیان پڑھی ہیں۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓ)

573 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حطیم میں چلی جاؤ، وہ بھی بیت اللہ کا حصّہ ہے۔'' (عن عائشہ ؓا)

574 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خانہ کعبہ کے اندر گیا۔ آپ ﷺ نے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تکبیر و تہلیل کی پھر آپ ﷺ بیت اللہ کے اس حصہ کی طرف جھکے جو آپ ﷺ کے سامنے تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا سینہ، رخسار اور اپنے دونوں ہاتھ رکھے پھر

تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) وتہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی اور دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے اسی طرح خانہ کعبہ کے سبھی ستونوں پر کیا پھر باہر نکل کر دروازے کے پاس آئے اور قبلہ رخ ہو کر فرمایا: یہی قبلہ ہے، یہی قبلہ ہے۔'' (عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: یعنی نماز اسی طرف منہ کر کے پڑھی جائے﴾

575: ''ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن (کیا بات ہے) میں آپ کو صرف انہیں دونوں رکنوں کا (یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا) استلام کرتے دیکھتا ہوں؟ میں نے کہا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ان کے چھونے سے گناہ جھڑتے ہیں، جس نے 7 مرتبہ طواف کیا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (عن عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ)

576: ''رسول اکرم ﷺ طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جس کی ناک میں نکیل ڈال کر ایک آدمی اسے کھینچے جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جائے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت: اس نے یہ نذر مانی تھی آپ ﷺ نے نکیل کاٹ کر عام انداز میں طواف کرنے اور نذر کے طور پر ہاتھ پکڑ کر طواف کرنے کی تعلیم دی﴾

577: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''طواف کے دوران کم سے کم باتیں کرو کیونکہ تم نماز میں ہو۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

578: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف، تم اس گھر کے طواف کرنے سے اور اس میں نماز پڑھنے سے (رات اور دن کے کسی بھی حصہ میں) کسی کو نہ روکو۔''

(عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: بیت اللہ میں کسی بھی وقت طواف کرنے اور نماز پڑھنے کی اجازت ہے وہاں طلوع، غروب اور زوال میں بھی منع نہیں ہے﴾

579: ''رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر کعبہ کے گرد طواف کیا،

آپ ﷺ اپنی خمدار چھڑی سے حجر اسود کا استلام (چھونا) کر رہے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

580: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود جنت کا پتھر ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

581: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کا بوسہ لے کر اس سے چمٹے اور کہا: میں نے ابوالقاسم (محمد ﷺ) کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (عن سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ)

582: ''رسول اکرم ﷺ مکہ آتے ہی جب حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے 3 چکر رمل کرتے (چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اکڑ کر تیز چلتے) اور 4 چکر عام چال سے چلتے پھر 2 رکعت نماز پڑھتے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت: طواف کعبہ کے پہلے 3 چکروں میں آپ ﷺ نے اس لئے رمل کیا کہ مشرکین مکہ مسلمانوں کے بارے میں یہ خیال کئے ہوئے تھے کہ مدینہ کے بخار نے انہیں کمزور کر دیا ہے انکی غلط فہمی دور کرنے کے لئے آپ ﷺ نے رمل کیا تھا۔ اب اگرچہ یہ اندیشہ نہیں لیکن رمل کرنا ضروری ہے﴾

583: ''رسول اکرم ﷺ طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

584: ''رسول اکرم ﷺ اپنی سواری پر خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، جب آپ ﷺ حجر اسود کے سامنے پہنچے تو آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

585: ''رسول اکرم ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

586: ''رسول اکرم ﷺ صفا پر چڑھے، جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا تو تکبیر کہی۔''

(عن جابر رضی اللہ عنہ)

587: ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفہ کی طرف چلے۔ ہم میں سے بعض لوگ تلبیہ پکار رہے تھے اور بعض تکبیر کہہ رہے تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

588: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق (11-12-13 ذی الحجہ کے دن) ہم اہل اسلام کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔'' (عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : عرفہ کے دن روزہ کی ممانعت حج کرنے والے شخص کے لئے خاص ہے جو اس دن میدان عرفات میں ہو ﴾

589 : ''میں نے عرفہ کے دن رسول اکرم ﷺ کو نماز سے پہلے ایک سرخ اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔'' (عن نبیط رضی اللہ عنہ)

590 : ''رسول اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ سے فجر ہونے سے پہلے ہی منیٰ جانے کی اجازت دی کیونکہ وہ ایک بھاری بدن والی عورت تھیں۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

591 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو کبھی بھی کوئی نماز بغیر وقت کے پڑھتے نہیں دیکھا سوائے مغرب وعشا کے جو آپ ﷺ نے مزدلفہ میں پڑھیں اور اسی دن کی فجر کی نماز بھی مقررہ وقت سے پہلے پڑھی۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

592 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے خاندان کے کمزور لوگوں کے ساتھ (رات ہی میں) بھیج دیا تو ہم نے نماز فجر منیٰ میں پڑھی اور جمرہ کی رمی کی (بڑے شیطان کو پتھر مارے)۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

593 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا، آپ ﷺ برابر تلبیہ پکارتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ کی رمی کی۔'' (عن فضل بن عباس رضی اللہ عنہما)

594 : ''رسول اکرم ﷺ عقبہ (10 ذی الحج) کی صبح سواری پر تھے اور مجھ سے فرمایا: میرے لئے کنکریاں چن دو۔ میں نے آپ ﷺ کے لئے کنکریاں چنیں جو چھوٹی چھوٹی اور چٹکی میں آسکتی تھیں۔ جب میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں انہیں رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی ہی ہونی چاہئیں۔تم اپنے آپ کو دین میں غلو (زیادتی) کرنے سے بچاؤ کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے دین میں غلو ہی نے ہلاک کر دیا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

595 : ''رسول اکرم ﷺ نے بنی عبدالمطلب کے گھرانے کے بچوں کو سواریوں پر سوار کر کے بھیجا۔ آپ ﷺ ہماری رانوں کو تھپکی دیتے ہوئے فرما رہے تھے: اے میرے ننھے بیٹو، جب

تک سورج نکل نہ آئے جمرہ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : 10 ذی الحجہ سورج طلوع ہونے کے بعد کنکریاں مارنا مسنون عمل ہے ﴾

596 : ''منیٰ کے ایام میں رسول اکرم ﷺ سے (حج کے مسائل) پوچھے جاتے تو آپ ﷺ فرماتے: کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی سر منڈا لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے کہا: شام ہو جانے کے بعد میں نے کنکریاں ماریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : 10 ذوالحجہ کو پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا پھر قربانی کرنا پھر احرام کھولنا اس کے بعد طواف زیارت کرنا مسنون ہے مگر ان میں کوئی عمل پہلے یا بعد میں ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ﴾

597 : ''میں رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی۔ آپ ﷺ نے اسے 7 کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ آپ ﷺ اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔'' (عن فضل بن عباس رضی اللہ عنہما)

598 : ''ایک عورت نے رسول اکرم ﷺ سے اپنے والد کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گئے تھے اور اس نے حج نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

599 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) حج کی نیت سے نکلے یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جن کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا حکم دیا کہ وہ طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیں۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حج کی اس صورت کو حج تمتع کہا جاتا ہے ﴾

600 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے تلبیہ پکاریں۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : چونکہ پاکستانی بھی یمن کے راستے سے مکہ جاتے ہیں ان کی میقات یعنی تلبیہ پڑھنا شروع کرنے کی جگہ یلملم ہے ﴾

601 : ''رسول اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز بیداء مقام پر پڑھی، پھر سوار ہوئے اور بیداء پہاڑ پر چڑھے اور ظہر کی نماز پڑھ کر حج وعمرے کا احرام باندھا۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

602 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے ابھی تک اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے بالوں کو چپکا لیا ہے (تاکہ بال ٹوٹیں نہیں) اور قربانی کے جانور کو ہار پہنا لیا ہے (تاکہ پتہ چلے کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اس لئے میں احرام نہیں کھولوں گا جب تک کہ حج سے فارغ نہ ہو جاؤں۔'' (عن حفصہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : حج کی تین قسمیں ہیں: افراد، قران اور تمتع، حج افراد: یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اور حج مکمل ہونے کے بعد ہی اسے کھولے۔اس میں قربانی لازم نہیں ہے۔ حج قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کر کے احرام باندھے اور دونوں کو مکمل کر کے احرام کھولے۔ اس میں قربانی ضروری ہے۔ حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے صرف عمرے کی نیت کر کے احرام باندھے اور مکہ جا کر عمرہ کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دے پھر 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے نئے سرے سے حج کا احرام باندھے اور حج مکمل کرے۔اس میں بھی قربانی لازم ہے۔ آپ ﷺ نے حج قرآن یعنی حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا اور قربانی کا جانور بھی مدینہ سے ساتھ لائے تھے اس لئے آپ ﷺ نے عمرہ کرنے کے بعد احرام نہیں کھولا بلکہ حج مکمل کرنے کے بعد احرام کھولا۔ جو صحابہ قربانی کے جانور ساتھ نہیں لائے تھے آپ ﷺ نے انہیں حج تمتع کی اجازت دی تھی ﴾

603 : ''ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ اس وقت جعرانہ مقام پر تھے، وہ جبہ پہنے ہوئے تھا اور اپنی داڑھی اور سر کو (زعفران سے) پیلا کئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں نے عمرے کا احرام باندھ رکھا ہے اور میں جس حالت میں ہوں آپ ﷺ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبہ اُتار دو اور اپنے جسم سے زردی دھو ڈالو اور جو حج میں کرتے ہو وہی اپنے عمرہ میں بھی کرو۔'' (عن یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ)

604 : ''رسول اکرم ﷺ تلبیہ یوں پڑھتے تھے :

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

(ترجمہ) ''حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تعریف اور نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں اور آپ ہی کی بادشاہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

605 : ''حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا نے حج کا ارادہ کیا تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ شرط کر لیں تو انہوں نے آپ ﷺ کے حکم سے ایسا ہی کیا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : شرط سے مراد یہ کہ اگر کسی کو خدشہ ہو کہ وہ بیماری یا کسی وجہ سے حج یا عمرہ نہیں کر پائے گا تو وہ نیت کرتے وقت یہ الفاظ کہے کہ اے اللہ، جہاں آپ نے مجھے روک دیا میں وہیں احرام کھول دوں گا ایسے الفاظ کہنے سے اگر حج یا عمرہ نہ کر سکے تو احرام کھولنے پر کفارہ نہیں دینا پڑتا ﴾

606 : ''ہم طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے، انہیں (شکار کی ہوئی) ایک چڑیا ہدیہ کی گئی اس وقت وہ سوئے ہوئے تھے، ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے احتیاط برتی جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور کہا کہ ہم نے اسے آپ ﷺ کے ساتھ بھی کھایا تھا۔'' (عن عبدالرحمن تیمی رحمہ اللہ)

﴿ وضاحت : اگر احرام والے کو دوسرا شخص ایسا شکار بطور ہدیہ دے جو بطور خاص احرام والے کے لئے نہ کیا ہو تو احرام والا وہ گوشت کھا سکتا ہے ﴾

607 : ''ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، اس وقت ان کے ہاتھ میں لوہا لگی ہوئی لاٹھی تھی، اس عورت نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ چھپکلیوں (کے مارنے) کے لئے ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو اس جانور کے سوا سبھی جانور بجھاتے تھے اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ہمیں اسے

مارنے کا حکم دیا ہے۔'' (عن سعید بن مسیب رحمہ اللہ)

608 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لنگڑا ہو جائے یا جس کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے تو اپنا احرام کھول دے اور اس پر دوسرا حج کرنا لازم ہوگا۔'' (عن حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ)

609 : ''رسول اکرم ﷺ مکہ میں (فتح مکہ کے دن) سفید جھنڈا لئے ہوئے مکہ داخل ہوئے تھے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

610 : ''رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ کے سر پر کالی پگڑی تھی اور آپ ﷺ بغیر احرام کے تھے۔'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما)

وضاحت : مکہ میں داخل ہونے کے لئے احرام کی حالت میں ہونا ضروری نہیں بلکہ بغیر احرام کے بھی داخل ہو سکتے ہیں احرام باندھ کر تو صرف عمرہ یا حج کرنے والے داخل ہوتے ہیں

611 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس حرم (مکہ) کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا تو جب وہ سرزمین بیداء میں ہوگا تو ان کے شروع سے لے کر آخر تک سبھی لوگ دھنسا دیئے جائیں گے۔ میں نے کہا: اگر ان میں مسلمان بھی ہوں تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے قبریں ہوں گی (اور اعمال صالحہ کی بنا پر اہل ایمان کو ان قبروں میں عذاب نہیں ہوگا)۔''

(عن حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما)

612 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو، میں نے طواف کیا اس وقت آپ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ سورۃ الطور (52) کی تلاوت کر رہے تھے۔''

(عن أم سلمہ رضی اللہ عنہا)

613 : ''ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو عمرہ کی نیت کر کے آیا، اس نے بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی۔ کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ آئے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کے 7 چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی اور

صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور تمہارے لئے آپ ﷺ کا طریقہ بہترین نمونہ ہے۔''

(عن عمرو رضی اللہ عنہ)

614 : ''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ﷺ نے یوم ترویہ (8 ذی الحجہ) کے دن ظہر کہاں پڑھی تھی؟ تو انہوں نے کہا: منیٰ میں۔ پھر میں نے پوچھا: واپسی کے دن عصر کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: ابطح مقام میں۔'' (عن عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ)

615 : ''ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المآئدہ5 :آیت 3) ہمارے ہاں اتری ہوتی تو ہم اس دن کو عید (تہوار) کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کس دن اُتری ہے، جس رات یہ آیت نازل ہوئی وہ جمعہ کی رات تھی اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ عرفات (کے میدان) میں تھے۔''

(عن طارق بن شہاب رحمہ اللہ)

616 : ''میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں رسول اکرم ﷺ نے مزدلفہ کی رات اپنے گھر والوں کے کمزور لوگوں کے ساتھ پہلے ہی (منیٰ) بھیج دیا تھا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت : مزدلفہ کی رات مزدلفہ مقام پر گزارنا اور فجر کی نماز وہیں ادا کر کے منی کی طرف روانہ ہونا حج کا حصہ ہے مگر جو معذور افراد ہوں انہیں رات کے وقت ہی مزدلفہ سے منیٰ آنے کی اجازت ہے

کِتَابُ الْجِهَادِ... جہاد کے احکام، مسائل و فضائل

617 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو گیا اور اس نے جہاد نہیں کیا، نہ ہی جہاد کے بارے میں اپنے دل میں سوچا یا ارادہ کیا تو وہ ایک طرح سے نفاق پر مرا۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : دل میں سوچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں مجاہد بننے کی تمنا کرے اور ارادہ کا مطلب یہ ہے کہ جہاد سے متعلق ساز و سامان کے حصول کی کوشش اور اس کے لئے

تیاری کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافقین کے مشابہہ ہو گیا ﴾

618 : ''ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس جہاد میں شرکت کی اجازت لینے کے لئے آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں کی خدمت کرو۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : والدین کی خدمت کر کے ان کی رضا مندی اور خوشنودی حاصل کرنے سے جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے ﴾

619 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا: لوگوں میں افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: افضل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کرے۔''

(عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

620 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے جہاد کروں جب تک کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے نہ لگ جائیں۔ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا، اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو ہم (مسلمانوں) سے محفوظ کر لیا (اب اس کی جان و مال کو مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہیں) سوائے اس کے کہ وہ خود ہی (اپنی غلط روی سے) اس کا حق فراہم کر دے اور اس کا (آخری) حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

621 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مسلمانوں کو (میرے ساتھ مل کر جہاد کرنے سے) پیچھے رہنا ناپسند نہ ہوتا اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جس پر انہیں سوار کر کے لے جاؤں تو میں کسی فوجی دستے سے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے پیچھے نہ رہتا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے پسند ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : آپ ﷺ جن جنگوں میں شریک نہیں ہوئے وہ صرف اس لئے کہ جو مسلمان بوجہ مجبوری جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے ان کے لئے پیچھے رہنے کا جواز پیدا ہو جائے ﴾

622 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ ﷺ نے (ان سے) پوچھا: کیا تمہاری والدہ موجود ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو، اس لئے کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔''

(عن معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ)

623 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''3 طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ① اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا ② ایسا نکاح کرنے والا جو نکاح کے ذریعہ پاکدامنی کی زندگی گزارنا چاہتا ہو ③ وہ مکاتب غلام جو مکاتبت کی رقم ادا کر کے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا ہو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: مکاتب غلام سے مراد وہ غلام ہے جس نے اپنے آزاد ہونے کے لئے اپنے مالکوں سے معاہدہ کر لیا ہو کہ میں اتنی رقم تمہیں ادا کر دوں تو تم مجھے آزاد کر دینا پھر وہ رقم دینے میں سنجیدہ ہو کر کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے ﴾

624 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے وفد (مہمان) 3 طرح کے لوگ ہیں : ① مجاہد ② حاجی ③ عمرہ کرنے والے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

625 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس نے کہا: پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا، اس نے کہا: پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا حج جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قبول ہو جائے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

626 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایمان لایا، میری اطاعت کی اور ہجرت کی تو میں اس کے لئے جنت کے ایک طرف اور جنت کے بیچ میں ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں اور

جوشخص مجھ پر دل سے ایمان لائے، میری اطاعت کرے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے تو میں جنت کے گرد ونواح میں ایک گھر اور جنت کے درمیان میں اور جنت کے بلند بالا خانوں (منزلوں) میں بھی ایک گھر کا ذمہ لیتا ہوں۔'' (عن فضالہ بن عبید ؓ)

627 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور کسی اور چیز کی نہیں، صرف ایک (اونٹ کی ٹانگیں باندھنے کی رسی حاصل کرنے کی نیت رکھی تو اس کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔'' (عن عبادہ بن صامت ؓ)

﴿ وضاحت : اگر جہاد کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت نہ ہو بلکہ مال غنیمت کے حصول کی نیت ہو تو جہاد کا ثواب نہیں ملتا ﴾

628 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو (مسلمان) شخص اونٹنی دوہنے کے وقت مٹھی بند کرنے اور کھولنے کے درمیان کے وقفہ کے برابر بھی (یعنی ذرا سی دیر کے لئے) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جوشخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی شہادت کی دعا مانگے پھر وہ فوت ہوجائے یا قتل کر دیا جائے تو (دونوں ہی صورتوں میں) اسے شہید کا اجر ملے گا، جوشخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہو جائے یا کسی مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخم کا رنگ (زخمی ہونے کے وقت) جیسا تھا اس سے بھی زیادہ گہرا زعفران کی طرح ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی ہوگی، جوشخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوا اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہوگی یعنی اس کا شمار شہدا میں ہوگا۔'' (عن معاذ بن جبل ؓ)

629 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اچھے اور برے آدمی کی پہچان بتاؤں؟ بہترین آدمی وہ ہے جو پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو کر یا اپنے قدموں سے چل کر کام (جہاد) کرے برا وہ فاجر شخص ہے جو کتاب اللہ (قرآن) تو پڑھتا ہے لیکن کتاب اللہ (قرآن) کی کسی چیز کا خیال نہیں کرتا۔''

(عن ابی سعید خدری ؓ)

630 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں کسی بندے کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ بخل اور ایمان یہ دونوں بھی کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴿ وضاحت : اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا کبھی جہنم میں نہیں جائے گا اسی طرح پکا مومن کبھی بخیل نہیں ہوتا ﴾

631 : ''میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا کہ (راستے میں) مجھے عبایہ بن رافع ؓ ملے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: خوش ہو جاؤ، آپ کے یہ قدم اللہ کے راستے میں اُٹھ رہے ہیں (کیونکہ) میں نے ابوعبس بن جبر انصاری ؓ کو کہتے سنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستے میں گرد آلود ہو جائیں تو وہ آگ (یعنی جہنم) پر حرام ہے۔'' (عن یزید بن ابی مریم ؓ)

632 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جاگی ہو وہ آنکھ جہنم پر حرام ہے۔'' (عن ابی ریحانہ ؓ)

﴿ وضاحت : یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والے مجاہدین کی چوکیداری کرنے والی آنکھ جہنم سے آزاد ہے ﴾

633 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کے لئے صبح یا شام کے وقت نکلنا، یہ کائنات کی ان تمام چیزوں سے افضل ہے۔'' (عن ابی ایوب انصاری ؓ)

634 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنی راہ کے اس مجاہد کا کفیل وضامن ہے جو خالص جہاد ہی کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے اور اس ایمان ویقین کے ساتھ نکلتا ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ اسے (شہید کا درجہ دے کر) جنت میں داخل فرمائے گا یا پھر اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اس کے اس ٹھکانے پر واپس لائے گا، جہاں سے نکل کر وہ جہاد میں شریک ہوا تھا۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

635 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے اور مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو وہ آخرت میں ملنے والے اجر کے 2 حصے پہلے حاصل کر لیتے

ہیں۔ آخرت میں ان کے لئے ایک تہائی (اجر) باقی رہ جاتا ہے اور اگر مال غنیمت نہیں حاصل کرتے تو ان کا پورا اجر (آخرت میں) محفوظ رہتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

636 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اس کی مثال مسلسل روزے رکھنے والے، نمازیں پڑھنے والے، اللہ سے ڈرنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والے کی طرح ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یعنی جتنے وقت تک مجاہد جہاد میں مشغول رہے اتنا ہی وقت تک نماز پڑھنے والا، اللہ سے ڈرنے والا، رکوع اور سجدہ کرنے والا جس ثواب عظیم کا مستحق ہے اسی ثواب عظیم کا مستحق وہ مجاہد بھی ہے جس نے خالص نیت سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا ﴾

637 : ''ایک دیہاتی رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ایک آدمی اس لئے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کا ذکر اور چرچا ہو دوسرا وہ جو مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے تیسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں میں اس کا مقام و مرتبہ مشہور ہو جائے۔ کس مجاہد کو اللہ تعالیٰ کے راستے کا مجاہد کہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے کا مجاہد اسے کہیں گے جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ (دین) بلند کرنے کے لئے جہاد کرے۔''

(عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

638 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) بوڑھا ہو گیا، یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے نور بن جائے گی۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک تیر بھی چلایا خواہ دشمن کو لگا یا نہ لگا تو یہ چیز اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی۔ جس نے ایک مومن غلام آزاد کیا تو یہ آزاد کرنا اس کے ہر عضو کے لئے جہنم کی آگ سے نجات دلانے کا ذریعہ بنے گا۔'' (عن عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ)

639 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوا اور اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ

اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا جس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

640 : ''جنگ احد کے دن ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ (یہ سنتے ہی) اس نے اپنے ہاتھ میں لی ہوئی کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں جا کر لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

641 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شہید کو شہادت کے وقت صرف اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتی ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

642 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے شہادت کی طلب کرے تو وہ چاہے اپنے بستر پر ہی کیوں نہ فوت ہو، اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام پر پہنچا دے گا۔''

(عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ)

643 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات پہرہ دیا اسے ایک مہینے کے روزے و نماز کا ثواب ملے گا۔ جو پہرہ دینے کی حالت میں فوت ہو گیا اسے برابر اجر ملتا رہے گا، اسے (وافر مقدار میں) رزق بھی ملے گا اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔'' (عن سلمان الخیر رضی اللہ عنہ)

644 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو اسلحہ اور دیگر جنگی سامان دیا، اس نے (گویا) خود جہاد میں شرکت کی اور جس نے مجاہد کے جہاد پر نکلنے کے بعد اس کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو وہ بھی گویا جہاد میں شریک ہوا۔'' (عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : مجاہد کے گھر والوں کی دیکھ بھال کرنے کا ثواب مجاہد کے برابر ہے
اور مجاہد کے گھر والوں کی خیانت کرنے والے کو سخت سزا ملے گی ﴾

645 : ''ایک شخص نے مہار والی ایک اونٹنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ میں دی تو

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص قیامت کے دن (اس ایک اونٹنی کے بدلہ میں) **700** مہار والی اونٹنیوں کے (ثواب) کے ساتھ آئے گا۔'' (عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ النِّکَاح ... نکاح (شادی بیاہ) کے احکام و مسائل

646 : ''رسول اکرم ﷺ نے ہم نوجوانوں سے فرمایا: اے نوجوانو، تم میں سے جو (بیوی کے نان ونفقہ کی ذمہ داری اٹھا سکتا) ہو اسے شادی کر لینی چاہئے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنا چاہئیں کیونکہ روزہ اس کے لئے شہوت کا توڑ ہے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

647 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجرد (بغیر عذر شرعی غیر شادی شدہ) رہ کر زندگی گزارنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

648 : ''میں نے نکاح کیا اور (بیوی کے ساتھ پہلی رات گزارنے کے بعد) رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: جابر، کیا تم نے نکاح کرلیا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بیوہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی کہ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

649 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں سے شادی **4** چیزوں کی بنا پر کی جاتی ہے : ① مال ② خاندان (حسب ونسب) ③ خوبصورتی ④ دین۔ تم دیندار عورت کو پانے (شادی کرنے) کی کوشش کرو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : کیونکہ دیندار عورت مالدار، حسب ونسب والی اور خوبصورت بھی ہوسکتی ہے اگر چاروں چیزیں موجود ہوں تو بہت ہی اچھی بات ہے وگرنہ دیندار عورت کا انتخاب بہت مفید ثابت ہوتا ہے ﴾

650 : ''رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: اچھی عورت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب شوہر اسے دیکھے تو خوش کر دے، جب وہ کسی کام کا اسے حکم دے تو (خوش اسلوبی سے) اسے بجا لائے، اپنی ذات اور اپنے مال کے سلسلے میں شوہر کی مخالفت نہ کرے کہ اسے برا

لگے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

651 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا ساری کی ساری فائدے والی ہے لیکن دنیا میں سب سے بہترین (قیمتی) چیز نیک وصالح بیوی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما)

652 : ''ایک شخص نے انصاری عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ اس شخص نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نکاح کا پیغام بھیجتے وقت اپنی منگیتر کو ایک نظر دیکھنے کی اجازت ہے لیکن تنہائی میں ملاقاتیں کرنا جائز نہیں ﴾

653 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر (اپنے نکاح کا) پیغام نہ بھیجے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

654 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت اپنے ولی (سرپرست) کے بجائے اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کا زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری لڑکی سے اس کی شادی کی اجازت لی جائے۔ اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

655 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(نکاح کی) شرائط میں سب سے پہلے پوری کی جانے والی شرط وہ ہے جس کے ذریعہ تم عورتوں کی شرمگاہیں اپنے لئے حلال کرتے ہو (یعنی مہر کی ادائیگی)۔'' (عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

656 : ''اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اُم سلمہ کے (میرے نکاح میں) ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے اُم سلمہ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تو بھی وہ (درہ) میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ (وہ میری بھتیجی ہے اور) اس کا باپ میرا رضاعی بھائی ہے۔'' (عن زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

﴾ وضاحت : ایک لڑکی کی ماں اگر کسی کے نکاح میں ہو تو اس کے ساتھ ہی اس کی بیٹی بھی اس شخص کے نکاح میں نہیں آسکتی اسی طرح اگر کسی نے بچپن میں ایک عورت کا دودھ پیا ہو، دوسرے نے بھی اس کا دودھ پیا ہو تو یہ رضاعی بھائی ہوتے ہیں ان کا حکم سگے بھائی جیسا ہے ﴿

657 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عورت اور اس کی پھوپھی کو (بیک وقت نکاح میں) جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے۔“ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

658 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو رشتے نسب (ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے) سے حرام ہوتے ہیں وہی رشتے رضاعت (دودھ پینے) سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔“

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

659 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”1 یا 2 مرتبہ چھاتی کا چوسنا (نکاح کو) حرام نہیں کرتا۔“

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴾ وضاحت : اگر کوئی بچہ ایک یا دو مرتبہ کسی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی رضاعت کے لئے کم از کم 5 مرتبہ دودھ پینا ضروری ہے ﴿

660 : ”میرے رضاعی چچا ابوالقعیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، میں نے انکار کر دیا۔ جب رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں اجازت دیدو کیونکہ وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔“

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

661 : ”میں نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ (اس کے بعد) ہمارے پاس ایک حبشی عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے ساری بات رسول اکرم ﷺ کو بتائی۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مجھ سے پھیر لیا۔ میں آپ ﷺ کے چہرے کی طرف سے سامنے آیا اور کہا: وہ جھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کیسے جھوٹی کہہ سکتے ہو جبکہ وہ کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، تم اس (بیوی) کو چھوڑ کر اپنے سے الگ کر دو۔“ (عن عقبہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : یہ صحابی رضی اللہ عنہ مکہ میں رہتے تھے اور یہ مسئلہ معلوم کرنے آپ ﷺ کی خدمت میں مدینہ آئے اور پھر واپس مکہ آ کر اپنی بیوی کو الگ کر دیا معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کا حکم آنے کے بعد کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے تھے ﴿

662 : ”میں اپنے چچا سے ملا، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے ان سے کہا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) سے شادی کر لی ہے۔ مجھے آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں اور اس کا مال اپنے قبضہ میں کر لوں۔“ (عن براء رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : سوتیلی ماں سے شادی کرنا منع ہے پڑھئے ترجمہ وتفسیر سورۃ النساء 4 : آیت 22 ﴿

663 : ”رسول اکرم ﷺ نے نکاح شغار (وٹہ سٹہ کے نکاح) سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ آدمی دوسرے شخص سے اپنی بیٹی (بہن یا کسی بھی عزیزہ) کی شادی اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس شخص کے ساتھ کرے اور دونوں کا کوئی مہر مقرر نہ ہو۔“

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴾ وضاحت : اس نکاح کا نقصان یہ ہے کہ اگر ایک گھر میں لڑائی جھگڑا ہو اور طلاق تک نوبت پہنچ جائے تو بسا اوقات دوسرا بھی یہ قدم اٹھاتا ہے جس سے دو گھر اُجڑ جاتے ہیں ﴿

664 : ”حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لائیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: میں اسلام لے آئی ہوں (میں غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتی)، آپ اگر اسلام قبول کر لیں تو میں آپ سے شادی کر سکتی ہوں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا، یہی اسلام ان دونوں کے درمیان مہر قرار پایا۔“ (عن انس رضی اللہ عنہ)

665 : ”رسول اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔“ (عن انس رضی اللہ عنہ)

666 : ”حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ان پر زردی کا اثر تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک

انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک نواۃ (کھجور کی گٹھلی) کے برابر سونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب ولیمہ کرو چاہے ایک بکری سے ہی کیوں نہ ہو۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

667 : ''رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن نکاح متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔'' (عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے مخصوص مدت (ایک ماہ یا ایک سال وغیرہ) کے لئے نکاح کرے شروع اسلام میں یہ جائز تھا لیکن غزوہ خیبر کے موقع پر اس سے منع کر دیا گیا۔ اب جائز نہیں ہے ﴾

668 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حلال اور حرام میں فرق یہ ہے کہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔'' (عن محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نکاح کے اعلان کا حکم اس لئے ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ فلاں کی بیوی بن چکی ہے اور کوئی شک شبہ نہ ہو ﴾

669 : ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں سے بعض نے کہا: میں نکاح (شادی بیاہ) نہیں کروں گا، بعض نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا، بعض نے کہا: میں بستر پر نہ سوؤں گا، بعض نے کہا: میں مسلسل روزے رکھوں گا، کھاؤں پیوں گا نہیں۔ یہ خبر آپ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے (لوگوں کے سامنے) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ (مجھے دیکھو) میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور کھاتا پیتا بھی ہوں، عورتوں سے شادیاں بھی کرتا ہوں۔ سن لو، جو شخص میری سنت سے اعراض کرے (میرے طریقے پر نہ چلے) سمجھ لو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(عن انس رضی اللہ عنہ)

670 : ''ایک نوجوان لڑکی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے باپ نے میری شادی اپنے بھتیجے سے کر دی ہے، حالانکہ میں اس شادی سے خوش نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کے باپ کو بلا بھیجا (اور جب وہ آ گیا) تو آپ ﷺ نے فیصلہ اس لڑکی کے اختیار میں دے دیا۔

اس لڑکی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے والد نے جو کچھ کر دیا ہے، میں نے اسے قبول کر لیا (میں اس نکاح کو رد نہیں کرتی) لیکن میں نے (یہ معاملہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کر کے) یہ جاننا چاہا ہے کہ کیا عورتوں کو بھی کچھ حق و اختیار حاصل ہے؟ (یا نہیں وہ میں نے جان لیا)۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

671 : ''عقیل بن ابی طالب نے بنو جشم (قبیلہ) کی ایک عورت سے شادی کی تو انہیں میل ملاپ سے رہنے اور صاحب اولاد ہونے کی دعا دی گئی۔ تو انہوں نے کہا: جس طرح آپ ﷺ نے (اس موقع پر) کہا ہے اسی طرح تم بھی کہو (آپ ﷺ نے فرمایا: بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ''اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں برکت دے اور تمہیں برکت والا بنا دے۔''

(عن حسن رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : شادی کے بعد دلہا و دلہن کو مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ مبارک دینا مسنون ہے ﴾

672 : ''رسول اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا: یہ زردی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے اور اسے بطور مہر کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بَارَكَ اللهُ لَكَ اللہ تعالیٰ تمہیں اس نکاح میں برکت دے'' اب ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی (ذبح کر کے) ہو۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

673 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔'' (عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : ثرید: عربوں کا سب سے اعلیٰ درجے کا کھانا ہے یہ گوشت کا ہوتا ہے، اس میں لذت اور ذائقہ بھی ہے اور قوت و غذائیت بھی۔ کھانے میں بہت آسان اور اسے چبانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ یہ خوبصورتی بڑھانے اور آواز میں حسن پیدا کرنے میں معاون ہوتا ہے ﴾

674 : ''لوگ اس دن ہدیے اور تحفے بھیجتے جس دن میری باری ہوتی تھی وہ اس طرح رسول اکرم ﷺ کی خوشی چاہتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

675 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں، میں نے

کہا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (جبرائیل علیہ السلام کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام کا جواب دیا اور کہا:) اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ تو وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ پاتے۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت: یعنی آپ ﷺ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی باتیں سن رہے ہیں حالانکہ ہم نہیں دیکھ رہے ہیں

676: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی ہوئی تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: مجھے ملنے کا موقع عنایت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ (تحفہ) دو۔ میں نے کہا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: وہ میرے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی اسے دے دو۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت: بیوی سے پہلی ملاقات کرتے وقت کوئی نہ کوئی تحفہ دینا چاہئے اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے

کِتَابُ عِشْرَۃِ النِّسَآءِ
عورتوں کے ساتھ میل جول کے احکام و مسائل

677: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں اور خوشبو میرے لئے محبوب بنا دی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

678: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کی 2 بیویاں ہوں اور وہ ایک کے مقابلے دوسری طرف زیادہ میلان رکھے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الطَّلَاقِ ...طلاق کے احکام و مسائل

679: ''طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کے پاکی کے جن دنوں میں عورت سے جماع نہ کیا ہو اسے ایک طلاق دے پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اسے دوسری طلاق دے پھر

جب وہ (تیسرے) حیض سے پاک ہو جائے تو اسے ایک اور طلاق دے۔ پھر اس کے بعد عورت ایک حیض کی عدت گزارے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

وضاحت: سنت کے موافق طلاق کا مفہوم یہ ہے کہ طلاق ایسے طہر میں دی جائے جس میں شوہر نے اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کی ہو۔ یہی وہ طلاق ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے موافق ہے جبکہ 3 طلاق ایک ساتھ دینا سنت کے خلاف ہے

680: ''میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ اس بات کا ذکر رسول اکرم ﷺ کے سامنے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے کہو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے، پھر (اگر اسے طلاق ضروری دینی ہے تو) جب وہ (حیض سے) پاک ہو جائے یا حاملہ ہو جائے تب اس کو طلاق دے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

681: ''میں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے شوہر نے مجھے (تیسری) طلاق بجھوا دی ہے، میں نے ان کے گھر والوں سے نفقہ و سکنی (اخراجات اور رہائش) کا مطالبہ کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تمہارے شوہر نے تمہیں 3 طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نفقہ و سکنی اس عورت کو ملتا ہے جس کے شوہر کو اس سے رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے۔'' (عن فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا)

وضاحت: چونکہ ان کے شوہر پہلے 2 طلاقیں دے چکے تھے پھر انہوں نے تیسری طلاق بھی بجھوادی تیسری طلاق کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہتا اس لئے شوہر کے ذمہ اس کی رہائش اور اخراجات بھی نہیں ہوتے

682: ''رسول اکرم ﷺ نے جسم کو گودنے اور گدوانے والی، بالوں کو (بڑا ظاہر کرنے کے لئے) جوڑنے اور جڑوانے والی، سود کھانے اور کھلانے والے، حلالہ کرنے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

683: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے میری امت کے وسوسوں اور دل میں آنے والے خیالات سے درگزر فرما دیا (معاف کردیا) ہے جب تک کہ اسے زبان سے نہ کہیں یا اس پر عمل نہ کریں۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : اگر کوئی شخص دل میں یہ سوچے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دینی ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی جب تک وہ زبان سے یہ الفاظ ادا نہ کرے ﴿

684 : ''رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلا (یعنی ان کے پاس ایک ماہ تک نہ جانے کا عہد) کیا اور 29 راتیں اپنے بالا خانے میں رہے۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو کسی نے کہا: کیا آپ ﷺ نے ایک ماہ کا ایلا نہیں کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ 29 دن کا بھی ہوتا ہے۔'' (عن انس ؓ)

685 : ''ایک شخص رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا (اسے اپنی ماں کہہ دیا) تھا لیکن کفارہ ادا کئے بغیر اس سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب اس کے قریب نہ جانا جب تک کہ وہ کام نہ کر لو جس کا اللہ تعالیٰ نے (ایسے موقع پر کرنے کا) حکم دیا ہے (یعنی کفارہ ادا کر دو)۔'' (عن عبداللہ بن عباس ؓ)

﴾ وضاحت : ظہار کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی سے یہ کہے کہ تو میرے لئے میری ماں کی طرح ہے۔ اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا یا مسلسل 2 ماہ کے روزے رکھنا یا 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے پڑھئے ترجمہ وتفسیر سورۃ المجادلہ 58 : آیت 2 ﴿

686 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے شوہروں سے بلا عذر (شرعی) خلع اور طلاق مانگنے والی عورتیں منافق ہیں۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴾ وضاحت : کچھ مال دے کر بیوی اپنے شوہر سے جدائی اور علیحدگی اختیار کر لے تو اسے خلع کہتے ہیں ﴿

687 : ''بنی فرازہ کے ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری بیوی نے ایک کالے رنگ کا بچہ جنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا: سرخ رنگ (کے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں ان میں خاکستری رنگ کے بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کہ ہوسکتا ہے کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ بات یہاں

بھی سمجھو) ہوسکتا ہے کسی رگ نے اس رنگ کو کھینچا ہو۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

﴾ وضاحت : یعنی تم گورے ہو لیکن تمہارے آبا و اجداد میں کوئی کالے رنگ کا رہا ہوگا اور اس کا اثر تمہارے بیٹے میں آ گیا ﴿

688 : ''حضرت ثابت بن قیس بن شماس ؓ نے کسی بات پر اپنی بیوی کو مارا ان کا بھائی شکایت لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے ثابت بن قیس ؓ کو بلوایا اور ان سے فرمایا: تمہاری دی ہوئی جو چیز (حق مہر) اس کے پاس ہے وہ لے لو اور اس کا راستہ چھوڑ دو (یعنی اسے طلاق دیدو)۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس عورت (جمیلہ) کو حکم دیا کہ ایک حیض گزار کر اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔''

(عن ربیع بنت معوذ بن عفراء ؓ)

﴾ وضاحت : اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ رہنا نہ چاہتی ہو تو اسلام نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ خلع لے کر اس سے علیحدہ ہو جائے لیکن بلاوجہ معمولی بات پر خلع لینے والی عورتوں کے لئے سخت سزا سنائی گئی ہے ﴿

689 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے سوا کسی بھی میت پر 3 دن سے زیادہ سوگ منائے، صرف شوہر کے انتقال پر 4 ماہ 10 دن سوگ منائے۔'' (عن اُم حبیبہ ؓ)

690 : ''حضرت سبیعہ اسلمی ؓ کے ہاں شوہر کے انتقال کے بعد بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ وہ چند راتیں نفاس کی حالت میں گزارنے کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے دوسری شادی کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی اور انہوں نے شادی کر لی۔'' (عن مسور بن مخرمہ ؓ)

﴾ وضاحت : حاملہ عورت کی عدت وضع حمل یعنی بچہ جنم دینا ہے اس کے بعد وہ نکاح کر سکتی ہے لیکن ہمبستری نفاس مکمل ہونے پر کر سکتی ہے اس سے پہلے جائز نہیں ہے ﴿

691 : ''مجھ سے ایک ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے شادی کی مگر مہر کی رقم متعین نہ کی اور ہمبستری سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا: عورت کو شوہر کے خاندان کی

عورتوں کے مہر کے مثل مہر دیا جائے، نہ کم نہ زیادہ۔ ایسی عورت کو عدت گزارنا ہوگی اور اسے شوہر کے مال سے میراث بھی ملے گی۔ یہ سن کر معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے خاندان کی ایک عورت بروع بنت واشق رضی اللہ عنہا کے معاملے میں رسول اکرم ﷺ نے ایسا ہی فیصلہ دیا تھا جیسا آپ نے دیا ہے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

692 : ''حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کے شوہر کا قدوم (بستی) میں انتقال ہو گیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: میرا گھر (بستی سے) دور ہے کیا میں اپنے ماں باپ کے گھر عدت گزار لوں؟۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی پھر بلا کر فرمایا: اپنے گھر میں 4 ماہ 10 دن رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : بیوہ عورت کو اپنے شوہر کے گھر عدت گزارنا ضروری ہے﴾

693 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کے علاوہ کسی میت پر 3 دن سے زیادہ سوگ منائے۔ سوگ منانے والی نہ سرمہ لگائے، نہ خضاب اور نہ ہی رنگا ہوا کپڑا پہنے۔'' (عن ام عطیہ رضی اللہ عنہا)

694 : ''میری خالہ کو طلاق ہوگئی اس دوران انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں جانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص نے انہیں باغ میں جانے سے منع کیا۔ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور اس بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں جا سکتی ہو، امید ہے (جب تم اپنے باغ میں جاؤ گی، پھل توڑو گی تو) تم صدقہ کرو گی اور (دوسرے) اچھے (نیکی کے) کام کرو گی۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت : مطلقہ عورت باپردہ باہر کے کام کرسکتی ہے البتہ رات اپنے گھر میں گزارے﴾

کِتَابُ الْخَیْلِ ... گھوڑوں سے متعلق احکام و مسائل

695 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لئے خیر ہے۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت : یعنی جہاد میں کام آنے کی نیت سے گھوڑا پالنا باعث خیر و برکت ہے﴾

696 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں کام آنے کے لئے گھوڑا پالے اور اس کا اللہ تعالی پر مکمل ایمان اور اس کے وعدوں پر پختہ یقین ہو تو اس گھوڑے کی سیرابی، اس کا پیشاب اور اس کا گوبر سب نیکیاں بنا کر اس کے (نیکیوں کے) پلڑے میں رکھ دی جائیں گی۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

697 : ''رسول اکرم ﷺ نے تربیت دیئے ہوئے گھوڑوں کے درمیان دوڑنے کا مقابلہ کرایا جس کی حد حفیا (مقام) سے شروع ہو کر ثنیۃ الوداع (مقام) تک تھی۔ (اسی طرح) رسول اکرم ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان بھی ثنیۃ سے لے کر مسجد بنی زریق کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا جو غیر تربیت یافتہ تھے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت : دشمن سے جہاد میں کام آنے والی چیزوں کو ہر وقت تیار رکھنا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت فائدہ اٹھایا جاسکے۔ آپ ﷺ نے اسی غرض سے گھوڑوں کا مقابلہ کروایا تھا﴾

698 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: صرف 3 چیزوں میں (انعام و اکرام کی) شرط لگانا جائز ہے: ① تیر اندازی ② اونٹ بھگانے ③ گھوڑے دوڑانے میں۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الْاَحْبَاسِ
اللہ کی راہ میں مال وقف کرنے کے احکام و مسائل

699 : ''رسول اکرم ﷺ سفید خچر، ہتھیار اور زمین کے علاوہ کچھ بھی چھوڑ کر نہیں گئے اور وہ بھی آپ ﷺ صدقہ کر گئے تھے۔'' (عن عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ)

700 : ''مجھے خیبر میں ایک زمین (بطور حصہ) ملی۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: مجھے بہت اچھی زمین ملی ہے، اس سے زیادہ پسندیدہ مال (کبھی) نہ ملا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو صدقہ کر سکتے ہو۔ میں نے اس شرط پر صدقہ کی کہ وہ زمین نہ تو بیچی جائے گی اور نہ ہی کسی کو ہبہ کی جائے گی۔ اس کی پیداوار فقیروں، محتاجوں، قرابت داروں، گردن چھڑانے

(یعنی غلام آزاد کرانے میں)، مہمانوں کو کھلانے پلانے اور مسافروں کی مدد میں صرف کی جائے گی۔ اس کا ولی، نگراں و محافظ اس میں سے کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے مگر انصاف و اعتدال سے کھائے، دوسروں کو بھی کھلائے مگر (کھانے کے نام پر) مالدار بننے کا خواہشمند نہ ہو۔'' (عن عمر رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الْوَصَایَا ... وصیت کے احکام و مسائل

701: ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ کون سا صدقہ اجر و ثواب میں سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت صدقہ کرنا جب تندرست اور صحت مند ہو، تمہیں مال جمع کرنے کی حرص ہو، محتاج ہو جانے کا ڈر ہو اور تمہیں لمبی مدت تک زندہ رہنے کی امید ہو اور صدقہ کرنے کے لئے جان نکلنے کے وقت کا انتظار نہ کرو کہ جب جان حلق میں اٹکنے لگے تو کہو: فلاں کو اتنا دے دو، حالانکہ اب تو وہ فلاں کا ہو چکا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

702: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں کون شخص ہے کہ جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہے؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم میں سے ہر شخص کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو، تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے (مرنے سے پہلے آخرت میں کام آنے کے لئے) بھیج دیا اور تمہارے وارث کا مال وہ ہے جو تم نے (مرنے کے بعد) اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔''

(عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: اس سے معلوم ہوا کہ اپنی زندگی ہی میں زیادہ سے زیادہ صدقہ دینا چاہیئے﴾

703: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ (لیکن حقیقت میں) تمہارا مال تو صرف وہ ہے جو تم نے کھا (پی) کر ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے اسے آخرت کے لئے آگے بھیج دیا۔'' (عن شخیر رضی اللہ عنہ)

704: ''رسول اکرم ﷺ نے (دنیا سے رخصت ہونے کے وقت) نہ دینار، نہ درہم، نہ

بکری، نہ اونٹ چھوڑا اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿وضاحت: وصیت اس وقت کی جاتی ہے جب کوئی مال و دولت یا کوئی جائیداد ہو آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں سب صدقہ کر دیا تھا صرف ایک خچر، ہتھیار اور تھوڑی سی زمین کے علاوہ آپ ﷺ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا وہ بھی آپ ﷺ نے صدقہ کر دی تھی﴾

705: ''ایک مرتبہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے پاس بہت سارا مال ہے اور ایک بیٹی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں، کیا میں اپنا 2 تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آدھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ایک تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کر سکتے ہو مگر یہ بھی زیادہ ہے۔ تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جانا انہیں محتاج (غریب) چھوڑ کر جانے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔''

(عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

706: ''میرے والد کا انتقال ہو گیا اور وہ (اپنے ذمہ لوگوں کا) قرض چھوڑ گئے۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کے ذریعے قرض خواہوں سے کچھ کمی کرنے کی سفارش کروائی مگر انہوں نے نہ مانی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: (باغ میں) جاؤ اور کھجوروں کو الگ الگ کر دو پھر مجھے بلانا۔ میں نے ایسا ہی کیا، جب رسول اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو کھجوروں کے بڑے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: لوگوں (قرض خواہوں) کو ناپ ناپ کر دو۔ میں انہیں ناپ ناپ کر دینے لگا یہاں تک کہ میں نے سب کو پورا پورا (حصہ) دیدیا پھر بھی میری کھجوریں بچی رہیں، ایسا لگتا تھا کہ میری کھجوروں میں کچھ بھی کمی نہیں آئی ہے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا﴾

707: رسول اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیدیا (مقرر فرما دیا) ہے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔'' (عن عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام ورثاء کے حصے متعین فرما دیئے ہیں پڑھئے

ترجمہ وتفسیر سورۃ النسآء 4 : آیت 11

708 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبد مناف، اپنی جانوں کو اپنے رب سے (اپنے اعمال حسنہ کے بدلے) خرید لو، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتا البتہ ہمارے اور تمہارے درمیان جو قرابت داری ہے میں اسے تروتازہ اور زندہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔'' (عن موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : یعنی دنیا میں تمہارے ساتھ برابر حسن سلوک کرتا رہوں گا

709 : ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ رسول اکرم ﷺ، ''میری ماں اچانک انتقال کر گئیں وہ اگر بول سکتیں تو کچھ نہ کچھ صدقہ کرتیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کیا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : دعا و استغفار، مالی عبادات مثلاً صدقہ وخیرات، حج وعمرہ وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

710 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے سوائے 3 اعمال کے (جن کا مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچتا رہتا ہے): ① صدقہ جاریہ ② وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں ③ نیک اور صالح بیٹا جو اس کے لئے دعا کرتا رہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : مسجد، مدرسہ، تالاب، مسافر خانہ وغیرہ بنوایا جائے، کوئی اچھی کتاب لکھی یا لکھوائی جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا ایسے شاگرد تیار کئے جائیں جو کتاب وسنت کی روشنی میں اپنا علم دوسروں تک پہنچائیں یہ سب صدقہ جاریہ ہیں

711 : ''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے نذر کے متعلق پوچھا: جو ان کی ماں کے ذمہ تھی جسے پوری کرنے سے پہلے ہی وہ فوت ہوگئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے نذر پوری کر دو۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

712 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا۔'' (عن سعد رضی اللہ عنہ)

وضاحت: کیونکہ پانی آب حیات ہے زیادہ دیر تک نہ ملے تو آدمی زندہ نہیں رہ سکتا

713 : رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابوذر رضی اللہ عنہ، میں تمہیں کمزور دیکھتا ہوں، تمہارے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، لہٰذا تم 2 آدمیوں کا بھی سردار نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا والی بننا۔'' (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : اس لئے کہ یہ ذمہ داری کے کام ہیں اگر آدمی سنبھال نہ پائے تو خود عذاب کا مستحق بن جاتا ہے

714 : ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں محتاج وفقیر ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میری سرپرستی میں ایک یتیم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یتیم کے مال سے کھا سکتے ہو (لیکن دیکھو) فضول خرچی اور اسراف مت کرنا اور نہ ہی یتیم کا مال لے کر اپنا مال بڑھانا۔'' (عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما)

715 : ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی : اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا (ترجمہ) ''بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں'' (النسآء 4: آیت 10) تو جس کی پرورش میں کوئی یتیم تھا اس نے اس کا کھانا پینا اور اس کا برتن الگ کر دیا یہ چیز مسلمانوں پر بہت بھاری گزری تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ (ترجمہ) ''اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ہی رکھ لو تو وہ تمہارے ہی (دینی) بھائی ہیں۔'' (البقرہ 2: آیت 220) اور یہ فرما کر اللہ تعالیٰ نے یتیموں کا کھانا پینا اپنے کھانے کے ساتھ ملا لینے کو جائز قرار دیا۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

716 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''7 ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو: ① اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② بخیلی ③ اس شخص کا قتل جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا ⑦ بھولی بھالی پاک دامن مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کتاب النحل ... ہبہ اور عطیہ کے احکام و مسائل

717 : ''میرے والد نے مجھے ایک غلام عطیہ کیا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے کہ آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم اس سے بھی واپس لے لو۔''

(عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما)

وضاحت : اولاد کو تحفہ دینے میں برابری کرنا ضروری ہے اسی لئے آپ ﷺ نے وہ عطیہ واپس لینے کا حکم دیا

718 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(لوگو) اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو، اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔'' (عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما)

وضاحت : زندگی میں عطیہ یا ہبہ کے سلسلے میں لڑکا اور لڑکی کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں ہے لڑکی کی نسبت لڑکے کو دگنا دینے کا مسئلہ صرف موت کے بعد وراثت کی تقسیم میں ہے

کِتَابُ الْهِبَةِ ... ہبہ کے احکام و مسائل

719 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی کو کوئی چیز بطور ہبہ دے کر واپس نہیں لے سکتا، سوائے باپ کے وہ اپنے بیٹے کو کوئی ہبہ دے کر واپس لے سکتا ہے، (سن لو) ہبہ کر کے واپس لینے والا ایسے ہے جیسے کوئی قے کر کے چاٹ لے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما)

720 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ دے کر واپس لینے والے کی مثال کتے کی طرح ہے جو قے کرتا پھر اسی قے کو چاٹ لیتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت : صدقہ دینے کے بعد وہ مال یا چیز واپس نہیں لینی چاہئے

کِتَابُ الرُّقْبٰی ... رقبیٰ (زندگی سے مشروط ہبہ) کے احکام و مسائل

721 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مال کا رقبیٰ نہ کرو اور جس نے کسی چیز کا رقبیٰ کیا تو وہ چیز اسی کی ہوگی جس کو وہ بطور رقبیٰ دی گئی۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت : رقبیٰ یہ ہے کہ کسی کو اس شرط پر کوئی چیز دینا کہ جب تک تم زندہ ہو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز واپس میرے پاس آجائے گی

کِتَابُ الْعُمْرٰی ... عمریٰ کے احکام و مسائل

722 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ وارث کا حق ہے۔'' (عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

وضاحت : یعنی جس کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی گئی ہے وہ اگر مر جائے تو وہ دینے والے کو نہیں ملے گی بلکہ اس کے حق دار اس شخص کے وارث ہوں گے جس کو وہ چیز دی گئی ہے

723 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عمریٰ اس شخص کا ہے جس کے لئے عمریٰ کیا گیا، اس کے بعد اس کی اولاد کا ہے، اس کی اولاد میں سے جو اس کے وارث ہوں گے وہی اس چیز (عمریٰ) کے بھی وارث ہوں گے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : یعنی جو اس کے اصل مال کا وارث ہوگا وہی اس کے عمریٰ کا بھی وارث ہوگا

724 : ''رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو عطیہ دے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما)

کِتَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ ... قسم اور نذر کے احکام و مسائل

725 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی قسم کھائے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم نہ کھائے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت : قسم صرف اللہ تعالیٰ کی کھانا جائز ہے۔ قرآن یا جسم کے کسی اعضاء کی مثلاً سر وغیرہ کی قسم کھانا جائز نہیں ہے

726 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ماں باپ، دادا، دادی اور شرکاء (لوگوں کے خود ساختہ باطل معبودوں) کی اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی اور کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی کوئی جھوٹی قسم کھاؤ۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ قسم سے اس چیز کی تعظیم مقصود ہوتی ہے حالانکہ حقیقی عظمت صرف اللہ رب العالمین کے ساتھ خاص ہے، اس لئے ملائکہ، انبیاء علیہم السلام، اولیاء وغیرہ میں سے بھی کسی کی قسم نہیں کھائی جا سکتی ﴿

727 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے سوا کسی ملت و مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا۔ جس نے خود کو کسی چیز سے مار ڈالا (خودکشی کر لی) تو اسے آخرت میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔'' (عن ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ)

728 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو لات (بت) کی قسم کھائے، تو اسے چاہئے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے اور جو اپنے ساتھی سے کہے: آؤ ہم تمہارے ساتھ جوا کھیلیں گے تو اسے چاہئے کہ صدقہ کرے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : جوا کھیلنے کی طرف لوگوں کو دعوت دینا بھی گناہ ہے جس کا کفارہ صدقہ دینا ہے ﴿

729 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ اور نہ ہی طاغوتوں (جھوٹے معبودوں) کی قسم کھاؤ۔'' (عن عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

730 : رسول اکرم ﷺ نے ہمیں 7 باتوں کا حکم دیا: ① جنازے کے پیچھے جانے ② بیمار کی عیادت کرنے ③ چھینکنے والے کا جواب دینے ④ دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے ⑤ مظلوم کی مدد کرنے ⑥ قسم پوری کرنے ⑦ سلام کا جواب دینے۔'' (عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

731 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں جب کوئی قسم کھالوں پھر اس کے علاوہ دوسری چیز کو بہتر سمجھوں تو میں وہی کروں گا جو بہتر ہوگا (یعنی اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دوں گا اور بہتر کام کروں گا)۔'' (عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : اگر غلطی سے غیر اللہ کی قسم کھالیں تو فوراً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھیں
اور اگر غلطی سے کسی کو جوا کھیلنے کی دعوت دی ہے تو صدقہ دیں یہ اس کا کفارہ ہے ﴿

732 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی قسم کھائے پھر اس کے سوا کو اس سے بہتر سمجھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہی کام کرے جو بہتر ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما)

﴾ وضاحت : اگر کوئی شخص کسی چیز کے لئے قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ میں نے جو قسم کھائی ہے وہ درست نہیں تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے کر وہ کام کرے جو بہتر ہو ﴿

733 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس چیز کی نذر ماننا درست نہیں اور نہ ہی کوئی قسم کھانا جائز ہے جس کے تم مالک نہیں ہو اور نہ ہی نافرمانی اور قطع رحمی میں قسم ہے۔''

(عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما)

﴾ وضاحت : انسان جس چیز کا مالک نہیں اس میں نذر اور قسم کھانا جائز نہیں، اگر کسی نے نذر مان لی یا قسم کھالی نذر اور قسم واقع ہوجائے گی لیکن ان کو پورا نہیں کیا جائے گا اور قسم کا کفارہ ادا کیا جائے گا ﴿

734 : ''ہم بازار میں تھے اتنے میں ہمارے پاس رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: بازاروں میں (بغیر قصد و ارادے کے) غلط اور جھوٹی باتیں آ ہی جاتی ہیں، لہٰذا تم اس میں صدقہ ملا لیا کرو۔'' (عن قیس بن ابی غرزہ غفاری رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : یعنی صدقہ کیا کرو کیونکہ صدقہ جانے انجانے میں کی گئی غلط اور جھوٹی باتوں کا کفارہ بن جائے گا ﴿

735 : ''رسول اکرم ﷺ نے نذر (ماننے) سے منع کرتے ہوئے فرمایا: اس سے کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوتی، البتہ اس طرح بخیل سے (کچھ) مال نکال لیا جاتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

736 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ (تعالیٰ) کی اطاعت و فرماں برداری کی نذر مانے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو اللہ (تعالیٰ) کی نافرمانی کرنے کی نذر مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

737 : ''میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گی۔ میں نے اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پیدل جائے اور سوار ہو کر (بھی) جائے۔'' (عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : اس نے ایسی نذر مانی کہ جسے پورا کرنا مشکل تھا آپ ﷺ نے اس کا حل یہ بتایا کہ کچھ راستے میں پیدل چل کر اپنی نذر پوری کرے اور کچھ راستے میں سوار ہوجائے ﴿

738 : ''ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ ایک ماہ روزے رکھے گی مگر وہ روزے رکھنے سے پہلے ہی فوت ہوگئی۔ اس کی بہن نے رسول اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (اس کی بہن) اس کی طرف سے روزے رکھے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

739 : ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں مسجد الحرام میں ایک دن کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ انہوں نے اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیدیا۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿وضاحت : چونکہ یہ نذر ایک جائز چیز کی تھی اس لئے آپ ﷺ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا﴾

740 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور ان شآءاللہ کہا تو وہ اگر قسم پوری نہ کر پائے (تو کوئی مضائقہ نہیں اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اس لئے کہ اس نے ان شآءاللہ کہا تھا جس کا معنیٰ ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو میں یہ کام کروں گا)۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

741 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''

(عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

742 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

﴿وضاحت : قسم اور نذر کا کفارہ 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا غلام آزاد کرنا یا 3 دن کے روزے رکھنا ہے تفصیل کے لئے پڑھئے ترجمہ وتفسیر المآئدۃ 5: آیت 89﴾

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ ... مزارعت (بٹائی پر زمین دینے) کے احکام و مسائل

743 : ''رسول اکرم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے باغات اور اس کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں اپنے خرچ پر کام کریں گے اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ آپ ﷺ کا ہوگا۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

كِتَابُ تَحْرِيمِ الدَّمِ ... قتل وخون ریزی کے احکام و مسائل

744 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہیں، جس نے یہ کہہ لیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا مگر (جان و مال کے) حق کے بدلے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

745 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دے سوائے اس (گناہ) کے کہ آدمی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے یا وہ شخص جو کافر (مرتد) ہو کر مرے۔'' (عن معاویہ رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: یہ اس صورت میں ہے جب کہ یہ دونوں توبہ کئے بغیر مر جائیں توبہ سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں پڑھئے ترجمہ وتفسیر سورۃ الزمر 39 آیت 53﴾

746 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' جو بھی ناحق قتل ہوتا ہے اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے اس بیٹے پر بھی جاتا ہے جس نے سب سے پہلے قتل کیا تھا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے (ناحق) قتل کرنے کا راستہ نکالا۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

747 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(حقوق اللہ میں) سب سے پہلی چیز جس کا بندے سے حساب ہوگا نماز ہے اور (حقوق العباد) سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

748 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی مومن کا (ناحق) قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا تباہ ہونے سے کہیں زیادہ بڑی چیز ہے۔'' (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما)

749 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مقتول قاتل کو ساتھ لے کر آئے گا، اس کی پیشانی اور اس کا سر اس (مقتول) کے ہاتھ میں ہوں گے اور اس کی رگوں سے خون بہہ

رہا ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب، اس نے مجھے قتل کیا، یہاں تک کہ وہ اسے لے کر عرش کے قریب پہنچ جائے گا (پھر اللہ تعالیٰ نیکیوں کی صورت میں قاتل سے بدلہ دلوائے گا)۔''

(عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

750 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، نماز قائم کرتا، زکوٰۃ دیتا اور بڑے گناہوں سے بچتا ہے۔ اس کے لئے جنت ہے۔ لوگوں نے آپ سے بڑے گناہوں کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزّوجل کے ساتھ شرک کرنا، کسی مسلمان جان کو (ناحق) قتل کرنا اور لڑائی کے دن میدان جنگ سے بھاگ جانا۔'' (عن ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

751 : میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے بچے کو اس وجہ سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

752 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' 3 افراد کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے: ① جو مرتد ہوجائے (دین اسلام) چھوڑ کر کسی اور دین کو اختیار کرلے ② جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے ③ جو کسی کو (ناحق) قتل کر دے (تو بطور قصاص اسے قتل کیا جائے)۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

753 : ''رسول اکرم ﷺ اپنے خطبے میں لوگوں کو صدقہ دینے پر ابھارتے اور مثلہ (مردہ کے ہاتھ پاؤں اور کان، ناک کاٹنے) سے منع فرماتے تھے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

754 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے (دنیا سے جانے کے) بعد فتنہ و فساد ہوگا، تم جسے دیکھو کہ وہ جماعت سے الگ ہو گیا یا امت محمدیہ میں اختلاف ڈالنا چاہتا ہے تو اسے قتل کر دو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہو اس کے ساتھ

شیطان ہوتا ہے۔'' (عن عرفجہ بن شریح اشجعی رضی اللہ عنہ)

755 : ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس ایک شخص آتا اور میرا مال (زبردستی) چھیننے کی کوشش کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے اللہ تعالیٰ کی (سزا) یاد دلاؤ۔ اس نے کہا: اگر وہ اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے خلاف اپنے اردگرد کے مسلمانوں سے مدد طلب کرو۔ اس نے کہا: اگر میرے اردگرد کوئی مسلمان نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حاکم (حکمران وقت) سے مدد طلب کرو۔ اس نے کہا: اگر حاکم بھی مجھ سے دور ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اپنے مال کی حفاظت کے لئے اس سے لڑو، یہاں تک کہ اگر تم قتل کر دیئے گئے تو آخرت میں شہداء میں سے ہو گے یا اپنے مال کو بچا لو گے۔'' (عن مخارق رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی: اجر و ثواب کے لحاظ سے ایسا آدمی شہداء میں سے ہوگا لیکن عام مردوں کی طرح اسے غسل دیا جائے گا اور تجہیز و تدفین کی جائے گی ﴾

756 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو اپنے خون کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔'' (عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ)

757 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

758 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور (مسلمانوں کی) جماعت چھوڑ دی اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو میرے امتی کے خلاف اٹھے، اچھے اور برے سب کو مارتا جائے تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور جو عصبیت کے جھنڈے تلے لڑے اور لوگوں کو عصبیت کی طرف بلائے یا اس کا غصہ عصبیت کی وجہ سے ہو پھر وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: قوم قبیلہ یا نسل کی عصبیت میں لڑتے ہو قتل ہوجانے سے شہادت کا مرتبہ نہیں ملتا ﴾

759: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھائے (اور دونوں جھگڑنے کے ارادے سے ہوں) تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، جب ایک دوسرے کو قتل کرے گا تو دونوں ہی اس میں جا گریں گے۔''

(عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ الْبَيْعَةِ ... بیعت کے احکام و مسائل

760: ''ہم نے رسول اکرم ﷺ سے تنگی و خوشحالی، خوشی و غمی ہر حالت میں سمع واطاعت (سننے اور حکم بجا لینے) پر بیعت کی اور اس بات پر بھی کہ ہم حکمرانوں سے حکومت کے لئے جھگڑا نہیں کریں گے اور اس بات پر بھی کہ جہاں کہیں بھی رہیں گے حق بات کہیں گے۔''

(عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

761: ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی سمع و طاعت (بات سننے اور اس پر عمل کرنے) پر اور اس بات پر کہ میں ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں گا۔'' (عن جریر رضی اللہ عنہ)

762: رسول اکرم ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے) فرمایا: ''تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنے بچوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے، کسی معروف (نیک کاموں) میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ (بیعت کے بعد) جو ان باتوں کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے کسی نے کوئی غلطی کی اور اسے اس کی سزا مل گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو گی اور جس نے غلطی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے چھپائے رکھا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گا، اگر وہ چاہے تو معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے۔'' (عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

763: ''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کون سی ہجرت افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمام چیزیں چھوڑ دو جو تمہارے رب کو ناپسند ہیں۔ پھر فرمایا: ہجرت 2 قسم کی ہے: ① شہری کی ہجرت ② دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کو جب بھی بلایا جاتا وہ آجاتا ہے اور اسے جو حکم دیا جاتا ہے وہ مانتا ہے لیکن شہری کی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔ اسی (حساب سے) اس کو بڑھ کر ثواب ملتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حقیقی ہجرت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے روکا ہے ان سے رک جائے۔ شہر میں رہنے والوں کی نسبت دیہاتیوں کے لئے وطن چھوڑنا آسان ہوتا ہے کیونکہ آبادی میں رہنے والوں کے معاشرتی مسائل زیادہ ہوتے ہیں، اسی لئے ان کی ہجرت (ترک وطن) کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے ﴾

764: ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں مہاجر کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد اب (مکہ سے کوئی) ہجرت نہیں ہے۔ البتہ جہاد اور نیت ہے لہٰذا جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔''

(عن صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ)

765: ''میں انصار کی چند عورتوں کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئی تاکہ ہم بیعت کرلیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم آپ ﷺ سے بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی اور نہ ایسی کوئی الزام تراشی کریں گی جسے ہم خود اپنے سے گھڑیں، نہ کسی معروف (نیک کام) میں ہم آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں جس کی تمہیں استطاعت اور طاقت ہو۔ ہم نے عرض کیا: آئیے ہم آپ ﷺ سے بیعت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔'' (عن امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت: رسول اکرم ﷺ نے بیعت لیتے وقت بھی عورتوں کے ہاتھ اپنے ہاتھ پر نہیں رکھوائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامحرم عورتوں کے ہاتھ تک چھونا جائز نہیں سوائے اس عورت کے جو بیمار ہو طبیب یا ڈاکٹر بوجہ مجبوری چیک کرسکتا ہے ﴾

766: ''میں جب نابالغ تھا اپنا ہاتھ رسول اکرم ﷺ کی طرف بڑھایا تاکہ آپ ﷺ مجھ

سے بیعت لے لیں، آپ ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی۔'' (عن ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اسلامی احکام بلوغت کے بعد عائد ہوتے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے ان سے بیعت نہیں لی بیعت ایک معاہدہ ہوتا ہے اور نابالغ اس کا اہل نہیں ہے ﴾

767 : ''ایک دیہاتی نے رسول اکرم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اس کو مدینے میں بخار ہو گیا۔ اس نے 2 مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہا: میری بیعت توڑ دیجئے۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ دیہاتی چلا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اپنی گندگی کو نکال پھینکتا اور لوہے کو پاکیزہ اور خالص بنا دیتا ہے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یعنی مدینہ نیک لوگوں کی پسندیدہ جگہ ہے جہاں رہنا انہیں بہت محبوب ہے جبکہ برے لوگوں کا وہاں دل نہیں لگتا جیسا کہ اس دیہاتی کا دل نہیں لگا ﴾

768 : ''رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اگر کوئی حبشی غلام بھی تم پر امیر بنا دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق چلائے تو تم اس کی بھی اطاعت کرو۔''

(عن اُم الحصین الاحمسیۃ رضی اللہ عنہا)

769 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

770 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''امام ایک ڈھال ہے جس کے ماتحت لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے جان بچائی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ اس کے علاوہ حکم دے تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

771 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہاد 2 طرح کے ہیں: ایک تو یہ کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لڑے، امام کی اطاعت کرے، اپنے سب سے پسندیدہ مال کو خرچ کرے اور

فساد سے دور رہے تو اس کا سونا جاگنا سب عبادت ہے، دوسرا یہ کہ دکھاوے اور شہرت کے لئے لڑے، امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد برپا کرے تو وہ برابر سرابر (ثواب لے کر) بھی نہ لوٹے گا (بلکہ عذاب کا مستحق ہوگا)۔'' (عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

772 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کس کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے، اس کی کتاب (قرآن) کے لئے، اس کے رسول (محمد ﷺ) کے لئے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عوام کے لئے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

773 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کوئی حاکم نہیں جس کے 2 قسم کے مشیر نہ ہوں: ① وہ مشیر جو اسے نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں ② وہ مشیر جو اسے بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ لہٰذا جو ان مشیروں کے شر سے بچ گیا وہ حقیقت میں بچ گیا اور ان دونوں مشیروں میں سے جو اس پر غالب آ جاتا ہے وہ اسی کے مطابق ہو جاتا ہے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

774 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی کسی کام کا ذمہ دار ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ اس سے خیر کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایسا نیک وزیر بنا دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو وہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو اس کی مدد کرتا ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

775 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک فوج بھیجی اور ایک شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس نے آگ جلائی اور کہا: تم اس میں داخل ہو جاؤ، کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونا چاہا اور دوسروں نے کہا: ہم تو (ایمان لا کر) آگ ہی سے بھاگے ہیں پھر لوگوں نے اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا۔ جن لوگوں نے اس میں داخل ہونا چاہا تھا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور دوسروں کی تعریف کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوتی، اطاعت صرف نیک کاموں میں ہے۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

776 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر (امام و حکمراں کی) ہر چیز میں سمع و طاعت (حکم سننا اور اس پر عمل کرنا) واجب ہے خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، سوائے اس کے کہ اسے گناہ کے کام کا حکم دیا جائے۔ لہٰذا جب اسے گناہ کے کام کا حکم دیا جائے تو کوئی سمع و طاعت نہیں۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

777 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد کچھ امراء (حکمران) ہوں گے، جو ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور ظلم میں ان کی مدد کرے وہ میرا امتی نہیں اور نہ میں اس کا ہوں، نہ ہی وہ (قیامت کے دن) میرے پاس حوض پر آ سکے گا۔ جس نے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کی اور ظلم میں ان کی مدد نہیں کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر آئے گا۔'' (عن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ)

778 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ظالم حکمراں کے پاس حق بات کہنا۔'' (عن طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ ...عقیقہ کے احکام و مسائل

779 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(عقیقہ میں) لڑکے کی طرف سے **2** بکریاں اور لڑکی کی طرف سے **1** بکری ہوگی۔ نر ہو یا مادہ اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (عن ام کرز رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : عقیقہ میں نر یا مونث کوئی بھی جانور ذبح کرنا جائز ہے اسی طرح اس میں قربانی کے جانور والی شرائط پائی جانا بھی ضروری نہیں ہیں ﴾

780 : ''رسول اکرم ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے دو دو مینڈھے (بطور عقیقہ) ذبح کئے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

781 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہوتا ہے اس کی طرف سے ساتویں روز (جانور) ذبح کیا جائے، اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔'' (عن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : عقیقہ دینے سے بچے کی طرف سے صدقہ ادا ہوجاتا ہے جو بہت سی پریشانیوں سے نجات کا باعث بنتا ہے اس سنت پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے ﴾

كِتَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ ...فرع وعتیرہ کے احکام و مسائل

782 : ''رسول اکرم ﷺ کو بتایا گیا کہ ہم لوگ جاہلیت میں عتیرہ ذبح کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے ذبح کرو چاہے کوئی سا مہینہ ہو، اللہ کے لئے نیک کام کرو اور لوگوں کو کھلاؤ۔'' (عن نبیشہ رضی اللہ عنہ)

783 : رسول اکرم ﷺ کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: میمونہ (رضی اللہ عنہا) کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر کوئی گناہ نہ ہوتا اگر وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتیں۔ لوگوں نے عرض کیا: وہ مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (صرف) اس مردار کا کھانا حرام کیا ہے۔'' (عن میمونہ رضی اللہ عنہا)

﴿ وضاحت : وہ حلال جانور جو مر جائے تو اس کا گوشت اور چربی حرام ہے لیکن اس کے دیگر اعضا مثلاً کھال، بال، دانت، سینگ وغیرہ سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ﴾

784 : ''رسول اکرم ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے (فائدہ اٹھانے سے) منع فرمایا ہے۔''

(عن اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ)

785 : رسول اکرم ﷺ نے ریشم، سونے اور چیتوں کی کھال کے بستر یا کجاوے وغیرہ سے منع فرمایا ہے۔'' (مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ)

786 : ''رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے سال فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، سور اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مردار کی چربی کے سلسلے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ اسے کشتیوں پر لگایا جاتا اور کھالوں پر ملا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ

کرے، اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربی حرام کر دی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا پھر اس کی قیمت کھائی۔'' (عن جابر بن عبداللہ ؓ)

787 : ''ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو رسول اکرم ﷺ سے اس بارے پوچھا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اور اس کے اردگرد گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھالو۔''

(عن میمونہ ؓا)

788 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے اچھی طرح ڈبو دو (پھر اسے نکال کر پھینک دو)۔'' (عن ابی سعید خدری ؓ)

﴿ وضاحت: دوسری حدیث میں ہے کہ اسے ڈبونے کی حکمت یہ ہے کہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں اس کا توڑ ہوتا ہے، وہ صرف بیماری والا پر ڈبوتی ہے جس سے بیماری لگنے کا امکان ہوتا ہے ﴾

کِتَابُ الصَّیْدِ وَالذَّبَائِح... شکار اور ذبیحہ کے احکام و مسائل

789 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: میں (شکار پر) سدھایا ہوا کتا چھوڑتا ہوں اور وہ جانور پکڑ لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سدھایا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لے لو پھر وہ شکار پکڑے تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: میں تیر پھینکتا ہوں (اگر اس سے شکار زخمی ہو جائے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیر کی نوک لگے تو کھاؤ اور اگر آڑا لگے تو نہ کھاؤ۔'' (عن عدی بن حاتم ؓ)

790 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم اس سرزمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بہت ملتا ہے، میں تیر سے یا سدھائے ہوئے اور غیر سدھائے ہوئے کتوں سے بھی شکار کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شکار تم تیر سے کرو تو اللہ کا نام لے کر اسے کھاؤ، جو شکار تم سدھائے ہوئے کتے سے کرو تو اللہ کا نام لے کر اسے کھاؤ اور جو شکار تم غیر سدھائے ہوئے کتے سے کرو تو اگر اس شکار کو (مرنے سے پہلے) ذبح کر سکو تو کھا لو (ورنہ نہیں)۔''

(عن ابی ثعلبہ خشنی ؓ)

791 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ سے شکار کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو پھر اس کے ساتھ کچھ ایسے کتے بھی شریک ہو جائیں جن پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو تم اسے مت کھاؤ، اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ اسے کس کتے نے قتل کیا ہے۔'' (عن عدی بن حاتم ؓ)

792 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ہم لوگ شکاری ہیں، ہم میں سے ایک شخص شکار کو تیر مارتا ہے تو وہ ایک رات یا دو رات تک غائب ہو جاتا ہے، پھر وہ اس کا پتا لگاتا ہے یہاں تک کہ اسے مردہ پاتا ہے اور اس کا تیر اس کے اندر پیوست ہوتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس میں تیر پاؤ اور اس میں کسی درندے کا نشان نہ ہو اور تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ تمہارے تیر سے مرا ہے تو اسے کھا سکتے ہو۔'' (عن عدی بن حاتم ؓ)

793 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا شکار 3 دن کے بعد پائے تو اسے کھا سکتا ہے اِلّا یہ کہ اس میں بدبو پیدا ہو گئی ہو۔'' (عن ابی ثعلبہ ؓ)

794 : ''رسول اکرم ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ سوائے شکاری کتوں اور جانوروں کی رکھوالی کرنے والے کتوں کے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓما)

795 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتے یا تصاویر (مجسمے) ہوں۔'' (عن ابی طلحہ ؓ)

796 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی کتا پالا تو روزانہ اس کے اجر میں سے 2 قیراط اجر کم ہو گا، سوائے شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کرنے والے کتے کے۔'' (عن عبداللہ بن عمر ؓما)

﴿ وضاحت: شوقیہ کتے پالنے والے کے اعمال میں روزانہ 2 پہاڑوں کے برابر نیک اعمال میں کمی ہوتی رہتی ہے ﴾

797 : ''رسول اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ عورت کی کمائی اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔'' (عن ابی مسعود عقبہ ؓ)

798 : ''رسول اکرم ﷺ نے بلی اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔'' (عن جابر ؓ)

799 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، وہ شکار پکڑ لیتا ہے، لیکن مجھے ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جس سے میں ذبح کروں تو میں (چاقو نما سفید) پتھر یا (تیز دھار والی) لکڑی سے اسے ذبح کرتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے چاہو خون بہاؤ اور (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لو۔'' (عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ)

وضاحت: تیز دھار والی چیز سے جانور ذبح کر سکتے ہیں لیکن ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا منع ہے

800 : ''میں نے ایک خرگوش پکڑا اور اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اسے ذبح کیا، پھر مجھے اس کی دونوں رانیں اور پٹھے دے کر آپ ﷺ کے پاس بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

801 : ''رسول اکرم ﷺ کے پاس بھنا ہوا ضب (یعنی گوہ سانڈھے کی طرح کا جانور) لایا گیا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تاکہ اس سے کھائیں، تو وہاں موجود کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، یہ تو ضب کا گوشت ہے، آپ ﷺ نے اس سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، کیا ضب حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ میری قوم کی زمین (مکہ، مدینہ) میں نہیں، لہٰذا مجھے اس سے گھن آرہی ہے، پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ضب کی طرف بڑھایا اور اس میں سے کھایا اور آپ ﷺ دیکھ رہے تھے۔'' (عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ)

802 : ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرغی لائی گئی تو ایک شخص وہاں سے ہٹ گیا، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں نے اسے دیکھا کہ یہ کوئی گندی چیز کھا رہی تھی تو میں نے اس سے کراہت محسوس کی اور قسم کھا لی کہ میں اسے نہیں کھاؤں گا، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب آؤ اور کھاؤ، میں نے آپ ﷺ کو اسے کھاتے دیکھا ہے اور اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔'' (عن زہدم رحمہ اللہ)

وضاحت: مرغ حلال جانوروں میں سے ہے، اس کا گوشت حرام نہیں، البتہ اگر اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح

کیا گیا ہو، یا ذبح کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ ترک کردی ہو یا وہ از خود طبعی موت یا کسی اور طرح مرگیا ہو یا کوئی ایسی صورت پیش آئی ہو جس سے حلال حرام ہوجاتا ہے تو اس کا گوشت حلال نہ ہوگا بلکہ حرام ہوگا

803 : ''رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن پنجے (سے کھانے) والے تمام پرندوں اور کچلیوں (نوکیلے دانتوں سے چیرنے، پھاڑنے) والے تمام درندوں کو کھانے سے منع فرمایا۔''

(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

804 : ''رسول اکرم ﷺ نے سمندر کے پانی کے بارے میں فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار بھی حلال ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

805 : ''ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ 7 جنگیں لڑیں، ہم اس دوران ٹڈی کا گوشت کھاتے تھے۔'' (عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

806 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک چیونٹی نے نبیوں میں سے ایک نبی کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے گھر کو جلا دینے کا حکم دیا اور وہ جلا دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی: اگر تمہیں کسی چیونٹی نے کاٹ لیا تھا تو (ایک ہی کو مارتے مگر) تم نے ایک ایسی امت (مخلوق) کو مار ڈالا جو (ہماری) تسبیح (پاکی بیان) کر رہی تھی۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الضَّحَایَا...قربانی کے احکام و مسائل

807 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ ذی الحجہ کے ابتدائی 10 دنوں میں نہ اپنے ناخن کاٹے اور نہ ہی بال کٹوائے۔'' (عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

808 : ''رسول اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کو نماز عید پڑھائی، جب نماز مکمل کرلی تو دیکھا کہ کچھ بکریاں (نماز سے پہلے ہی) ذبح کر دی گئیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز عید سے پہلے جس نے قربانی ذبح کر دی ہے اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی ہے تو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

(عن جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ)

809 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے لئے یہ جانور جائز نہیں ہیں : کانا جس کا کانا پن صاف معلوم ہو، لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری صاف ظاہر ہو، دُبلا اور کمزور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔'' (عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

810 : ''رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم (جانوروں کے) آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیں اور کسی ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کا کان سامنے سے کٹا ہو، نہ دم کٹے جانور کی اور نہ ایسے جانور کی جس کے کان میں سوراخ ہوں۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

811 : ''رسول اکرم ﷺ نے سینگ ٹوٹے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔''
(عن علی رضی اللہ عنہ)

812 : ''رسول اکرم ﷺ نے 2 چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینگ برابر تھے۔ آپ ﷺ نے بِسۡمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ کہا اور اپنا (دایاں) پاؤں ان کی گردن کے پہلو پر رکھ کر ذبح کیا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

813 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (حج) تمتع کر رہے تھے، ہم نے 7 لوگوں کی طرف سے ایک گائے ذبح (قربانی) کی۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

814 : ''ہم بھی ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ قربانی کا دن آ گیا، ہم ایک اونٹ میں دس دس افراد اور ایک گائے میں سات سات افراد شریک ہوئے۔''
(عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

وضاحت : گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ کی قربانی میں 10 افراد حصہ رکھ سکتے ہیں اگر اکیلا کوئی شخص گائے یا اونٹ کی قربانی کرنا چاہے تو وہ بھی کرسکتا ہے جیسا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے اکیلے 100 اونٹوں کی قربانی کی تھی

815 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز سے (جانور کا) خون بہہ جائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، سوائے اس کے جو دانت اور ناخن سے ذبح کیا گیا ہو۔'' (عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ)

وضاحت : دانت اور ہڈی سے جانور ذبح کرنا منع ہے

816 : ''ایک بھیڑیئے نے ایک بکری میں دانت گاڑ دیئے، لوگوں نے اسے تیز دھار والے پتھر سے ذبح کر دیا رسول اکرم ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دی۔'' (عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

817 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے احسان (اچھے سلوک اور برتاؤ) کو ہر چیز میں فرض کیا ہے لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو۔ تم اپنی چھریاں تیز کر لیا کرو اور جانور کو (ذبح کرتے وقت) آرام پہنچاؤ۔'' (عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

818 : ''رسول اکرم ﷺ نے سینگ والے 2 چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی اور اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھ کر اور اپنا پاؤں ان (کی گردن) کے پہلو پر رکھ کر انہیں ذبح کیا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

819 : ''رسول اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنی بعض اونٹنیوں کو نحر کیا اور بعض کو دوسروں نے نحر کیا۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

820 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم لوگوں کو 3 چیزوں سے روکا تھا : ① قبروں کی زیارت کرنے سے۔ اب ان کی زیارت کر سکتے ہو، اس زیارت سے تم میں خیر و بھلائی بڑھنی چاہئے ② میں نے تمہیں 3 دن بعد قربانی کا گوشت کھانے سے روکا تھا۔ اب کھا سکتے ہو اور روک کر رکھ سکتے ہو ③ میں نے تمہیں کچھ برتنوں میں پینے سے روکا تھا۔ اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن کوئی نشہ لانے والی چیز نہ پیو۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : قربانی کا گوشت غریبوں میں تقسیم کے بعد جو بچ جائے وہ محفوظ کر سکتے ہیں لیکن یہ درست نہیں کہ غریب بھوکے رہیں اور آپ قربانی کا گوشت محفوظ کر کے رکھ لیں

821 : ''کچھ اعرابی (دیہاتی) ہمارے پاس گوشت لاتے تھے، ہمیں نہیں معلوم ہوتا کہ انہوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا (بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھی) ہے یا نہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو اور اسے کھاؤ۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : اگر ثابت ہو جائے کہ ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا گیا تو کھانا درست نہیں مگر بلاوجہ شک و شبہ کرنا درست نہیں ہے

822 : ''میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب سے ملنے گیا تو دیکھا کہ چند لوگ ایک مرغی کو

نشانہ بنا کر مار رہے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن ہشام بن زید رضی اللہ عنہ)

823 : رسول اکرم ﷺ نے مجثمہ (وہ جانور جسے باندھ کر نشانہ لگا کر مار ڈالا گیا ہو) سے، جلّالہ (گندگی کھانے والے جانور) کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

كِتَابُ الْبُيُوْعِ ...خرید وفروخت کے احکام ومسائل

824 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پاکیزہ کھانا وہ ہے جو آدمی اپنی (محنت کی) کمائی سے کھائے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : ماں باپ اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھانے کا مکمل حق رکھتے ہیں اولاد انہیں منع نہیں کرسکتی

825 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری اولاد سب سے پاکیزہ کمائی ہے لہٰذا تم اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

826 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی پرواہ نہ ہوگی کہ اسے مال کہاں سے ملا، حلال طریقے سے یا حرام طریقے سے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : یعنی اسے مال کمانے کی شدید حرص ہوگی اس بارے میں وہ حلال وحرام کا کوئی خیال نہیں رکھے گا ﴾

827 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال و دولت بہت زیادہ ہو جائے گا، تجارت کو ترقی ملے گی، علم اٹھ جائے گا، ایک شخص مال بیچے گا پھر کہے گا: نہیں، جب تک کہ میں فلاں گھرانے کے سوداگر سے مشورہ نہ کرلوں اور ایک بڑی آبادی میں کاتبوں (لکھنے والوں) کی تلاش ہوگی لیکن وہ نہیں ملیں گے۔''

(عن عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ)

828 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو جدا ہونے تک

(سودا منسوخ کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے، اگر وہ سچ بولیں اور (عیب کو) صاف صاف بیان کردیں گے تو ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو ان کی خرید وفروخت کی برکت جاتی رہے گی۔'' (عن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : تاجر کو اپنی خرید وفروخت کے معاملے میں جھوٹ سے بچنا چاہئے اور اپنے سامان کے عیب کو بتا دینا چاہئے پھر تجارت میں برکت ہوگی ﴾

829 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''3 لوگ ایسے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: ① کسی کو کوئی چیز دے کر احسان جتانے والا ② غرور اور تکبر سے تہبند (پائجامہ، شلوار، چادر، پتلون، وغیرہ) لٹکانے والا ③ جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔'' (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

830 : ''تم خرید وفروخت میں کثرت سے قسمیں نہ کھایا کرو، اس لئے کہ (قسم کھانے سے) سامان تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔'' (عن ابی قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ)

831 : ''تین لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا، ان کے لئے دردناک عذاب ہے: ایک وہ شخص جو راستے میں فاضل (اپنی ضرورت سے زائد) پانی کا مالک ہو اور مسافر کو دینے سے منع کرے، دوسرا وہ شخص جو دنیا کی خاطر کسی امام (خلیفہ) کے ہاتھ پر بیعت کرے، اگر وہ اس کا مطالبہ پورا کرے تو عہد بیعت کو پورا کرے اور اگر وہ اس کا مطالبہ پورا نہ کرے تو عہد بیعت کو پورا نہ کرے، تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد کسی شخص سے کسی سامان کا سودا کرے اور اس کے لئے اللہ کی قسم کھائے کہ یہ اتنے اتنے میں لیا گیا تھا تو دوسرا (یعنی خریدنے والا) اسے سچا جانے (حالانکہ اس نے اس سے کم قیمت میں خریدی تھی)۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

832 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب بکری یا اونٹنی بیچے تو اس کے تھن

میں دودھ روک کر نہ رکھے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: اس طرح کرنے سے خریدار کے ساتھ دھوکہ ہوگا اور کسی کو دھوکہ دینا جائز نہیں ہے

833: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا جانور خریدا جس کا دودھ اس کے تھن میں روک کر رکھا گیا ہو تو دودھ دوھنے کے بعد اختیار ہے کہ وہ چاہے تو اسے رکھے چاہے تو واپس لوٹا دے اور (دودھ دوھنے کے عوض) اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دیدے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

834: رسول اکرم ﷺ نے (شہر سے) باہر نکل کر سامان خریدنے سے، مہاجر (شہری) کو دیہاتی کا مال بیچنے سے، جانوروں کے تھن میں قیمت بڑھانے کی غرض سے دودھ روک کر رکھنے سے، دوسروں کے لئے قیمت بڑھا چڑھا کر لگانے سے، اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت بڑھانے سے اور عورت کو اپنی سوکن کے لئے طلاق کا مطالبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

835: ''رسول اکرم ﷺ نے تجارتی قافلے سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا۔''

(عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت: تجارتی قافلے سے آگے جا کر ملنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس قافلے کو بازار کی قیمت معلوم نہیں اس سے سستے داموں مال خرید کر خوب نفع کمایا جائے اس لئے اس سے منع کر دیا گیا

836: ''رسول اکرم ﷺ نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو (یعنی پک) جائیں۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ، یہ خوش رنگ ہونا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ سرخ (یا پیلے) ہو جائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک دے (یعنی وہ پکنے سے پہلے گر جائیں) تو تم میں کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لے گا۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

837: ''رسول اکرم ﷺ نے کئی سال تک کے لئے (ادھار) پھل بیچنے سے منع فرمایا ہے۔''

(عن جابر رضی اللہ عنہ)

838: ''رسول اکرم ﷺ سے تازہ کھجوروں کے بدلے خشک کھجور بیچنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس موجود صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوال کیا: جب تازہ کھجور سوکھ جاتی ہے تو کیا کم ہو جاتی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔''

(عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

839: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کے بدلے کھجور، گیہوں کے بدلے گیہوں، جو کے بدلے جو اور نمک کے بدلے نمک میں خرید وفروخت نقد ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود لیا، سوائے اس کے کہ جنس بدل جائے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

840: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کے بدلے چاندی نہ بیچو مگر برابر برابر اور ان میں سے کسی کو نقد کے بدلے ادھار نہ بیچو۔''

(عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

841: ''خیبر کے دن میں نے ایک ایسا ہار 12 دینار میں خریدا جس میں سونا اور نگینے لگے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں (سونے اور نگینوں کو) الگ الگ کیا تو اس میں لگا ہوا سونا 12 دینار سے زیادہ کا تھا۔ میں نے اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک اسے (ہار میں لگے ہوئے سونے اور نگینوں کو) الگ الگ نہ کر لیا جائے اسے نہ بیچا جائے۔'' (عن فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ)

842: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے اس وقت تک آگے نہ بیچے جب تک اسے مکمل طور پر اپنے قبضہ میں نہ لے لے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

843: ''ہم رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو بھیجتے جو ہمیں آپ ﷺ کا پیغام دیتا کہ خریدے گئے اناج کو فروخت کرنے کے لئے کسی دوسری جگہ لے جا کر فروخت کیا جائے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

وضاحت: دوسری جگہ پر لے جانے میں یہ مصلحت ہے کہ مزدوروں کے لئے روزگار بنے اور چیز کی اصل حقیقت واضح ہوجائے کہ خراب تو نہیں ہے

844 : ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرے پاس ایک شخص آتا اور وہ مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں۔ کیا میں وہ چیز اسے بیچ دوں اور پھر وہ چیز بازار سے خرید کر اسے دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز تمہارے پاس موجود نہ ہو اس کا سودا نہ کرو۔'' (عن حکیم بن حزام ؓ)

845 : ''رسول اکرم ﷺ نے حاملہ کے حمل کی بیع (خرید و فرخت) سے منع فرمایا۔ یہ ایسی بیع تھی جو زمانہ جاہلیت میں لوگ کرتے تھے کہ ایک شخص اونٹنی خریدتا اور پیسے دینے کا وعدہ اس وقت تک کے لئے کرتا جب وہ اونٹنی بچہ جنے اور پھر اس کا بچہ (بڑا ہو کر بچہ) جنے۔''

(عن عبداللہ بن عمر ؓ)

846 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شفعہ کا حق ہر چیز میں ہے، زمین ہو یا کوئی احاطہ (باغ وغیرہ)، کسی حصہ دار کے لئے جائز نہیں کہ اپنے دوسرے حصہ دار کی اجازت کے بغیر اپنا حصہ بیچے، اگر اس نے بیچ دیا تو وہ (دوسرا حصہ دار) اس کا زیادہ حقدار ہو گا یہاں تک کہ وہ خود اس کی اجازت دیدے۔'' (عن جابر ؓ)

﴿ وضاحت : شفعہ زمین، باغ، گھر وغیرہ میں جب کوئی حصہ دار ہو تو ایسا حصہ دار اگر اپنا حصہ بیچنا چاہتا ہے تو دوسرے شریک کو پہلے بتائے، اگر وہ اسی قیمت پر لینے پر راضی ہو جائے تو اسی کا حق ہے۔ اگر اجازت دیدے تب دوسرے کو بیچنا جائز ہو گا اور اگر اس کی اجازت کے بغیر بیچ دیا تو وہ اس بیع کو قاضی منسوخ کرا سکتا ہے ﴾

847 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار اناج (غلہ) خریدا اور اس کے پاس اپنی ایک زرہ (جنگی لباس) گروی رکھوائی۔'' (عن عائشہ ؓ)

﴿ وضاحت : کسی کے پاس کوئی چیز گروی رکھوا کر قرض لینا جائز ہے ﴾

848 : ''رسول اکرم ﷺ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔'' (عن جابر ؓ)

﴿ وضاحت : وہ پانی جو کسی کی ذاتی ملکیت میں نہ ہو جیسے نہر اور چشمے کا پانی۔ اگر پانی پر کسی طرح کا خرچ آیا ہو تو ایسے پانی کا بیچنا منع نہیں ہے جیسے راستوں میں ٹھنڈا پانی، منرل واٹر وغیرہ لیکن مفت پانی پلانا بہت اجروثواب کا باعث اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے ﴾

849 : ''رسول اکرم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کے ہاتھ میں اپنی (چوری کی ہوئی) چیز پائے اور اس پر چوری کا الزام نہ ہو تو چاہے تو اتنی قیمت ادا کر کے اس سے لے لے جتنے میں اس نے اسے خریدا ہے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔'' (عن اسید بن حضیر بن سماک ؓ)

850 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے 40 ہزار قرض لئے۔ جب آپ ﷺ نے مجھے لوٹائے تو میرے لئے یہ دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ تمہیں، تمہارے گھر والوں اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے، قرض کا بدلہ تو شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہی ہے۔'' (عن عبداللہ بن ابی ربیعہ ؓ)

﴿ وضاحت : قرض واپس کرتے وقت قرض دینے والے کے لئے خیر و برکت کی دعا کرنی چاہئے ﴾

851 : ''ایک انصاری کا جنازہ پڑھانے سے پہلے آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟ میں نے کہا: میں اس کی ضمانت لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پورا ادا کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں (پھر آپ ﷺ نے جنازہ پڑھایا)۔'' (عن ابی قتادہ ؓ)

852 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض اچھی طرح (مقررہ وقت پر) ادا کرتے ہیں۔'' (عن ابی ہریرہ ؓ)

853 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو (اس عمل پر) جنت میں داخل کر دیا کہ وہ خریدتے، بیچتے (قرض) دیتے اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا تھا۔''

(عن عثمان بن عفان ؓ)

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْقَوَدِ وَالدِّيَاتِ

قسامہ، قصاص اور دیت کے احکام و مسائل

854 : ''رسول اکرم ﷺ نے قسامہ (مقدمات میں قسم کھانے) کو اسی حالت پر باقی رکھا جس پر وہ جاہلیت میں تھا۔'' (عن سلیمان بن یسار ؓ)

﴿ وضاحت : زمانہ جاہلیت میں مقدمات میں اگر گواہ نہ ملتا تو مدعی علیہ قسم دے کر اپنی صفائی بیان کرتا تھا جسے اسلام نے برقرار رکھا ہے ﴾

855 : ''قسامہ جاہلیت میں رائج تھا، پھر اسے رسول اکرم ﷺ نے اس انصاری کے سلسلے میں باقی رکھا جو یہودیوں کے کنویں میں مرا ہوا پایا گیا تو انصار نے کہا: ہمارے آدمیوں کا قتل یہودیوں نے کیا ہے۔'' (عن سعید بن مسیب رحمہ اللہ)

856 : '' رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو قتل کر دیا گیا، قاتل کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میرا ارادہ اسے قتل کا نہیں تھا، آپ ﷺ نے مقتول کے ولی سے فرمایا: سنو، اگر یہ سچ کہہ رہا ہے اور اس کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تو تم بھی جہنم میں جاؤ گے۔ اس نے اسے چھوڑ دیا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

857 : ''میری 2 بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی لکڑی سے مارا اور اس کے پیٹ کے بچے کو مار ڈالا، آپ ﷺ نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دیت دینے کا حکم دیا۔''

(عن حمل بن مالک رضی اللہ عنہ)

858 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''3 صورتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں: ① جان کے بدلے جان ② شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے ③ دین (اسلام) چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اختیار کرے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

859 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمام مسلمانوں کا خون برابر ہے وہ غیروں کے مقابل (باہمی نصرت و معاونت میں) گویا ایک ہاتھ ہیں اور ان کا کم مرتبہ والا شخص بھی سب کی طرف سے عہد و امان کی ذمہ داری لے سکتا ہے۔ کوئی مومن کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی (مسلمانوں کے علاقہ میں رہنے والا غیر مسلم جو حکومت کو ٹیکس ادا کرتا ہو) کو جب تک وہ ذمہ میں رہے۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

860 : ''ایک یہودی نے زیورات حاصل کرنے کی خاطر ایک لڑکی کو قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس (لڑکی) کے قصاص میں اسے (یہودی کو) قتل کرنے کا حکم دیا۔''

(عن انس رضی اللہ عنہ)

861 : ''رسول اکرم ﷺ کے پاس قصاص کا ایک معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے اسے معاف کر دینے کا حکم دیا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿وضاحت: یعنی: سفارش کی کہ قصاص نہ لیں اور دیت پر راضی ہو جائیں﴾

862 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا کوئی آدمی قتل ہو گیا ہو تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے، چاہے تو قصاص (بدلہ) لے اور چاہے تو دیت لے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

863 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی ذمی (غیر مسلم جو مسلمانوں کے علاقہ میں رہتا ہے) کو بلا وجہ قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت حرام کر دی ہے۔''

(عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

864 : ''رسول اکرم ﷺ نے دانت میں قصاص کا فیصلہ فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

865 : ''میری پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو آپ ﷺ نے قصاص کا فیصلہ صادر فرمایا، ان کے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، فلاں کے دانت نہیں توڑے جائیں گے اور وہ لوگ اس سے پہلے اس کے گھر والوں سے معافی اور دیت کی بات کر چکے تھے، پھر جب ان کے بھائی نے قسم کھائی تو وہ لوگ معاف کرنے پر راضی ہو گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

866 : ''ایک شخص کا جھگڑا ہو گیا ان میں سے ایک نے دوسرے کو دانت سے کاٹا، پہلے نے اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے چھڑایا تو اس کا دانت اکھڑ گیا، یہ مقدمہ آپ ﷺ تک لایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتا ہے پھر آپ ﷺ نے اسے تاوان نہیں دلایا۔'' (عن یعلی رضی اللہ عنہ)

867 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' آنکھ جس سے نظر نہیں آتا اور وہ اپنی جگہ پر موجود ہے

اگر کوئی اسے پھوڑ دے یا نکال دے تو صحیح سالم آنکھ کی نسبت اس کی دیت ایک تہائی، شل ہاتھ جب کاٹ دیا جائے تو صحیح سالم ہاتھ کی نسبت اس کی دیت ایک تہائی اور دانت جب اکھاڑ دیا جائے تو صحیح سالم دانت کی دیت ایک تہائی ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

868 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت 10-10 اونٹ ہیں۔'' (عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اگر کوئی کسی کی کوئی انگلی توڑے تو بطور دیت اسے 10 اونٹ یا اس کے برابر قیمت دینا پڑے گی مگر یہ کہ صاحب معاملہ معاف کر دے ﴾

869 : ''فتح مکہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ زخم میں جس میں ہڈی کھل جائے اس کی دیت 5-5 اونٹ ہیں۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : بشرطیکہ یہ زخم چہرہ اور سر پر ہو۔ اگر ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں ہے تو اس کا فیصلہ قاضی یا حاکم کرے ﴾

870 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی ہنگامے میں کسی پتھر، کوڑے یا ڈنڈے سے مارا جائے تو اس کی دیت وہی ہے جو قتل خطا کی ہے اور جس نے جان بوجھ کر مارا تو اس میں قصاص ہے اور جو کوئی اس کے اور اس کے (قصاص اور قاتل) کے درمیان حائل ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ ہی کوئی نفل۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: قتل تلوار سے ہو یا ایسے ہتھیار سے جس سے قتل کیا جاتا ہے: اگر قتل کی نیت سے ہو تو جان بوجھ کر قتل میں شمار ہوگا، اس میں قصاص ہے یا معاف کر دینے کی صورت میں دیت ہے اور اگر قتل غلطی سے ہو خواہ کسی چیز سے بھی ہو تو اس میں دیت ہے، یہی حکم بندوق یا بم کا بھی ہوگا، فساد اور ہنگامے میں قتل خواہ کسی چیز سے ہو وہ غلطی سے قتل مانا جائے گا اور اس میں دیت ہوگی قصاص نہیں ﴾

871 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خطا یعنی شبہ عمد کے طور پر جو شخص کوڑے یا ڈنڈے سے مر جائے تو اس کی دیت 100 اونٹ ہے، ان میں سے 40 حاملہ اونٹنیاں ہوں۔''
(عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

872 : ''ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اس کے بچے کی دیت پچاس بکریاں طے کیں اور اس دن سے آپ ﷺ نے (بلاوجہ) پتھر پھینکنے سے بھی منع فرما دیا۔'' (عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

873 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں جھانکے پھر وہ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لے سکے گا نہ ہی کوئی اور بدلہ۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

874 : ''رسول اکرم ﷺ انصار کے کچھ لوگوں کو خطاب کر رہے تھے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ بنی ثعلبہ بن یربوع کے بیٹے ہیں، انہوں نے فلاں کو جاہلیت میں قتل کیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی جان کا قصور کسی دوسری جان پر نہیں ہوگا۔'' (عن ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی اگر باپ نے کسی کو قتل کیا تو باپ کی جگہ بیٹے کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا ﴾

875 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی نماز میں ہو اور کوئی انسان سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اسے طاقت بھر روکے، اگر وہ نہ روکے تو اس سے لڑے، اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : نمازی کے سامنے سے اگر کوئی گزرنے کی کوشش کرے تو اگر دائیں طرف سے آئے تو دایاں ہاتھ آگے کر دے بائیں طرف سے آئے تو بایاں ہاتھ آگے کر کے اسے روکے ﴾

876 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ قَطْعِ السَّارِقِ ... چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احکام و مسائل

877 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو زنا کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا، جب چوری کرنے والا چوری کرتا ہے تو چوری کے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا، جب شراب پینے والا شراب پیتا ہے تو پیتے وقت اس کا ایمان نہیں رہتا۔ اس کے بعد بھی اب تک اس کی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : گناہ کرتے وقت انسان کے اندر سے ایمان نکل جاتا ہے اگر اس حالت میں اس کی موت واقع ہوجائے تو کیا ہوگا؟ اس لئے اگر کسی سے کوئی بھی گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کیجئے ﴿

878 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ایمان رکھتے ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شخص ایمان رکھتے ہوئے چوری نہیں کرتا، کوئی شخص ایمان رکھتے ہوئے شراب نہیں پیتا اور نہ ہی وہ ایمان رکھتے ہوئے کوئی ایسی لوٹ مار کرتا ہے جس کی طرف لوگوں کی نظریں اٹھتی ہوں۔“

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

879 : ”رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک الزام میں قید میں رکھا پھر اسے رہا کر دیا۔“

(عن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : تحقیق اور تفتیش کی غرض سے ملزم کو نظر بند یا قید کیا جاسکتا ہے ﴿

880 : ”ایک شخص نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی چادر چرالی پھر وہ اسے لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب، اسے میرے پاس لانے سے پہلے ہی کیوں معاف نہیں کیا؟ پھر آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔“ (عن صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : اگر کسی مجرم کو صاحب معاملہ معاف کرنا چاہے تو قاضی کے پاس لانے سے پہلے معاف کرسکتا ہے اس سے حد ساقط ہوجائے گی ﴿

881 : ”ایک (امیر) عورت نے رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں چوری کی۔ لوگوں نے کہا: اس سلسلے میں، آپ ﷺ سے صرف اسامہ رضی اللہ عنہ ہی بات کر سکتے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے اس سلسلے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ، بنی اسرائیل انہی چیزوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب ان میں کوئی اونچے طبقے کا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر ان میں کوئی نچلے طبقے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ اگر اس جگہ فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔“ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

882 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو چوری کرنے والے پر۔“

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : یعنی چور تھوڑے سے مال کے حصول کے لئے ہاتھ کٹنا قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کی قدر نہیں کرتا ﴿

883 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایک حد کا نافذ ہونا اہل زمین کے لئے 30 دن بارش ہونے سے بہتر ہے۔“ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : یعنی بارش عام طور پر رزق میں وسعت اور خوشحالی کا سبب ہوتی ہے، مگر حد کا نفاذ معاشرہ میں امن و امان کے قیام کا باعث ہے جو بہت مفید اور برکت وخوشحالی کا باعث ہے ﴿

884 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ڈھال کی قیمت (یا اس کے برابر چیز چوری کرنے پر) چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار کے برابر ہے۔“ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

885 : ”رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کتنا مال چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: درخت پر لگے پھل میں نہیں کاٹا جائے گا لیکن جب وہ کھلیان میں پہنچا دیا جائے تو ڈھال کی قیمت کے برابر چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پہاڑ پر چرنے والے جانوروں میں نہیں کاٹا جائے گا البتہ جب وہ اپنے رہنے کی جگہ میں آجائیں تو ڈھال کی قیمت کے برابر ہاتھ چوری کرنے پر کاٹا جائے گا۔“ (عن عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ)

886 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نہ پھل چرانے اور نہ ہی گابا (کھجور کا پھل دار خوشہ) چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔“ (عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت : اگر کسی کو بھوک وغیرہ لگی ہو اور اس نے کوئی پھل وغیرہ چرا کر کھالیا تو اس پر ہاتھ کاٹنے کی حد نہیں لگے گی البتہ اگر زیادہ مال چرائے تو حد نافذ ہوگی ﴿

887 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سفر کے دوران (چور کے) ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔“ (عن بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : سفر کے دوران اسے اپنا سامان گھر پہنچانے میں مشکل ہوگی اس لئے بھی کہ بسا اوقات خون نہیں رکتا اس کی موت واقع ہونے کا امکان ہے ﴾

888 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''امانت میں خیانت کرنے والے، علانیہ لوٹ مار کرنے والے اور اچک لینے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : خیانت، اچک لینے اور چھین لینے میں اس لئے ہاتھ کاٹا نہیں ہے کہ ان کاموں کو کرنے والوں پر آسانی سے اور جلد قابو پایا جاسکتا اور گواہی قائم کی جاسکتی ہے، برخلاف چوری کے ﴾

کِتَابُ الْاِیْمَانِ وَشَرَائِعِہٖ... ایمان اور ارکان ایمان

889 : ''رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔''

(عن عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ)

وضاحت : مبرور حج سے مراد ایسا حج جس میں کسی گناہ کی آمیزش نہ ہو نہ حج کے دوران اور نہ حج کے بعد

890 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''3 چیزیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس اور اس کا مزہ پاسکے گا : ① اللہ اور اس کے رسول(ﷺ) اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہوں ② آدمی دوسروں سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے اور نفرت کرے تو اللہ تعالیٰ کے لئے ③ اگر بڑی آگ بھڑکائی جائے تو اس میں گرنا اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو بہ نسبت اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے۔''

(عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

891 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں اطمینان رکھیں۔''

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

892 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی بندہ اسلام قبول کرتا اور اچھی طرح مسلمان

بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نیکی لکھ لیتا ہے اور اس کی ہر برائی مٹا دی جاتی ہے پھر اس کے بعد بھلائی کا بدلہ 10 گنا سے لے کر 700 گنا تک ہوتا ہے اور برائی کا بدلہ اتنا ہی ہوتا ہے (جتنی اس نے کی) سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ معاف ہی کر دے (تو برائی کا بدلہ نہیں دیا جاتا)۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

893 : ''ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ جان پہچان والا ہو یا نہ ہو۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

894 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے: ① یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ دینا ④ حج کرنا ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

895 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پھر وہ ہمارے قبلے کی طرف رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں تو ان کے خون اور ان کے مال ہم پر حرام ہو گئے مگر کسی حق (قصاص حد وغیرہ) کے بدلے، ان کے لئے وہ سب ہے جو (عام) مسلمانوں کے لئے ہے اور ان پر وہ سب ہے جو مسلمانوں پر ہے۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

896 : ''ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے، پھر آپ ﷺ نے سورۃ الممتحنۃ (60) پڑھی پھر فرمایا: تم میں سے جو اپنے اقرار کو پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس (محفوظ) ہے اور جو ان میں سے کوئی کام کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے چھپا لے تو اب یہ اللہ تعالیٰ پر ہے کہ چاہے تو سزا دے اور چاہے تو معاف کر دے۔'' (عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

897 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کی 70 سے زائد شاخیں ہیں، ان میں سب سے سب سے افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے۔ حیاء (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

898 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے اپنے بچوں، اس کے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ اسے محبوب نہ ہو جاؤں۔“

(عن انس رضی اللہ عنہ)

899 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس میں 4 چیزیں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ ان میں سے کوئی ایک خصلت (عادت) ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ وہ اسے چھوڑ نہ دے: ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے ② وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے ③ امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے ④ جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔“

(عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

900 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رمضان کے مہینے میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرے (تراویح پڑھے) تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

901 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے نماز تہجد پڑھی تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

902 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی ضمانت لی ہے جو اس کے راستے میں نکلا اور اس کا یہ نکلنا جہاد کے مقصد سے، اللہ پر ایمان اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی وجہ سے ہو تو وہ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے وطن

لوٹا دے جہاں سے وہ نکلا تھا اس اجر یا مال غنیمت کے ساتھ جو اسے ملا ہو۔“ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

903 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”یہ دین آسان ہے اور جو دین میں (عملی طور پر بدعت وغیرہ کے ذریعے) سختی برتے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا (اسے تھکا دے گا) لہٰذا صحیح راستے پر چلو (اگر دین پر مکمل طور سے عمل نہ کرسکو تو کم از کم) دین سے قریب رہو، لوگوں کو دین کے معاملے میں خوش رکھو (نفرت نہ پیدا کرو) انہیں آسانی مہیا کرو اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز (تہجد پڑھا) کرو۔“ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

904 : ”رسول اکرم ﷺ جب میرے پاس آئے تو ایک عورت بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں عورت ہے، یہ اس قدر نمازیں پڑھتی ہے کہ سوتی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو، تم اتنا عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا لیکن تم (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے اسے تو وہ عمل سب سے زیادہ پسند ہے جسے آدمی پابندی سے کرے۔“ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

905 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش ہونے کی جگہوں میں چلا جائے گا، وہ اس طرح فتنوں سے اپنے دین کو بچائے گا۔“ (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

906 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو 2 ریوڑوں میں چل رہی ہو، کبھی وہ ادھر جاتی ہے اور کبھی اُدھر، وہ نہیں سمجھ پاتی کہ کس ریوڑ کے ساتھ چلے۔“ (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

907 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، سنترے کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، کھجور کی مانند ہے کہ اس کا مزہ اچھا لیکن کوئی خوشبو نہیں ہے۔ اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ (خوشبودار گھاس وغیرہ) کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن مزہ کڑوا

ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال تمہ (اندرائن) جیسی ہے کہ اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہے۔'' (عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

908 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔'' (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

909 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب بری بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل میں بُرا جانے یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

910 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا، میں نے خواب دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں، بعض کی قمیص چھاتی تک ہے، بعض کی اس سے بھی نیچے ہے اور میرے سامنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا، وہ ایسی (لمبی) قمیص پہنے ہوئے تھے جسے وہ گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دین۔ (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ سرتاپا مومن ہیں ان کا ایمان ان کے جسم میں کامل شکل میں رچا بسا ہوا ہے ﴾

911 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا، تم سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہل اسلام محبت رکھتے ہیں جبکہ منافقین ان سے بغض رکھتے ہیں ﴾

912 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انصار (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے نفرت نفاق کی نشانی ہے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

913 : ''رسول اکرم ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے بھائی کو شرم و حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو (لمبی چوڑی نصیحت) چھوڑ دو (صرف یہ بتاؤ کہ) شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت: یعنی مومن شرم و حیا والا ہوتا ہے ﴾

كِتَابُ الزِّيْنَةِ مِنَ السُّنَنِ

زیب و زینت اور آرائش کے احکام و مسائل

914 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''10 چیزیں فطرت (تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت) ہیں: ① مونچھیں کتروانا ② ناخن کاٹنا ③ انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں کو دھونا ④ داڑھی چھوڑنا ⑤ مسواک کرنا ⑥ ناک میں پانی ڈالنا ⑦ بغل کے بال اکھیڑنا ⑧ ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ⑨ استنجا کرنا ⑩ کلی کرنا۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

915 : ''میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مونچھیں نہیں کاٹیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' (عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: حجامت بنوانے کے لئے زیادہ سے زیادہ 40 دن مقرر ہیں اس کے بعد حجامت نہ بنوانے پر گناہ ملتا ہے اور مونچھیں بھی حجامت میں شامل ہیں بہتر ہے ہفتے یا 15 دن بعد حجامت بنوالیں ﴾

916 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا تھا اور کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے (آئندہ) ایسا کرنے سے روکا اور فرمایا: یا تو پورا سر مونڈو یا پھر پورے سر پر بال رکھو۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

917 : ''رسول اکرم ﷺ کے بال درمیانے قسم کے تھے، نہ بہت گھنگریالے تھے، نہ بہت سیدھے، اور وہ کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک ہوتے تھے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

918 : ''رسول اکرم ﷺ (کاموں کو) دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے (کوئی چیز) لیتے تو دائیں ہاتھ سے، دیتے تو دائیں ہاتھ سے۔ آپ ﷺ ہر کام میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے تھے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

919 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے رویفع، شاید میرے بعد تمہاری عمر لمبی ہو، لہٰذا تم لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی میں گرہ لگائی یا گھوڑے کے گلے میں تانت (دھاگے کی رسی) ڈالی (کہ نظر نہ لگے) یا کسی چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد (ﷺ)

اس سے بری ہیں۔'' (عن رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ)

920 : ''رسول اکرم ﷺ نے (سر یا داڑھی سے) سفید بال اکھاڑنے سے منع فرمایا ہے۔''
(عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

921 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت : یعنی ان کی مخالفت کرو اور خضاب لگاؤ

922 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہتر چیز جس سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلو مہندی اور کتم ہے۔'' (عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

وضاحت : کتم ایک پودا ہے جسے مہندی کے ساتھ ملاتے ہیں، ان دونوں کو ملا کر استعمال سے بالوں کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے

923 : ''رسول اکرم ﷺ خضاب نہیں لگاتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کے ہونٹ کے نیچے، کان کے پاس، داڑھی اور سر میں تھوڑی سی سفیدی تھی۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

924 : ''ایک عورت نے رسول اکرم ﷺ کو ایک تحریر دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ وہ بولی: اے اللہ کے رسول ﷺ، میں نے ایک تحریر دینے کے لئے آپ ﷺ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو آپ ﷺ نے اسے نہیں لیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ وہ عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا۔ میں نے عرض کیا: عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم عورت ہوتو اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگو۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو اپنی نسوانیت کی علامت اختیار کئے رہنا چاہئے اور مردوں سے مشابہت کی کوئی بات اختیار نہیں کرنی چاہئے

925 : ''حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر کھڑے ہوئے ان کے ہاتھوں میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا۔ انہوں نے کہا: کیا حال ہے مسلمان عورتوں کا جو ایسا کرتیں ہیں۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس عورت نے اپنے سر میں کوئی ایسا بال

شامل کیا جو اس کا نہیں ہے تو وہ دھوکہ کرتی ہے۔'' (عن سعید مقبری رضی اللہ عنہ)

926 : ''رسول اکرم ﷺ نے گودنے والی، گودوانے والی، بھنوؤں کے بال اکھاڑنے والی، خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کروانے والی اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' (عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

وضاحت : مصنوعی بال لگوانا جائز نہیں اس طرح داغ کر نیل بھرنا ہاتھوں کلائیوں یا جسم کے کسی حصے پر نام لکھوانا بھی جائز نہیں ہے

927 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہترین سرمہ اثمد (ایک پتھر) ہے، وہ نظر تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

928 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ چھپا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہو۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

929 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت مسجد کے لئے نکلے تو خوشبو مٹانے کے لئے اس طرح غسل کرے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

930 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عورت عشا پڑھنے کے لئے (مسجد) آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے۔'' (عن زینب رضی اللہ عنہا)

931 : ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو کبھی خالص عود کی دھونی اور کبھی کافور ملا کر دھونی لیتے اور کہتے کہ رسول اکرم ﷺ اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔'' (عن نافع رضی اللہ عنہ)

932 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم جنت کے زیورات اور اس کا ریشم چاہتے ہو تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔'' (عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

933 : ''زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن میری ناک کٹ گئی، تو میں نے چاندی کی ناک بنوالی، پھر اس میں بدبو آ گئی تو آپ ﷺ نے مجھے سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔''
(عن عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ)

وضاحت : اگر کوئی عضو کٹ جائے تو اس کی جگہ مصنوعی عضو لگا سکتے ہیں

934 : ''رسول اکرم ﷺ نے ریشم لے کر اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اسے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مَردوں پر حرام ہیں۔''

(عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

935 : ''رسول اکرم ﷺ انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔'' (عن علی رضی اللہ عنہ)

936 : ''رسول اکرم ﷺ نے مجھے پھٹے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، سب کچھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیا ہے تو اس کے آثار بھی تمہارے اوپر ہونے چاہئیں۔''

(عن مالک بن نضلہ جشمی رضی اللہ عنہ)

937 : ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے ایسے قافلوں کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ گھنگھرو یا گھنٹے ہوں۔'' (عن سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ الزِّيْنَةِ...زینت اور آرائش کے احکام و مسائل

938 : ''رسول اکرم ﷺ درمیانے قد، چوڑے مونڈھوں اور گھنی داڑھی والے تھے۔ آپ ﷺ کے بدن پر کچھ سرخی ظاہر تھی، سر کے بال کان کی لو تک تھے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو لال جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔'' (عن براء رضی اللہ عنہ)

939 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے پاس کوئی چیز (کنگھی) نہیں ہے جس سے اپنے بال ٹھیک رکھ سکے؟'' (عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : آدمی کا اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھنا اور صاف ستھرا لباس پہننا اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کو پسند ہے ﴾

940 : ''رسول اکرم ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور

اس پر نقش کرایا ہے لہٰذا ایسا نقش کوئی نہ کرائے۔'' (عن انس رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت : اس انگوٹھی میں آپ ﷺ نے نقش کے طور پر محمد رسول اللہ لکھوایا تھا اس لئے دوسروں کو اس کی طرح نقش کرانے سے منع فرما دیا اسے آپ ﷺ مُہر کے طور پر استعمال کرتے تھے ﴾

941 : ''میں 2 زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کفار کا لباس ہے، اسے مت پہنو۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

942 : ''رسول اکرم ﷺ (ایک بار گھر سے) باہر نکلے، آپ 2 سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔'' (عن ابی رمثہ رضی اللہ عنہ)

943 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو، اس لئے کہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں اور اپنے مُردوں کو بھی سفید کفن دیا کرو۔'' (عن سمرہ رضی اللہ عنہ)

944 : ''میں نے عرفات میں رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: (احرام کی حالت میں) جسے تہبند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جسے چپل نہ ملے وہ خف (چمڑے کے موزے) پہن لے۔'' (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

﴿ وضاحت : جب احرام کی حالت میں پاجامہ پہن سکتے ہیں تو احرام کے علاوہ بھی پہن سکتے ہیں ﴾

945 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص تکبر سے اپنا تہبند لٹکایا کرتا تھا تو اسے زمین ہی میں دھنسا دیا گیا، چنانچہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

946 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تہبند آدھی پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کچھ نیچے، اگر ایسا بھی نہ ہو تو پنڈلی کے اخیر تک۔ ٹخنوں کا تہبند میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔''

(عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ)

947 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے کا تہبند (قیامت کے دن) جہنم کی آگ میں ہو گا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

948 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تکبر (گھمنڈ) سے اپنا کپڑا لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ،

عورتیں اپنے دامن کیسے رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسے ایک بالشت لٹکائیں۔ وہ بولیں: تب تو ان کے قدم کھلے رہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک ہاتھ لٹکائیں، اس سے زیادہ نہ کریں۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: عورتیں زیادہ سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ لٹکا لیں، اس سے زیادہ نہیں۔
یہ اجازت اس لئے ہے تاکہ عورتوں کے قدم اور پنڈلیاں چلتے وقت ظاہر نہ ہوں ﴾

949: ''رسول اکرم ﷺ نے پورے بدن پر (ایک) کپڑا لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

950: ''رسول اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن (مکہ میں) داخل ہوئے اور آپ ﷺ کالی پگڑی باندھے ہوئے تھے۔'' (عن جابر رضی اللہ عنہ)

951: ''آپ ﷺ کالی پگڑی باندھے ہوئے تھے اور اس کا کنارہ اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان (پیچھے) لٹکا رکھا تھا۔'' (عن عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ)

952: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ اسے ٹھیک کرا لے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ آدَابِ الْقُضَاةِ

قاضیوں اور قضا کے آداب و احکام اور مسائل

953: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب حاکم فیصلہ (کا ارادہ) کرے اور اجتہاد سے کام لے پھر وہ صحیح فیصلہ تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد کرنے میں غلطی کر بیٹھے تو پھر بھی اس کے لئے ایک اجر ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

954: ''بنو تمیم کے کچھ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ان کا امیر قعقاع بن معبد کو بنائیے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اقرع بن حابس کو بنائیے، اس بات پر دونوں میں بحث ہوگئی اور آوازیں بلند ہو

گئیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اے ایمان والو، (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ سب کچھ سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔'' (الحجرات 49: آیت 01)۔ (عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ)

955: ''رسول اکرم ﷺ نے لوگوں سے سنا کہ وہ ہانی کو ابوالحکم (حکم کا باپ) کی کنیت سے پکارتے ہیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: حکم تو اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور حکم کرنا بھی اسی کا کام ہے، اس نے کہا: میری قوم کے لوگوں کا جب کسی چیز میں اختلاف ہوجاتا ہے تو وہ میرے پاس اپنے مقدمات لے کر آتے ہیں اور میں ان کے درمیان فیصلے کرتا ہوں جس سے دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ یہ بتاؤ تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ اس نے کہا: 3 بیٹے ہیں: شریح، عبداللہ اور مسلم۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ان میں عمر میں کون بڑا ہے؟ اس نے کہا: شریح۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اب سے اپنی کنیت ابوشریح رکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے اور ان کے بیٹے کے لئے دعا (خیر) بھی فرمائی۔'' (عن ہانی رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: نام یا کنیت ایسی نہ رکھیں جس میں شریعت کی خلاف ورزی ہو اگر کسی کا نام یا کنیت ایسی ہو
تو اسے بدل دینا چاہئے جیسا کہ آپ ﷺ نے ابوالحکم کی کنیت بدل کر ابوشریح رکھ دی ﴾

956: ''دو شخص ایک جانور کے بارے میں مقدمہ لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے، ان میں سے کسی کے پاس کوئی بھی گواہ نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: آدھا جانور ایک شخص کا اور آدھا دوسرے شخص کا ہے۔'' (عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی جانور ایک شخص رکھ لے اور دوسرا اس کی آدھی قیمت وصول کر لے ﴾

957: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کرنے والے لوگ رحمان (اللہ تعالیٰ) کے دائیں نور کے منبر پر ہوں گے (یعنی) وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو ان کے ماتحت ہیں انصاف کرتے ہیں۔''

(عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

958 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''7 لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا کسی کا سایہ نہ ہو گا : ① انصاف کرنے والا حکمران ② وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جوانی صرف کرے ③ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہو گئے ④ وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے ⑤ دو ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں ⑥ ایسا شخص جسے مرتبہ والی خوبصورت عورت (غلط کام کے لئے) بلائے تو وہ کہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگ رہا ہے ⑦ ایسا شخص جو صدقہ کرے تو اس طرح چھپا کر کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

959 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم لوگ منصب (حکمرانی) کی خواہش کرو گے، لیکن وہ باعث ندامت وحسرت ہو گی پس دودھ پلانے والی کتنی اچھی ہوتی ہے اور دودھ چھڑانے والی کتنی بری ہوتی ہے۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: یعنی: حکومت اور منصب والی زندگی تو بھلی لگتی ہے لیکن اس کے بعد والی زندگی ابتر اور بری محسوس ہوتی ہے ﴾

960 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عہدہ طلب مت کرو، اس لئے کہ اگر مانگنے سے تمہیں عہدہ ملا تو تم اسی کے سپرد کر دیئے جاؤ گے اور اگر وہ تمہیں بن مانگے مل گیا تو تمہاری اس میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مدد ہو گی۔'' (عن عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

961 : ''جب کسریٰ ہلاک ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے پوچھا: انہوں نے کسے جانشین بنایا؟ لوگوں نے کہا: اس کی بیٹی کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے عورت کو اپنے معاملات (حکومت) سونپ دیئے۔'' (عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

962 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص 2 لوگوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔'' (عن عبدالرحمن بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

﴿ وضاحت: غصہ کی حالت میں قوت فیصلہ کمزور ہو جاتی ہے اس لئے غلط فیصلہ ہونے کا امکان ہوتا ہے ﴾

963 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مسلمان آدمی کا حق (ناحق) قسم کھا کر مار لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب اور جنت اس پر حرام کر دے گا۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا: اگر چہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی ہو۔'' (عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

964 : ''(ابوسفیان کی بیوی) ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، ابوسفیان بخیل شخص ہیں وہ مجھ پر اور میرے بچوں پر اس قدر خرچ نہیں کرتے جو کافی ہو، کیا میں ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں اور انہیں پتا بھی نہ چلے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلائی کے ساتھ اس قدر لے لو کہ تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

965 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، میں ایک انسان ہوں اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے دلیل دینے میں چرب زبان ہو۔ میں تو صرف اس کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہوں جو میں سنتا ہوں، اب اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا کوئی حق دلا دوں (اور وہ حقیقت میں اس کا نہ ہو) تو گویا میں اس کو جہنم کا ٹکڑا دلا رہا ہوں۔'' (عن اُم سلمہ رضی اللہ عنہا)

966 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ نفرت لڑاکے اور جھگڑالو شخص سے ہے۔'' (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

967 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دو عورتوں کے ساتھ ان کا ایک ایک بچہ تھا، بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ اٹھا کر لے گیا، ایک نے دوسری سے کہا: وہ تمہارا بچہ لے گیا، دوسری نے کہا: تمہارا بچہ لے گیا، پھر وہ دونوں مقدمہ لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں تو آپ علیہ السلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور ان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: ایک چھری لاؤ، میں اسے دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی نے کہا: ایسا نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، وہ اسی کا بیٹا ہے، تو انہوں نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت: حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچے کو حقیقت میں ٹکڑے کر کے تقسیم کرنا نہیں تھا، بس اس طریقے سے وہ بچے کی حقیقی ماں کو پہچاننا چاہتے تھے، واقعی میں جس کا بچہ تھا وہ بچے کے ٹکڑے کرنے پر راضی نہیں ہوئی، جب کہ جس کا بچہ نہیں تھا وہ خاموش رہی اور اس طرح آپ علیہ السلام نے حقیقت کا پتہ چلا لیا ﴿

968: ''دو آدمی جھگڑا لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے، ان میں سے ایک نے کہا: ہمارے درمیان کتاب اللہ (قرآن) سے فیصلہ فرمایئے اور دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا اس نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول ﷺ، مجھے بھی کچھ بولنے کی اجازت دیجئے، وہ کہنے لگا: میرا بیٹا اس آدمی کے پاس نوکر تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا رجم ہے، چنانچہ میں نے اسے بدلے میں سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی دے دی، پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے، رجم کی سزا اس کی بیوی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصلہ کروں گا، تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس لوٹائی جائیں گی، پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگائے اور اسے ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا اور اُنیس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کی بیوی کے پاس جائیں، اگر وہ اس جرم کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دیں، چنانچہ اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔'' (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

969: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک مقدمے میں دو فیصلے نہ کرے اور نہ کوئی دو فریقوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ کرے۔'' (عن ابی بکر رضی اللہ عنہ)

﴾ وضاحت: کیونکہ قضاء کا مقدمہ جھگڑے کو ختم کرنا ہے اور ایک ہی معاملہ میں دو طرح کے فیصلے سے جھگڑا ختم نہیں ہوتا ﴿

970: ''ہم حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں، اس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنے دین کی ہدایت عطا فرمائی اور آپ ﷺ کے ذریعے ہم پر

احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم، تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ ہم نے کہا: اللہ کی قسم، ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سنو، میں نے تم سے قسم اس لئے نہیں لی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر تمہاری وجہ سے فخر کرتا ہے۔'' (عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

كِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

استعاذہ (بری چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنے) کے آداب و احکام

971: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں، جس کے ذریعہ پناہ مانگنے والے پناہ مانگیں (تو انہیں پناہ مل جائے گی)؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ (ضرور بتایئے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (113) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (114) یہ دونوں سورتیں (پناہ مانگنے کے لئے سب سے بہتر ہیں)۔'' (عن ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ)

972: ''رسول اکرم ﷺ چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے: ① ایسا علم جو نفع بخش نہ ہو ② ایسا دل جس میں اللہ تعالیٰ (کے عذابوں) کا ڈر نہ ہو ③ ایسی دعا جو قبول نہ ہو ④ ایسا نفس جو سیر نہ ہو۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ)

973: ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، مجھے کوئی ایسا تعوذ (اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا) بتایئے، جس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگوں۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ کہو:

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ

(ترجمہ) ''اے اللہ، میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے کان کی برائی سے، اپنی آنکھ کی برائی سے، اپنی زبان کی برائی سے، اپنے دل کی برائی سے، اپنی منی کی برائی سے۔''

(عن شکل بن حمید رضی اللہ عنہ)

974: ''رسول اکرم ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں کنجوسی، بزدلی، مجبوری و لاچاری والی عمر تک پہنچنے، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن سعد ؓ)

975: ’’رسول اکرم ﷺ قرض اور معصیت (گناہ) سے پناہ مانگتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو قرض دار ہوگا وہ جھوٹ بولے گا اور وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔‘‘ (عن عائشہ ؓ)

976: ’’رسول اکرم ﷺ فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں فقر و غربت، کمی اور ذلت، ظلم کرنے اور ظلم کئے جانے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن ابی ہریرہ ؓ)

977: رسول اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں بھوک سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری خصلت (عادت) ہے۔‘‘ (عن ابی ہریرہ ؓ)

978: رسول اکرم ﷺ دعا میں یہ کلمات کہتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں قرض کے غلبے، دشمن کے غلبے اور مصیبت میں دشمنوں کی خوشی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔‘‘ (عن عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ)

979: رسول اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا مانگتے:

بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ

(ترجمہ) ’’اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میرے رب، میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں پھسل جاؤں یا گمراہ ہو جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے۔‘‘ (عن اُم سلمہ ؓ)

980: رسول اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں سستی و کاہلی، بڑھاپے، بزدلی، عاجزی اور موت و زندگی کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن عثمان بن ابی العاص ؓ)

﴿ وضاحت: بڑھاپے سے مراد جس میں آدمی بالکل بے بس و لاچار ہو جاتا ہے۔ عام بڑھاپا جو 60 سال کی عمر میں ہوتا ہے اس سے آپ ﷺ خود دوچار ہوئے تھے ﴾

981: رسول اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں جنون (پاگل پن)، جذام، برص اور برے امراض سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن انس ؓ)

982: رسول اکرم ﷺ کی کچھ دعائیں ایسی تھیں کہ جنہیں آپ ﷺ (وقت کی تنگی کے باوجود پڑھنا) نہیں چھوڑتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ

(ترجمہ) اے اللہ، میں فکر و سوچ اور پریشانی سے، عاجزی و کاہلی سے، کنجوسی و بزدلی سے، قرض سے اور لوگوں کے غالب آنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن انس بن مالک ؓ)

983: رسول اکرم ﷺ جب سفر کرتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ
وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں سفر کی مشقت و دشواری، سفر سے لوٹنے کے وقت کے رنج و غم، خوشحالی کے بعد بدحالی، مظلوم کی بددعا، گھربار اور مال میں بری صورت حال سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ)

984: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’مستقل رہنے کی جگہ میں برے اور خراب پڑوسی سے اللہ کی پناہ مانگو، اس لئے کہ صحرا کا پڑوسی تم سے جدا ہی ہو جائے گا۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضاحت: جو مختصر وقت کا پڑوسی ہو جیسے سفر کا پڑوسی، کلاس کا پڑوسی وغیرہ

985: ’’رسول اکرم ﷺ قبر کے عذاب اور دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے اور فرماتے: قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔‘‘ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

986: ’’رسول اکرم ﷺ ہمیں یہ دعا (ایسے) سکھاتے تھے جیسے آپ ﷺ قرآن کی سورت سکھاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنے، موت اور زندگی کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

987: ’’میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے ایسی دعا بتایئے جو رسول اکرم ﷺ مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں اس عمل کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور جو نہیں کیا ہے۔‘‘ (عن فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ)

988: میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

(ترجمہ) ’’اے اللہ، میں آپ کی عظمت اور بڑائی کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں نیچے (زمین) کی طرف سے کسی آفت (زلزلہ وغیرہ) میں پھنس جاؤں۔‘‘ (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

کِتَابُ الْاَشْرِبَۃِ... مشروبات (پینے والی چیزوں) کے احکام و مسائل

989: ’’رسول اکرم ﷺ نے کدو کے برتن، روغنی اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بھگو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔‘‘ (عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

990: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’سوکھی کھجور اور انگور کو ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور نہ ہی کچی اور تازہ کھجور کو ملا کر نبیذ بناؤ۔‘‘ (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

991: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’کچی اور پکی کھجور ملا کر نبیذ نہ بناؤ اور نہ ہی تازہ کھجور اور کشمش ملا کر نبیذ بناؤ۔‘‘ (عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

992: ’’رسول اکرم ﷺ نے نبیذ کے لئے ایسی 2 چیزوں کو ملانے سے منع فرمایا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسری کو (ملانے سے) تیزی سے نشہ آور بناتی ہو۔‘‘ (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

993: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’عام طور پر شراب 2 درختوں کھجور اور انگور سے بنتی ہے۔‘‘ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

994: ’’میں اپنے قبیلے کے چند لوگوں کے پاس تھا، اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا: شراب حرام کر دی گئی، میں اس وقت لوگوں کو شراب پلا رہا تھا، لوگوں نے کہا: اسے الٹ دو، میں نے اسے فوراً الٹ دیا۔‘‘ (عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

وضاحت: شراب کی حرمت کا پتہ چلتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فوراً شراب بہادی یہ نہ دیکھا کہ اس میں ہماری کافی رقم خرچ ہوئی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو باقی لوگوں کے لئے نمونہ قرار دیا ہے۔
پڑھیے ترجمہ وتفسیر سورۃ البقرہ 2: آیت 137

995: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز خمر

(شراب) ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

996 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس چیز کے زیادہ پینے سے نشہ آجائے، اس کا تھوڑا سا پینا بھی حرام ہے۔'' (عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما)

997 : ''میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے شراب کے بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میری امت کا کوئی شخص شراب نہ پیئے ورنہ اللہ تعالیٰ 40 دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔'' (عن ابن دیلمی رضی اللہ عنہ)

998 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی پھر توبہ نہیں کی تو وہ آخرت میں اس (شراب) سے محروم رہے گا (اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے)۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

999 : رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''احسان جتانے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا (عادی شرابی) یہ سب جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔'' (عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

1000 : ''میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ کو رسول اکرم ﷺ کی کون سی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے آپ ﷺ کی یہ حدیث یاد ہے: جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور وہ کرو جس میں شک نہ ہو۔'' (عن ابی الحورا سعدی رحمہ اللہ)

ہر کام کے اختتام کی دعا

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿180﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿181﴾ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿182﴾ (الصّٰٓفّٰت 37 : آیات 180 تا 182)

(ترجمہ) '' آپ کا رب، جو بڑی عزت والا ہے، ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفات اللہ ربّ العالمین ہی کے لئے ہیں۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ